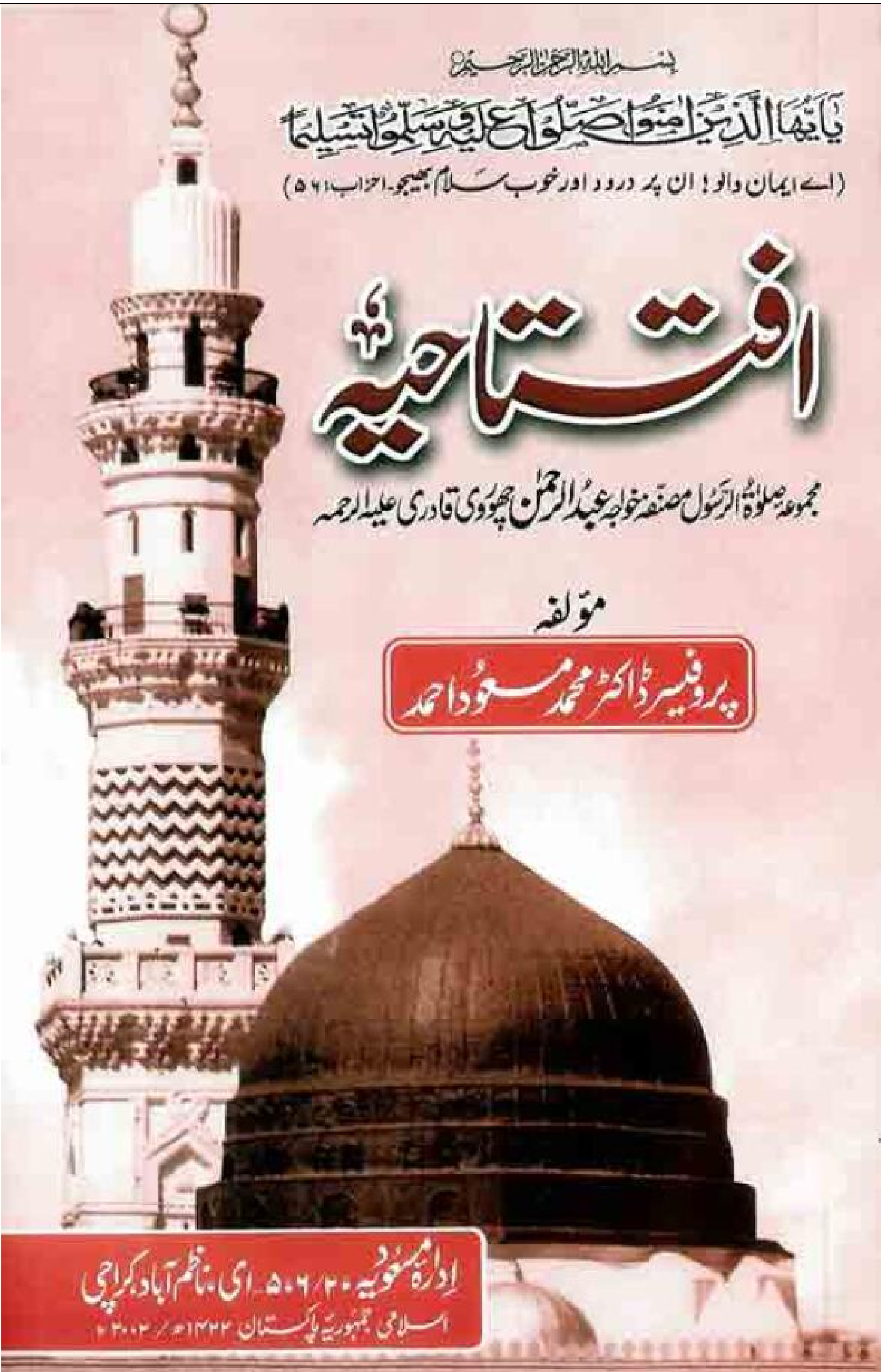

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

(اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔ احزاب ۵۶)

افتتاحیہ

مجموعہ صلوٰۃ الرسول مصنفہ خواجہ عبدالرحمٰن چھوہروی قادری علیہ الرحمہ

مؤلفہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ادارۂ مسعودیہ ۵/۲۰۶۔ ای۔ ناظم آباد کراچی
اسلامی جمہوریہ پاکستان ۱۴۲۳ھ / ۲۰۰۲ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

(اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔ احزاب: ۵۶)

افتتاحیہ

مجموعہ صلوٰۃ الرسول مصنفہ خواجہ عبد الرحمٰن چھوہروی قادری علیہ الرحمہ

مؤلفہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ادارۂ مسعودیہ، ۲/۶، ۵-ای، ناظم آباد، کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء

جملہ حقوق بحق ادارۂ مسعودیہ محفوظ ہیں

افتتاحیہ ..... پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

کمپوزنگ ..... المختار پبلی کیشنز، کراچی

مطبع ..... حاجی محمد الیاس مسعودی

ناشر ..... ادارۂ مسعودیہ، کراچی

اشاعت ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۲ء

طباعت ..... اول

تعداد ..... ایک ہزار

ھدیہ ..... پچاس روپے

****

ملنے کے پتے

۱ ـــ ادارۂ مسعودیہ، ۲/۶ ـ ۵ ـ ۱ ای، ناظم آباد، کراچی

۲ ـــ ضیاء الاسلام پبلی کیشنز، شوگن مینشن، محمد بن قاسم روڈ عیدگاہ، کراچی

۳ ـــ فرید بک اسٹال، ۳۸ ـ اردو بازار، لاہور

افتتاحیہ

محیر عقول الفحول فی بیان اوصاف عقل العقول

المسمّٰی بہ

مجموعۂ صلوٰۃ الرسول

صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وازواجہ و اصحابہ وسلم

مؤلفہ

قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت خواجہ عبدالرحمٰن چھوروی

قدس اللّٰہ تعالیٰ سرہ العزیز

از

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ناشر

ادارۂ مسعودیہ

۲/۶،۵-ای، ناظم آباد، کراچی، اسلامی جمہوریہ پاکستان

۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء

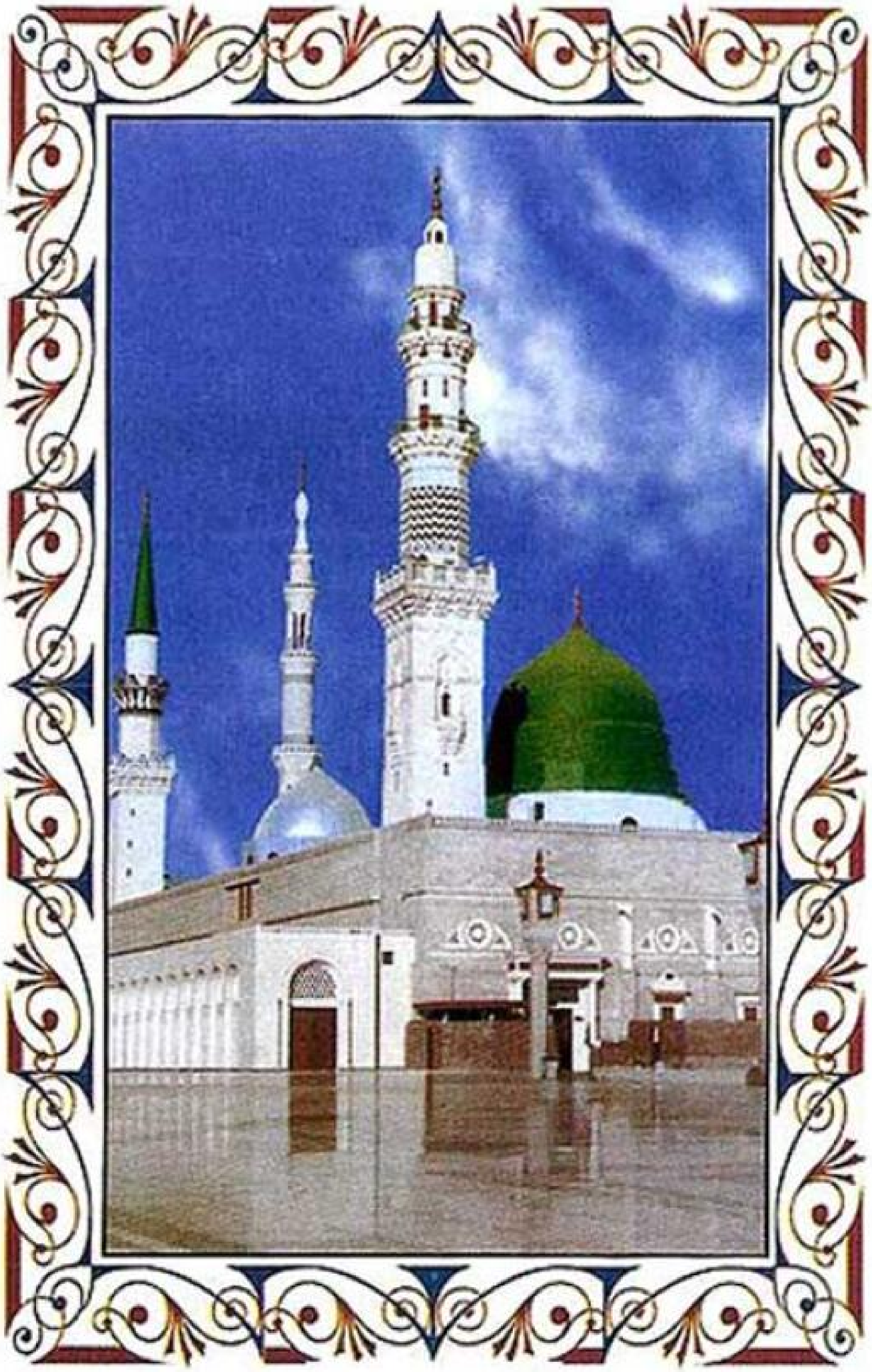

☆....گنبدِ خضرا....مدینہ منورہ سعودی عرب

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوۡنَ عَلَى النَّبِيِّ
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَيۡهِ
وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِيۡمًا ○ (سورۃ الاحزاب، ۵۶)

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں
اس غیب بتانے والے (نبی) پر، اے ایمان
والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو

کون و مکان میں چار سو سب کو ہے تیری آرزو
سب کی نظر کا منتہا تیرے سوا کوئی نہیں

ترتیب

حرف آغاز	۷
افتتاحیہ	۱۳
حضرت خواجہ عبدالرحمن چھوروی قدس سرہ العزیز	۱۴
حضرت مولانا حافظ سید احمد سریکوٹی قدس سرہ العزیز	۴۰
دار العلوم اسلامیہ رحمانیہ	۵۲
مجموعۂ صلوٰۃ الرسول ﷺ	۶۸
الصلوٰۃ والسلام علی سید الانام	۸۷
ماخذ و مراجع	۱۲۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حرف آغاز

❀❀❀

۱۹۷۴ء میں یہ عاجز صحرائے تھر (سندھ، پاکستان) کے شہر مٹھی میں وارد ہوا، قحط پڑا ہوا تھا، جانور بھوک سے مر رہے تھے، انسانوں کا برا حال تھا---- ۱۹۷۵ء کے اوائل میں حضرت مخدومی مولانا سید محمد امیر شاہ گیلانی مدظلہ العالی (پشاور) نے انوار غوثیہ شرح شمائل ترمذی شریف پر مقدمہ لکھنے کی خدمت اس عاجز کے سپرد کی، مقدمہ لکھنے میں جو مصروف ہوا تو رحمت باری نے جوش مارا اور اس قدر بارش ہوئی عمر رسیدہ حضرات کا بیان ہے کہ گزشتہ ۶۰ برسوں میں اس قدر بارش نہیں ہوئی---- بیشک یہ فیضان تھا محبوب رب العالمین حضرت محمد مصطفی ﷺ کے ذکر پاک کا---- رحمت کا یہ عجیب وغریب سماں دیکھ کر مقامی زبان میں ایک بزرگ نے فرمایا:

''پہلے ڈکارہی ڈکار تھا اور اب شکار ہی شکار ہے''

''یعنی پہلے سراسر قحط تھا اور اب سراسر خوش حالی و فارغ بالی ہے''

۱۹۷۵ء میں یہ عاجز پشاور گیا جہاں محبی حضرت مولانا تاج محمد صدیقی القادری زید عنایۃ کے دولت کدے پر پہلی بار مجموعۂ صلوٰۃ الرسول ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ پھر جب ہری پور ہزارہ جانا ہوا تو برادر عزیز جناب انعام اللہ بیگ صاحب (ڈائریکٹر ٹیلیفون فیکٹری، ہری پور ہزارہ) کی عنایت سے حضرت خواجہ عبدالرحمٰن قدس سرہ العزیز کے مزار اقدس (چھورشریف) پر حاضر ہوکر مستفیض ہوا، حضرت صاحب زادہ مولانا محمود الرحمٰن مدظلہ العالی کی صحبت میں کچھ وقت گزرا، دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ میں بھی جانا ہوا اور علماء سے ملاقات ہوئی ---- لیکن کیا خبر تھی کہ یہ ملاقاتیں اور زیارتیں کرم خاص کی تمہید بن جائیں گی، سچ ہے۔

رحمت حق بہانہ می جوید

اے جذبۂ محبت تیرے آگے مسافتیں معدوم ہو جاتی ہیں ---- زماں و مکاں کے فاصلے سمٹ جاتے ہیں ---- ماہ و سال طیور آوارہ کی مانند اڑتے پھرتے ہیں ---- نہ مکاں کی کوئی حقیقت نہ زماں کی کوئی حقیقت ---- ایک حقیقت کے سامنے سب بے حقیقت ہو کر رہ جاتے ہیں ----

ہاں جذبہ محبت اپنی کرامت دکھاتا ہے اور کرم خاص کا آغاز ہوتا ہے ---- اپریل ۱۹۷۷ء میں حضرت علامہ سید محمد امیر شاہ گیلانی مدظلہ العالی کے ایماء پر مکرمی حضرت مولانا تاج محمد صدیقی القادری زید عنایۃ، (پشاور) نے

مجموعہ صلوٰۃ الرسول (ﷺ) پر مقدمہ لکھنے کے لئے اس عاجز کو لکھا ---- نہ انکار کرتے بن پڑی اور نہ اقرار کرتے ----

کس قدر حسن بھی مجبور کشاکش ہے کہ آہ !
سر جھکائے نہ بنے آنکھ اٹھائے نہ بنے

انکار کیوں کرتا کہ اُس رحیم وکریم علیہ التحیہ والتسلیم کا ذکر راحت جان ودل ہے۔

مری زباں ، مرا دھن، مرا قلم ، مرا سخن
بہ ذکر شاہ دوسرا، بہ نام شاہ دوسرا

اور اقرار کیسے کرتا، ایک بندۂ گنہ گار روسیہ کار اور وہ بلند و بالا چوکھٹ! ---- ایک جاہل و بےعلم غلام اور وہ عالی مقام! ---- کہوں تو کیا کہوں، لکھوں تو کیا لکھوں؟ ---- مگر جو جذبۂ صادقہ دیتے ہیں، لوح وقلم بھی دیتے ہیں۔

یہ مری زیست ، مری جاں، مری عزت ، مرا علم
ہے ترے نام کا صدقہ مکی مدنی

قلم جو اٹھایا تو رحمت باری نے ساتھ دیا ---- روح القدس نے ساتھ دیا ---- اس عاجز نے کچھ نہ لکھا، لکھوایا گیا ---- یہ انہیں کا کرم ہے ---- یہ انہیں کی عنایت ہے۔

ما ان مدحت محمد ابمقالتی

لکن مدحت مقالتی محمدا

مقدمہ کی تسوید کا کام گورنمنٹ کالج، مٹھی (سندھ) کے زمانۂ قیام میں ۱۹۷۷ء میں مکمل کیا۔ پھر تبییض کا بیشتر کام سنہ مذکور میں مٹھی ہی میں کیا اس کے بعد ۱۹۷۸ء میں جب گورنمنٹ کالج، سکرنڈ (سندھ) تبادلہ ہوگیا تو باقی کام یہاں کیا اور بفضلہٖ تعالیٰ مقدمہ مکمل ہوگیا۔

مجموعۂ صلوٰۃ الرسول (ﷺ) پہلی بار تقریباً ۱۹۳۳ء میں حضرت خواجہ عبدالرحمٰن قدس سرہ العزیز کے ایماء پر آپ کے خلیفہ حضرت مولانا حافظ سید احمد سریکوٹی علیہ الرحمہ اور مریدین بنگال ورنگون کی مساعی جمیلہ سے منظر عام پر آیا---- حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کی ہدایت پر مولانا عصمت اللہ سریکوٹی علیہ الرحمہ نے فضائل درود شریف اور آداب تلاوت وغیرہ سے متعلق ایک مقدمہ تحریر فرمایا جس میں حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ نے حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کے حالات مبارکہ اور شجرے وغیرہ شامل کرکے زیادہ جامعہ اور وقیع بنادیا، یہ مقدمہ پہلے اور دوسرے ایڈیشن میں شامل رہا جو ۱۹۵۳ء میں حضرت سید امیر شاہ گیلانی مدظلہ العالی پشاور کے اہتمام میں شائع ہوا جس میں ڈھاکہ اور چاٹگام کے برادران طریقت نے تعاون کیا---- تیسری بار مجلس رحمانیہ احمدیہ سنیہ چاٹگام کے اہتمام میں حضرت سید محمد طیب شاہ قادری کی نگرانی میں ۱۹۷۲ء میں اشاعت ہوئی----- چوتھی بار ۱۹۹۵ء میں اشاعت ہوئی جس

میں چاٹگام کے حاجی عبدالجبار صاحب المعروف یونس کمپنی والوں نے بھرپور تعاون کیا ---- یہ اڈیشن آرٹ پیپر پر چھ جلدوں میں شائع ہوا ہے ---- نہایت ہی حسین و جمیل اور قابل دید ---- اس اڈیشن میں اردو ترجمہ بھی شامل ہے جو حضرت سید محمد طیب شاہ صاحب قادری ابن حضرت سید احمد شاہ سریکوٹی کی نگرانی میں ہوا، ابھی بائیس پاروں کا ترجمہ ہوا تھا کہ آپ وصال فرما گئے ---- باقی کام آپ کے صاحبزادگان حضرت سید محمد طاہر شاہ صاحب اور حضرت سید محمد صابر شاہ مدظلہ العالی کی نگرانی میں ہوا ---- اردو ترجمہ فاضل جلیل، استاذ العلماء ابو الحسنات حضرت علامہ محمد اشرف سیالوی مدظلہ العالی نے بڑی جانکاہی سے کیا ---- آپ نے گولڑہ شریف سیال شریف اور بندیال شریف وغیرہ سے درسیات مکمل کیں ---- خواجہ قمرالدین سیالوی علیہ الرحمہ سے سلسلہ چشتیہ میں بیعت ہوئے ---- دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام (سیال شریف) جامعہ نعیمیہ (لاہور) رکن الاسلام جامعہ مجددیہ (حیدرآباد) جامعہ نظامیہ رضویہ (لاہور) میں درس و تدریس کے فرائض انجام دیئے اور شیخ الحدیث رہے ---- آج کل جامعہ غوثیہ مہریہ منیرالاسلام (سرگودھا) کے مہتمم اور شیخ الحدیث ہیں ---- ۱۷ر فروری ۲۰۰۲ء برادرم محمد نظام الدین قادری نے اس چوتھے اڈیشن کی پہلی جلد عنایت فرمائی جس سے فقیر نے استفادہ کیا ---- پھر کچھ معلومات محمد خالد مسعودی نے فراہم کیں فجزا ہما اللہ احسن الجزاء ---- اس افتتاحیہ کی طباعت کی تاخیر میں ایک یہ بھی حکمت معلوم ہوتی ہے کہ اس میں مزید اضافے ہوگئے ---- یہ افتتاحیہ مجموعہ

صلوٰۃ الرسول کے ساتھ اشاعت کے لئے لکھا گیا تھا مگر اللہ تعالیٰ کو یہ منظور تھا کہ یہ الگ شائع ہو----جن جن حضرات نے اس افتتاحیہ کی طباعت و کتابت اور مواد کی فراہمی میں حصہ لیا ہے مولائے کریم ان کو دارین کی نعمتوں سے سرفراز فرمائے اور سب کے طفیل اس عاجز کی مغفرت فرمائے اور اپنے حبیب مکرم ﷺ کے ذکر و فکر میں مشغول رکھے۔ آمین!

وشغل بالحبیب بکل حال
احب الی من شغلی بحالی

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ
گورنمنٹ سائنس کالج
سکرنڈ (ضلع نواب شاہ، سندھ)

۵ ربیع الاول ۱۳۹۸ھ/ ۱۳ فروری ۱۹۷۸ء
(ترمیم و اضافہ صفر المظفر ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء)

افتتاحیہ

از

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ابن

مفتی اعظم ہند شیخ الاسلام حضرت علامہ شاہ

محمد مظہر اللہ قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز

سکرنڈ

(ضلع نواب شاہ، سندھ، پاکستان)

۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء

(ترمیم و اضافہ ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء)

حضرت خواجہ عبدالرحمٰن چھوروی

قدس سرہ العزیز

(متوفی ۱۳۴۲ھ/۱۹۲۳ء)

فقر کے ہیں معجزات تاج و سریر و سپاہ
فقر ہے میروں کا میر، فقر ہے شاہوں کا شاہ
علم کا مقصود ہے پاکی عقل و خرد
فقر کا مقصود ہے عفت قلب و نگاہ
علم فقیہ و حکیم ، فقر مسیح و کلیم
علم ہے جویائے راہ، فقر ہے دانائے راہ
فقر مقام نظر ، علم مقام خبر
فقر میں مستی ثواب ، علم میں مستی گناہ
علم کا موجود اور فقر کا موجود اور
اشہد ان لا الٰہ، اشہد ان لا الٰہ
چڑھتی ہے جب فقر کی سان پہ تیغ خودی
ایک سپاہی کی ضرب کرتی ہے کار سپاہ
دل اگر اس خاک میں زندہ و بیدار ہو
تیری نگہ توڑ دے آئینہ مہر و ماہ

اقبالؔ

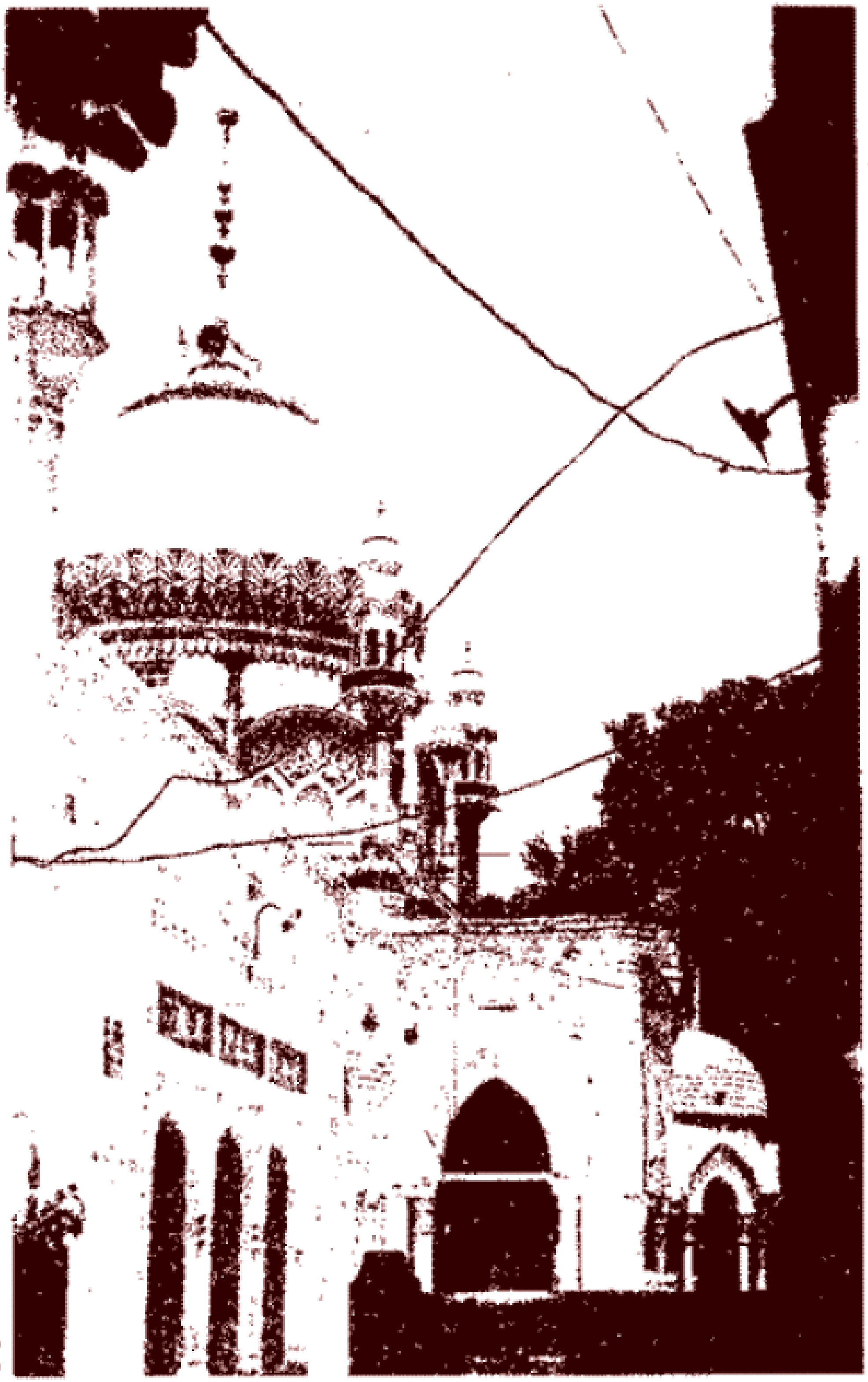

روضۂ مبارک غوث الزّماں خلیفۂ شاہِ جیلاں

حضرت خواجہ محمّد عبد الرّحمان چھوہروی رحمۃ اللہ علیہ

دربارِ عالیہ قادریہ چھوہر شریف ہری پور۔ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

۞۞۞

حضرت خواجہ عبدالرحمٰن قدس سرہ العزیز نسباً علوی، مسلکاً حنفی، اور مشرباً قادری تھے---- ۱۲۶۲ھ/۱۸۳۶ء میں چھورشریف (ہری پور ہزارہ، پاکستان) میں آپ کی ولادت باسعادت ہوئی (۱)----قرآن کریم کے علاوہ کسی سے کچھ نہیں پڑھا، اُمّی تھے مگر دل ودماغ روشن، دانش نورانی سے منور، قدرت الٰہی کی عظیم نشانی----

ابھی ۸ سال کے تھے کہ والد ماجد حضرت خواجہ خضری علیہ الرحمہ وصال فرما گئے----جس کو مولیٰ تعالیٰ براہ راست اپنی کفالت میں لیتا ہے اس کو دنیا میں یوں بے آسرا بنادیتا ہے اور اپنی ایسی لگن عطا فرماتا ہے کہ دنیا دیکھتی رہ جائے---- والد ماجد کے وصال کے بعد حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے ریاضات ومجاہدات کی طرف توجہ فرمائی اور چھوٹی عمر میں ایسی سخت چلہ کشی کی جو اہل دنیا کے لئے ناقابل فہم ہے اور اہل باطن کے لئے موجب حیرت واستعجاب---- چلہ کشی کے بعد شیخ کامل کی تلاش میں سابق ریاست سوات کے دارالحکومت سیدو شریف پہنچے وہاں شیخ الاسلام حضرت خواجہ عبدالغفور علیہ

الرحمہ المعروف بہ اخون صاحب علیہ الرحمہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ
نے دیکھتے ہی بیساختہ ارشاد فرمایا:

یہی ہے ، یہی ہے ، یہی ہے ! (۲)

سبحان اللہ ! ؎

گر فردوس بر روے زمین است
ہمین است و ہمین است و ہمین است

ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حضرت اخون صاحب علیہ الرحمہ، حضرت خواجہ
صاحب علیہ الرحمہ کے منتظر تھے --- حضرت اخون صاحب علیہ الرحمہ نے دعا
فرمائی جس کے اثرات حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے محسوس کئے ، چنانچہ آپ
فرماتے ہیں :

''جس وقت اخون صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دست
مبارک دعا کے لئے اٹھائے تو مجھے ایسا محسوس ہوا کہ ساتوں
آسمانوں کا بوجھ میرے اوپر آ گیا ہے اور جب دعا سے فارغ
ہوئے تو وہ بوجھ وسعت فرحت وانبساط کے ساتھ بدل گیا'' (۳)

حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے حضرت اخون صاحب علیہ الرحمہ سے
بیعت کی درخواست کی تو آپ نے دریافت فرمایا:

''رات کو خواب میں کچھ دیکھا ہے'' (۴)

حضرت خواجہ علیہ الرحمہ عرض کیا:

''جس مقام پر چلہ کیا کرتا ہوں وہ جگہ دیکھی ہے'' (۵)

حضرت اخون صاحب علیہ الرحمہ نے فرمایا:

''اسی جگہ میں جا کر قیام پذیر ہو جایئے، کہیں مت جایئے آپ کے پیر صاحب آپ کے مکان پر آ کر آپ کو مرید فرمالیں گے'' (۶)

چنانچہ ایسا ہی ہوا جب آپ واپس چھور شریف پہنچے تو کچھ عرصہ کے بعد کشمیر سے حضرت یعقوب شاہ گنی چھتری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہری پور ہزارہ تشریف لائے اور حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کے دولت خانے پر تشریف لا کر بیعت فرمایا اور آپ کے والد ماجد حضرت خواجہ خضری علیہ الرحمہ کا جانشین بنا کر اجازت وخلافت سے نوازا ----

حضرت خواجہ کو سلاسل عالیہ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ کے علاوہ اور بہت سے سلاسل میں اجازت وخلافت حاصل تھی مثلاً اکبریہ، کبرویہ، شاذلیہ، جنیدیہ، رفاعیہ، بدویہ، مداریہ، دسوقیہ، خلوتیہ، ادریسیہ، وغیرہ وغیرہ ---- یہاں سلسلۂ عالیہ قادریہ کے شیوخ طریقت کا ذکر کیا جاتا ہے:

طریقة القادرية العاليه المحبوبية الكنگاليه

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ، حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ، حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ، حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ، حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ، حضرت امام موسیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت خواجہ معروف کرخی، حضرت خواجہ ابی الحسن السری السقطی، حضرت جنید بغدادی، حضرت ابی بکر جعفر

بن یونس الحنبلی، حضرت خواجہ عبدالواحد التمیمی، شیخ ابی الفرج الطرطوسی، شیخ ابی الحسن علی الهنکاری، شیخ ابی سعید علی المبارک المخزومی، حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی، شیخ عبدالرزاق، شیخ ابی صالح نصر، حضرت شیخ سید شہاب الدین، شیخ شرف الدین یحیٰی قطب، شیخ شمس الدین محمد، شیخ علاؤ الدین علی، شیخ بدر الدین حسین، شیخ شرف الدین یحیٰی ثانی، خواجہ سید شرف الدین قاسم خواجہ سید احمد، خواجہ سید حسین، خواجہ سید عبدالباسط، حضرت سید عبدالقادر ثانی، سید محمود رضی، خواجہ سید عبداللہ شاہ، حضرت شاہ عنایت اللہ (۸)، شیخ حافظ احمد، شیخ عبدالصبور خواجہ سلطان گل محمد، خواجہ شیخ محمد رفیق، خواجہ شیخ عبداللہ، شیخ محمد انور شاہ، شیخ محمد یعقوب، حضرت خواجہ عبدالرحمٰن چھوروی رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین! (۹)

حضرت خواجہ عبدالرحمٰن چھوروی علیہ الرحمہ کے علمی اور روحانی مدارج کا کیا ذکر کیا جائے عاشق رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے---گرمیٔ عشق سے سینۂ مبارک پر سوز تھا---جو اہل عقل کے لئے نا قابل فہم سہی مگر اہل دل کے لئے قابل فہم ہے۔

یہ نشان عشق ہیں جاتے نہیں
داغ ''اپنے سینے'' کے عبث دھوتا ہے کیا!

حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کے جلیل القدر خلیفہ حضرت مولانا حافظ سید احمد سریکوٹی علیہ الرحمہ آپ کے روحانی مدارج کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اپنے کمالات کو چھپاتے تھے، اس بارے میں اللہ پاک نے

آپ کو ایسا ملکہ عطا کیا تھا کہ آپ کا درد، آپ کا عشق، آپ کا عرفان، آپ کے کمالات ظاھری و باطنی من کل الوجوہ پردۂ خفا میں رہے۔ اپنی زبان مبارک سے کبھی نہیں فرمایا کہ میں کچھ جانتا ہوں ---- اولیاء اللہ کی عادت ہوتی ہے کہ احیاناً جذبے میں آکر کچھ نہ کچھ زبان سے کہتے ہیں، دعا یا بدعا کر دیتے ہیں جس سے ان کے جذبات وکمالات ظاھر ہو جاتے ہیں اور مخلوق ان کی معتقد ہو جاتی ہے مگر حضور پرنور اپنے افعال، اپنے صفات، اپنے جذبات اور اپنے تمام کمالات کے اظہار وعدم اظہار پر قدرت تامہ رکھتے تھے'' (۱۰)

ایک مکتوب گرامی میں حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کے علمی مقامات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''عصر حاضر کی پیران طریقت میں ہمارے اور آپ کے ہادی و رھبر قدس اللہ سرہ العزیز بے مثل و بے نظیر ہیں، حضور کے کمالات، علم ظاھری و باطنی کا آئینہ، حضور کی کتاب مجموعہ صلوٰۃ الرسول ہے۔ آفتاب آمد دلیل آفتاب، ازل وابد، دنیا و آخرت، دوزخ و جنت، کمالات انسانی وملکی، کردار و اعمال جنتی و عزازیلی، علوم اولین وآخرین، لوح محفوظ، عرش کرسی، مکنونات ارضی وعجائبات سماوی وغیرہ کل موجودات پر آپ کا علم ایسا حاوی ہے جیسا انسان اپنی آنکھوں سے اپنی ہتیلی غور

سے ملاحظہ کرے۔(۱۱)

حضرت حافظ احمد سرکوٹی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کے تصرفات باطنیہ کا یہ حال تھا کہ جس شخص میں جو کیفیت پیدا کرنا چاہتے ادنیٰ توجہ سے پیدا کردیتے ---- انسان تو انسان، حیوانات بلکہ نباتات پر آپ کا تصرف تھا---- اس سلسلے میں یہ واقعہ قابل توجہ ہے، حضرت حافظ صاحب فرماتے ہیں:

''گزشتہ سال (۱۹۲۳ء) جب میں وطن کو گیا، حضور پرنور کے وصال کو ایک مہینہ ہو چکا تھا، دربار گہربار میں مریدین ومخلصین جمع تھے، ایک شخص میرے قریب رورہا تھا، انہوں نے مجھ سے دریافت کیا ''تم کہاں سے آئے ہو؟'' میں نے کہا ''رنگون سے آیا ہوں''، وہ اشارہ کرکے فرمانے لگے ''اس درخت کو جب دیکھتا ہوں، مجھے رونا آجاتا ہے''(۱۲)

واقعہ یہ ہے کہ جو صاحب اشکبار تھے، ان پر نیند کا کافی غلبہ رہتا تھا، ایک روز حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے ان کو چند تحائف دیئے اور فرمایا حرمین شریفین روانہ ہو اوز وہاں فلاں فلاں صاحب کو یہ تحفے دے آؤ---- شخص مذکور یہ ہدایت سن کو پریشان ہوئے اور اس اندیشہ نے ستایا کہ کہیں نیند کے غلبے کی وجہ سے کوئی حادثہ پیش نہ آجائے، وہ کارواں سے بچھڑ جائیں اور یہ ذمہ داری پوری نہ کرسکیں، ---- خیر، سفر کی تیاری کی، حضرت خواجہ علیہ الرحمہ مشایعت کے لئے تھوڑی دور تشریف لائے اور شہتوت کے اس درخت کو

مخاطب کر کے فرمایا:

''اے توت اس شخص کی نیند کو اپنے پاس امانت رکھ لو'' (۱۳)

خدا کی شان پورے سفر میں نیند غالب نہ ہوئی، معمولی اونگھ آ جاتی اور بدن ہلکا ہو جاتا، سارے رستہ یہی کیفیت رہی، خیر و عافیت سے حج کیا اور حرمین شریفین میں حاضری دے کر تحائف، متعلقہ حضرات کی خدمت میں پیش کئے ---- جب واپس چھورشریف پہنچے تو حضرت خواجہ نے دریافت فرمایا:

''تم نے اپنی امانت لے لی؟'' (۱۶)

اتنا فرمانا تھا کہ نیند نے پہلے کی طرح غلبہ کیا اور جی بھر کے سوئے ---- اللہ اکبر! غیر ذوی العقول نباتات اور غیر محسوسات میں نیند پر بھی آپ کے تصرفات تھے ---- انہیں تصرفات باطنیہ کی وجہ سے ہزاروں میل دور رنگون اور بنگال میں غائبانہ بیعت ہونے والے دیکھتے دیکھتے نیکوکار، تہجد گزار اور اولیاء کاملین بن گئے۔

حضرت حافظ سید احمد سریکوٹی علیہ الرحمہ ۱۹۲۰ء میں تبلیغ اسلام اور اشاعت سلسلۂ قادریہ رحمانیہ کے لئے رنگون (برما) تشریف لے گئے۔ اس وقت تک آپ کو اجازت وخلافت نہیں ملی تھی ---- آپ نے وہاں حضور خواجہ علیہ الرحمہ کے محامد و محاسن بیان فرمائے، لوگوں میں بیعت کا شوق پیدا ہوا، حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے اپنا رومال بھیجدیا اور سب لوگ اس پر بیعت ہو گئے، سب کی دنیا بدل گئی -سبحان اللہ!

بخلوت اند و کمند بہ مہروماہ پیچند
بخلوت اندوزمان و مکاں درآغوش اند

اس اجمال کی تفصیل خود حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ کی زبانی سنیے :

''میں جب رنگون آیا اور یہاں کے بعض لوگوں سے محبت ہوئی تو کبھی کبھی حضور پرنور کے کمالات کا تذکرہ ان کے سامنے کرلیا کرتا، رفتہ رفتہ یہاں کے لوگوں کو حضور پرنور کے ساتھ غائبانہ محبت ہوگئی، یہاں تک کہ بعض نے بیعت کی خواہش ظاہر کی، میں نے آپ کی خدمت اقدس میں ایک خط لکھا کہ یہاں کے لوگ آپ سے بیعت ہونا چاہتے ہیں مگر دور دراز ملک کا معاملہ ہے اگر بذریعہ خط ان کو بیعت فرمایا جائے تو۔

برکریماں کارہا دشوار نیست

''کچھ ایام بعد حضور نے بذریعہ ایک صحیفۂ مکرمہ مطہرہ مجھے تسلی فرمائی کہ گھبراؤ مت، میں ایک ''رومالِ بیعت'' عنقریب تمہاری طرف روانہ کروں گا، جو شخص تہجد کی نماز پڑھ کر اسی مصلّے پر روبرو قبلہ ہوکر رومال پر ہاتھ رکھدے اور خدا اور رسول کو اپنے پاس حاضر جان کر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرلے تو اس کی بیعت اللہ پاک منظور فرمالے گا''

چنانچہ حضور پرنور قدس سرہ العزیز نے ململ سفید کا ایک رومال میرے نام پر ارسال فرمایا، جس وقت رومال مبارک پہنچا لوگ حضور سے مرید ہونے

لگے، رفتہ رفتہ لوگوں میں اس بات کا چرچا ہونے لگا کہ پیر صاحب تو ملک پنجاب ضلع ھزارہ مقام چھورشریف میں تشریف فرماہیں اور لوگوں کو بذریعہ رومال کے رنگون میں بیعت کرتے ہیں، تعجب کی بات ہے۔

مقام حیرت ہے کہ شراب خوار، بدکار، فاسق فاجر جب رومال پر ہاتھ رکھ کر مرید ہوجاتا ہے تو نماز گزار، نیکوکار، تہجد گزار بن جاتا ہے اور اس کے چہرے پرنور ایمان کی ملاحت وخوبصورتی دیکھ کر اوروں کو رغبت پیدا ہوجاتی ہے۔

ایک مرتبہ مجلس پاک میں حضور شاہنشاہ چھوردی قدس اللہ سرہ العزیز نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا:

قرب جانی را بُعد مکانی نیست

میں حیران ہوں کہ یہ بے ربط جملہ حضور والا نے کیوں فرمایا؟ لیکن رنگون میں آکر اس مختصر جملے کے مطالب ومعانی اور "قرب جانی" کی شرح اور "بُعد مکانی" ارضی کا انقطاع کلّی یہ ایسے امور ہیں کہ بحر محیط کو کوزے میں آپ نے بند کردیا ہے۔(۱۵)

حکومت پاکستان کے سابق مرکزی وزیر تعلیم جناب فضل القادر چودھری مرحوم کے بزرگ بھی حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کے رومال پر بیعت ہوئے تھے۔ چنانچہ چودھری صاحب مرحوم کہتے ہیں:

"ہمارے بزرگوں کی بیعت حضرت غوث الزماں خواجہ محمد عبدالرحمٰن علوی قادری چھوروی کے رومال پر رنگون میں ہوئی

اور دوسری جنگ عظیم کے بعد حضرت باجی علیہ الرحمہ (خواجہ عبدالرحمٰن) کے خلیفہ اعظم الحاج حافظ سید احمد سریکوٹی کے ہاتھوں پر بیعت شروع ہوئی ---- بڑے سے بڑا سیاسی لیڈر بھی ہمارے اس رشتے کو نہیں توڑ سکتا، جب تک یہ روحانی رشتے موجود ہیں، مشرقی پاکستان کو مغربی پاکستان سے جدا نہیں کر سکتا'' (۱۶)

حقیقت یہ ہے کہ اب ظاہری علیحدگی کے باوجود، سب کے دل ایک ہی سینے میں دھڑکتے ہیں اور اس کا زندہ ثبوت مجموعۂ صلوٰۃ الرسول کی طباعت ہے جو سراسر سابق مشرقی پاکستانی بھائیوں کی فراخ حوصلگی، دریا دلی، اور محبت دخلوص کا جیتا جاگتا ثبوت ہے ----کوئی ہے جو اس رشتۂ محبت کو قطع کر سکے؟ ---- یہ رشتہ محبت، دست قدرت کے اختیار و اقتدار میں ہے ---- یہاں کسی سیاسی لیڈر کا گزر نہیں ۔ (۱۷)

ہبریدن نرود ذوق نواز اندیشۂ ما
سالہا پنجہ بہم دادہ رگ و ریشۂ ما

حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کا حلقۂ مریدین و مخلصین بہت وسیع ہے، آپ کی ذات گرامی سے نہ صرف ضلع ہزارہ، بلکہ کوہستان، کشمیر، افغانستان، پاکستان، ہندوستان، برما اور بنگال وغیرہ میں سلسلہ عالیہ قادریہ کو بہت فروغ حاصل ہوا، ایک اندازے کے مطابق صرف رنگون اور بنگال میں آپ کے سلسلے کے تین لاکھ مریدین موجود ہیں اور خدمت دین میں مصروف ہیں،

حضرت سید احمد سریکوٹی علیہ الرحمہ اور مندرجہ ذیل دینی ادارے مدارس انہیں حضرات کی کوششوں سے صاحب زادہ محمد طیب شاہ علیہ الرحمہ کی سرپرستی میں قائم ہوئے:

(۱) انجمن شورائے رحمانیہ، ۱۹۲۵ء (رنگون، برما)
(۲) جامعہ احمدیہ سنیہ عالیہ، ۱۹۵۴ء (چاٹگام، بنگلہ دیش)
(۳) جامعہ قادریہ طیبیہ عالیہ ۱۹۶۸ء (ڈھاکہ، بنگلہ دیش)
(۴) جامعہ طیبیہ ودودیہ اسلامیہ ۱۹۷۶ء (چندرگھونہ، بنگلہ دیش)
(۵) مدرسہ طیبیہ اسلامیہ سنیہ ۱۹۷۵ء (حوالی چاٹگام، بنگلہ دیش)
(۶) مدرسہ طیبیہ حافظیہ (کالورگھاٹ، چاندگاؤں، بنگلہ دیش)[۱]

یہ مدارس عربیہ امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ کے مسلک کے فروغ و اشاعت کے لئے قائم کئے گئے۔ امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ کا مسلک سلف صالحین اہل سنت و جماعت ہی کا مسلک ہے، کوئی دوسرا مسلک نہیں۔

حضرت خواجہ عبدالرحمٰن علیہ الرحمہ عبادات و معاملات و اخلاق میں اتباع نبوی ﷺ کو ہمہ وقت پیش نظر رکھتے تھے، محبت کا حال اتباع سے معلوم ہوتا ہے---- قول سے نہیں، عمل سے محبت چمکتی اور قول میں بھی اسی وقت

---

[۱] ان مدارس کے علاوہ اور کئی مقامات پر مدارس عربیہ قائم کئے کراچی (پاکستان) میں دارالعلوم قادریہ طیبیہ صابریہ، مدرسہ قادریہ سیدیہ صابریہ اور خانقاہ قادریہ طیبیہ صابریہ قائم ہیں۔

مدرسہ طیبیہ اسلامیہ سنیہ چاٹگانگ (بیرونی منظر)

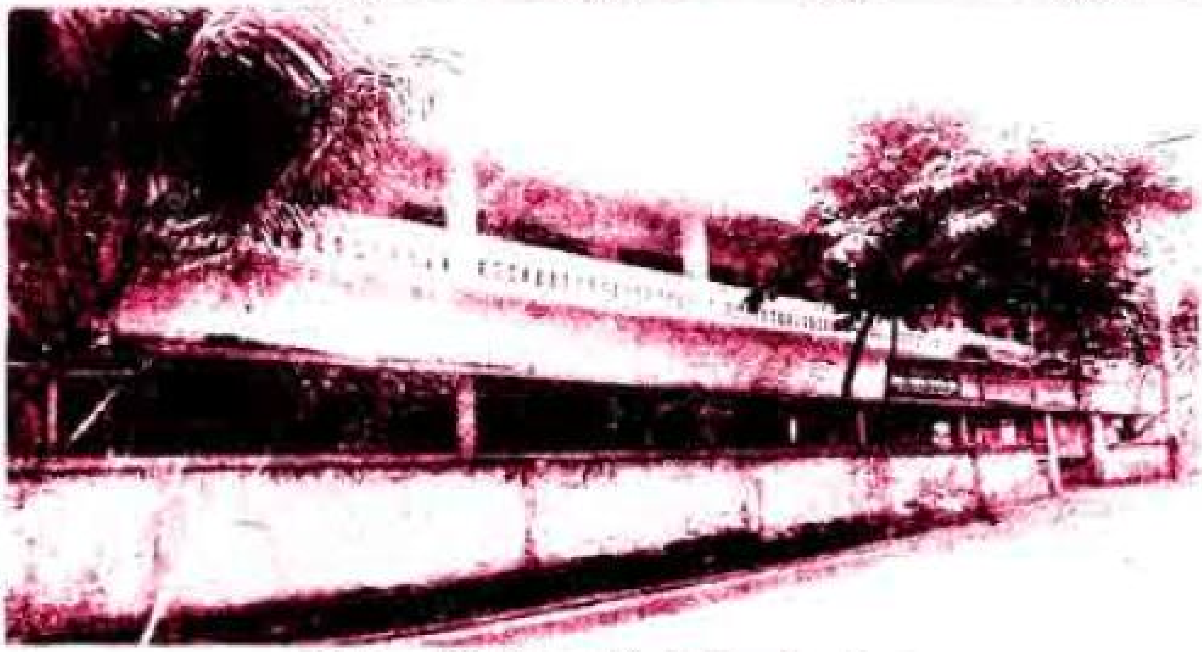

مدرسہ طیبیہ سنیہ چٹاگانگ (اندرونی منظر)

مدرسہ طیبیہ ودودیہ سنیہ ۔ چندرگھونا ۔ چٹاگانگ

مدرسہ قدوسیہ طیبیہ محمدپور۔ ڈھاکہ

تاثیر پیدا ہوتی ہے جب زندگی عمل سے مزین ہوتی ہے----- حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے قدم قدم پر اتباع سنت کا خیال رکھا اور سنت نبوی ﷺ کے چراغ روشن کیئے---- آپ کی حیات مبارکہ میں بہت سے حالات وواقعات ملتے ہیں جو اس پہلو کو روشن کرتے ہیں---- یہاں جستہ جستہ حالات وواقعات پیش کیئے جاتے ہیں:

آپ کے خلیفۂ اعظم حضرت حافظ سید احمد سریکوٹی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

(۱) آپ کے اخلاق، نمونۂ اخلاق رسول اللہ ﷺ تھے، نشست و برخاست، اکل وشرب، لباس وغیرہ تمام امور میں پوری اتباع سنت ملحوظ رہتی، حدیث کی کتابیں زیر مطالعہ ہوتیں، جو جو کام حضور پرنور ﷺ نے کیئے ہیں وہ تمام آپ نے ادا کیئے ہیں۔ ایک مرتبہ آپ کتاب دیکھ رہے تھے کہ حضور پرنور ﷺ نے مسجد کی چٹائی سی کر درست فرمائی ہے، آپ بھی کتاب چھوڑ کر اپنی مسجد کی چٹائی سی رہے تھے۔(۱۰)

(۲) علماء وفقراء اور اپنے مہمانوں کی خدمت اپنے دست مبارک سے کیا کرتے تھے، جب گھر میں روٹی تیار ہو جاتی، مسجد سے گھر میں جا کر مہمانوں کے لئے ایک دست مبارک میں ترکاری کا برتن اور دوسرے میں روٹی اٹھا کر لے آتے اور جو ترکاری روٹی مسافر کھاتے، خود بھی تناول فرماتے، رات کو بچی ہوئی روٹی اگر مل جاتی تو نہایت خوشی کے ساتھ تناول فرمالیتے اور تازہ روٹی کی طرف التفات نہ فرماتے، اور جو کچھ تیار ہوتا مہمانوں کے سامنے رکھ دیتے۔ جیسا کہ اس وقت کے پیرلوگ اپنے لنگر کو نہایت دھوم دھام اور تکلف کے ساتھ

دیا کرتے ہیں، حضور پرنور کے یہاں ان باتوں کا نام ونشان بھی نہ تھا، شہرت طلبی سے آپ بیزار رہتے، الفقر فخری کا پورا پورا نمونہ تھے۔ (۱۸)

(۳) آپ متواضع تھے، نہایت خلیق وحلیم اور نہایت خلیق درجہ کے بردبار و خاکسار تھے، محبّ وجلیس فقراء تھے، علماء وفقراء جب آپ کی مجلس پاک میں حاضر ہوتے تو تعظیماً کھڑے ہو جاتے، آپ کی نشست گاہ میں کوئی فرش وفروش کا سامان نہ تھا، نہ آپ کی ملاقات کے لئے کوئی وقت مقرر تھا، نہ آپ کے یہاں کوئی پر تکلف مکان تھا، اکثر آپ کا قیام مسجد میں ہوتا، ضرورت کے وقت مکان میں بھی تشریف لے جاتے، خلق اللہ کے ہجوم سے یا خلاف طبع کوئی بات ہو جاتی، خفا نہ ہوتے۔ (۱۹)

مندرجہ بالا حالات کے علاوہ مندرجہ ذیل واقعات و حالات بھی قابل توجہ اور لائق تقلید ہیں:

(۴) سرکار دو عالم ﷺ مسجد نبوی کی تعمیر میں بنفس نفیس شریک ہوئے، حضرت خواجہ علیہ الرحمہ بھی مدرسہ اسلامیہ رحمانیہ کی اولین تعمیر میں شریک ہوئے اور بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

(۵) سرکار دو عالم ﷺ نے ایسا لباس ناپسند فرمایا جس کو دیکھ کر لوگوں کی آنکھیں اٹھنے لگیں، آپ نے ایسا لباس نہیں پہنا، ایک مرتبہ سبز رنگ کا تہہ بند باندھا اور بازار تشریف لے گئے، کسی نے آپ کی طرف اشارہ کر کے کہا "وہ سبز تہبند والا پیر جا رہا ہے" اسی دن سے آپ نے ایسا تہبند زیب تن نہیں فرمایا۔ (۲۰)

(۶) ایک عالم مہمان ہوئے، نماز کے وقت احتراماً ان کو امامت کے لئے

کھڑا کردیا، مگر نماز کے بعد حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے اپنی نماز لوٹائی، جب کسی نے اس کا سبب دریافت کیا تو فرمایا کہ مولوی صاحب نے خلاف سنت گردن پر دونوں طرف حجامت بنوائی تھی جب اس پر نظر پڑی تو کراہت محسوس ہوئی اس لئے نماز لوٹائی۔(۲۱)

(۷) اتباع وسنت کا یہ عالم تھا کہ اپنا سارا وقت دین کے لئے وقف کردیا تھا، اور ضروریات زندگی کے خیال سے بے نیاز ہو گئے تھے، فقر غیور کا نمونہ کامل تھے، جب عارف کامل حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی علیہ الرحمہ نے روپے پیسے کے لئے وظیفہ بتانا چاہا تو آپ نے یہ کہہ کر انکار فرمادیا:

''پیر صاحب خدا سے شرم آتی ہے کہ باھر سے لوگ پیر خیال کر کے آئیں اور اندر پیسوں کے لئے وظیفہ پڑھا جاوے''(۲۲)

(۸) سرکار دوعالم ﷺ نے کبھی گدی نشینی کا تکلف نہیں فرمایا، زمین پر یا چٹائی پر رونق افروز رہے۔ حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کا بھی یہی حال تھا، اور جب وصال کے وقت دریافت کیا گیا کہ آپ کے بعد آپ کی گدی پر کون بیٹھے گا تو خلاف معمول برہمی سے جواب دیا:

''گدی پر تو سب بیٹھتے ہیں ہم چٹائی پر بیٹھنے والے ہیں''(۲۳)

اتباع سنت کے ذوق وشوق میں گدی نشینی کے روایتی عمل کو ترک کردینا بلکہ رد کردینا کوئی معمولی بات نہیں بہت بڑی بات ہے---- آج سجادہ نشینوں کی طویل فہرست میں شاذونادر ہی ہوں گے جو اتباع سنت نبوی ﷺ میں فرش وفروش کے بجائے چٹائی پر بیٹھتے ہوں گے---

سنت نبوی ﷺ کا یہ چمکتا دمکتا آفتاب ۸۰ برس آسمان دنیا پر جلوہ گر رہ کر یکم ذی الحجہ ۱۳۴۲ھ/۱۹۲۳ء بروز شنبہ بعد مغرب چھورشریف کے افق پر غروب ہوگیا، اور نئی آب وتاب کے ساتھ عالم برزخ میں طلوع ہوا۔

جہاں میں اہل ایمان صورت خورشید جیتے رہیں
اِدھر ڈوبے اُدھر نکلے ، اُدھر ڈوبے اِدھر نکلے

عرس مبارک چھورشریف (ہری پور ہزارہ، پاکستان) میں ۳۰ر ذیقعدہ اور یکم ذی الحجہ کو ہر سال ہوتا ہے اور دورونزدیک اور اکناف و اطراف کے مریدین ومحبین جوق در جوق شریک ہوکر مستفیض ہوتے ہیں ----مزار اقدس زیارت گاہ خاص دعام ہے۔

مثل ایوانِ سحر مرقد فروزاں ہوترا
نور سے معمور یہ خاکی شبستاں ہوترا

حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کی اولاد امجاد میں چار صاحب زادے ہوئے:

(۱) حضرت مولانا صاحبزادہ محمود الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ
(۲) حضرت مولانا محمد فضل سبحان صاحب رحمۃ اللہ علیہ
(۳) حضرت مولانا فضل الرحمٰن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

خواجہ عبدالرحمٰن علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد صاحبزادہ محمود الرحمٰن

علیہ الرحمہ سجادہ نشین ہوئے پھر آپ کے صاحب زادے صاحب زادہ طیب الرحمٰن علیہ الرحمہ سجادہ نشین ہوئے، آج کل صاحبزادہ احمد الرحمٰن مدظلہ العالی سجادہ نشین ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ رشد و ہدایت کے اس مرکز کو آباد رکھے اور علمی و روحانی فیض جاری و ساری رہے۔ آمین

حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کے خلفاء میں مندرجہ ذیل حضرات کے اسماء گرامی معلوم ہوسکے:

(۱) حضرت مولانا حافظ سید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ
(متوفی ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۱ء)، سری کوٹ (ہزارہ)

(۲) حضرت سید امان اللہ شاہ ترمذی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
(متوفی ۱۳۶۳ھ/۱۹۴۴ء) گنجیاں شریف (ہزارہ)

(۳) حضرت خواجہ سید حاکم صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ
(متوفی ۱۳۷۴ھ/۱۹۵۴ء) نواں شہر (ہزارہ)

(۴) علامہ ابونعیم سید عبدالقاضی شاہ محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ
محبوب آباد (ہزارہ)

(۵) صاحب زادہ مولانا محمد صالح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
(متوفی ۱۳۴۷ھ/۱۹۲۸ء)، سری کوٹ، (ہزارہ)

صاحبزادہ مولانا محمد صالح علیہ الرحمہ، حضرت مولانا حافظ سید احمد سریکوٹی علیہ الرحمہ کے جواں سال صاحب زادے تھے، ان کی خلافت کا ذکر حضرت سید صاحب نے ایک مکتوب گرامی میں اس طرح فرمایا ہے:

''حضور پرنور جب کسی کو خلیفہ کرتے، اس کو ٹوپی عنایت فرماتے
---- حاجی عبدالرب جب رنگون سے چھورشریف حضور کی
قدم بوسی کے لئے گئے تو حضور پرنور نے دو ٹوپیاں حاجی
صاحب کو دیں، ایک محمد صالح کے لئے اور دوسری ٹوپی میرے
لئے''(۲۴)

حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کی مندرجہ ذیل تصانیف قابل ذکر ہیں،
ماسوائے مجموعہ صلوٰۃ الرسول کے ان تصانیف کے متعلق زیادہ تفصیلات معلوم نہ
ہوسکیں----

(۱) مجموعہ صلوٰۃ الرسول (ﷺ)

(۲) شرح ابن ماجہ شریف (قلمی)

(۳) شرح ترمذی شریف (قلمی)

(۴) عطاء الرحمٰن فی اسلام آباء سید الانام (قلمی)

(۵) انعام الرحمٰن فی تصریحات القرآن (قلمی)

(۶) لغات الحروف (قلمی)

(۷) شرح اسماء حسنہ (قلمی)

(۸) سیاف شرح چہل کاف (مطبوعہ، منظوم بزبان پنجابی)

(۹) درود شریف (مطبوعہ، منظوم بزبان پنجابی)

تصانیف کے علاوہ حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کے ملفوظات شریف بھی

ہیں مگر یہ جمع نہیں کیئے گئے، اگر جمع کیئے جائیں تو اسرار و معارف کا ایک انمول خزانہ مل جائے۔ یہاں چند ملفوظات شریف پیش کیئے جاتے ہیں جن سے حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کی روحانی اور فکری رفعت و بلندی کا اندازہ ہوتا ہے۔ ملفوظات آپ کے خلیفۂ اعظم حضرت حافظ سید احمد سریکوٹی علیہ الرحمہ نے نقل فرمائے ہیں، آپ فرماتے ہیں:

(۱) میں نے ایک مرتبہ عرض کیا کہ مرید جب خواب میں اپنے مرشد کو اس طور پر دیکھے کہ وہ مجھے کچھ ہدایت فرما رہے ہیں تو پیر کو بھی اس خواب کی خبر ہوتی ہے یا نہیں ہوتی؟

حضور پر نور نے فرمایا:

''ہر پیر کو نہیں ہوتی، بلکہ اس پیر کو خبر ہوتی ہے جس کو اللہ پاک علوم اولین و آخرین عطا کر دیتا ہو'' (۲۵)

(۲) ایک مرتبہ میں نے عرض کیا کہ مشہور ہے کہ اولیاء اللہ قدس اللہ اسرارھم ہمیشہ بیت اللہ میں نماز ادا کرتے ہیں، یہ بات صحیح ہے؟

آپ نے فرمایا:

''جسمانی حاضری کمال ہے نہ کہ روحانی حضور'' (۲۶)

(۳) میں نے ایک مرتبہ عرض کیا کہ ولی کا آخری درجہ تخلق باخلاق اللہ ہے

آپ نے فرمایا:

''نہیں، ولی کا آخری مقام قدرت کاملہ ہے'' (۲۷)

سبحان اللہ! کیا عجیب نکتہ ارشاد فرمایا اور طریقت کو کیسی رفعت بخشی، فی الحقیقت ۔

دلبری بے قاہری جادوگری است
دلبری با قاہری پیغمبری است

وہ فقیر ہی کیا جو بے بس و مجبور ہو اس کے لہو کا ایک ایک قطرہ بحر ناپید کنار ہے ۔

دل ہر قطرہ ہے ساز انا البحر
ہم اس کے ہیں ہمارا پوچھنا کیا!

حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے صرف ''قدرت'' نہیں فرمایا بلکہ ''قدرت کاملہ'' فرمایا یعنی اس کا اختیار مولیٰ کا اختیار بن جائے ---- وہی ہو جو وہ چاہے ۔

مزا تو جب ہے کہ اے آہ نارسا تجھ سے
وہ خود کہیں کہ بتا تیری آرزو کیا ہے ؟

حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے اپنی حیات طیبہ میں نہ معلوم کتنے عظیم کام کیئے مگر جو ہماری نظروں کے سامنے ہیں وہ تین کام ہیں :

(۱) حضرت حافظ سید احمد سریکوٹی علیہ الرحمہ کی اس انداز سے تربیت فرمائی کہ ان کی ذات گرامی سے لاکھوں انسان فیضیاب ہوئے ۔

(۲) عربی مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ اپنے دست مبارک سے قائم کیا جو آج تک علوم اسلامیہ کا ایک عظیم سرچشمہ ہے اور اس کا فیض دورو

نزدیک جاری وساری ہے۔

(۳) مجموعہ صلوٰۃ الرسول (ﷺ) کو مرتب فرمایا اور عشاق رسول علیہ التحیۃ والتسلیم کے سامنے عشق ومحبت کا ایک حیرت کدہ پیش کیا، جس کی نظیر ہمارے علم میں نہیں----

آئندہ اوراق میں مندرجہ بالا تین عظیم کارناموں کے متعلق تفصیلات پیش کرتے ہیں تاکہ یہ اندازہ ہو کہ حضرات اہل اللہ میں کتنی قدرت وطاقت ہوتی ہے، جس قلب پر نگاہ ڈال دیں، مٹ نہیں سکتا---- جو سنگ وخشت اپنے ہاتھ سے لگا دیں تباہ نہیں ہو سکتے----جس صفحۂ قرطاس پر قلم چلا دیں، وہ فنا نہیں ہو سکتا---- وہ زندگی کا سرچشمہ ہوتے ہیں---- وہ حیات کا گہوارہ ہوتے ہیں----وہ اندھیروں میں اجالا ہوتے ہیں----

خلیفۂ اعظم حضرت مولانا حافظ سید احمد شاہ

قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز

(متوفی ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۱ء)

جلا سکتی ہے شمع کشتہ کو موج نفس ان کی
الٰہی کیا چھپا ہوتا ہے اہل دل کے سینوں میں؟
تمنا درد دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں
نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی، ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں
ترستی ہے نگاہ نارسا جس کے نظارے کو
وہ رونق انجمن کی ہے انہیں خلوت گزینوں میں
کسی ایسے شرر سے پھونک اپنے خرمن دل کو
کہ خورشید قیامت بھی ہو تیرے خوشہ چینوں میں
محبت کے لئے دل ڈھونڈ کوئی ٹوٹنے والا
یہ وہ مے ہے جسے رکھتے ہیں نازک آبگینوں میں

اقبالؔ

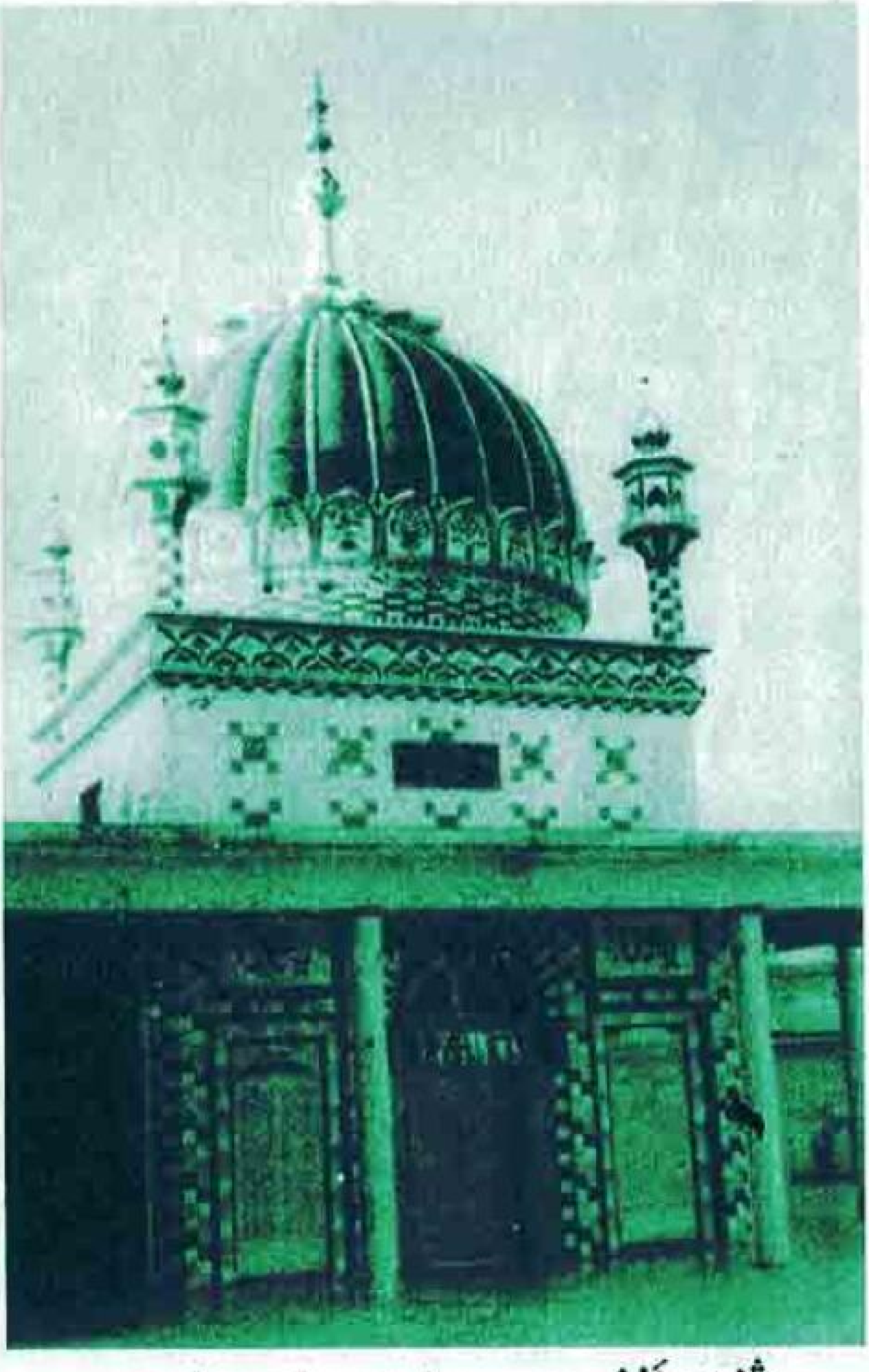

شیخ المشائخ، غوث زماں، پیر طریقت پیشوائے اہلِ سنت
حضرت العلاّمہ الحافظ قاری سید محمد احمد شاہ صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ
وحضرت العلامہ الحافظ قاری سید محمد طیب شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ
دربارِ عالیہ قادریہ۔ شتالو شریف۔ سری کوٹ۔ ہری پور۔ پاکستان

روضہ مبارک قطب زماں خواجہ احمد شاہ سرکوٹی رح خلیفہ غوث الزماں حضرت خواجہ عبدالرحمن چھوہروی رحمۃ اللہ علیہ (شستالو شریف سرکوٹ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرت مولانا حافظ سید احمد شاہ سریکوٹی علیہ الرحمہ خاندان سادات کے چشم و چراغ تھے، سری کوٹ (ہری پورہزارہ، پاکستان) میں آپ کی ولادت باسعادت ہوئی، ہندوستان کے مدارس عربیہ میں علوم معقولہ ومنقولہ کی تحصیل فرمائی، دارالعلوم دیوبند میں مولوی محمود حسن سے بھی پڑھا اور ان کے اولین تلامذہ میں شامل ہوئے مگر صحیح العقیدہ سنی حنفی تھے جس کا ثبوت آپ کے قائم کردہ وہ مدارس عربیہ ہیں جو مسلک اہل سنت جماعت کی بنگلہ دیش میں خوب خدمت کرر ہے ہیں----

تکمیل علوم کے بعد افریقہ کے شہروں کیپ ٹاؤن، زنجبار، ممباسہ وغیرہ میں اشاعت اسلام کے لئے عرصۂ دراز تک تبلیغی دورے کرتے رہے، افریقہ سے وطن عزیز واپسی کے بعد حضرت خواجہ عبدالرحمٰن علیہ الرحمہ کی خدمت میں چھورشریف حاضر ہوئے جو سری کوٹ سے تقریباً ۱۸ رمیل کے فاصلے پر واقع ہے اور شرف بیعت سے مشرف ہوئے۔

شیخ طریقت علیہ الرحمہ کی ہدایت پر ۱۹۲۰ء میں ہری پور سے رنگون تشریف لے گئے اور وہاں سلسلہ عالیہ قادریہ رحمانیہ اور اسلام کی خوب خوب تبلیغ فرمائی، ھزاروں طالبوں کو اپنے شیخ سے غائبانہ بیعت کرایا اور ھزاروں

لاکھوں انسانوں کو راہ ہدایت دکھائی ----- ابتداء میں آپ کو اجازت و خلافت حاصل نہ تھی لیکن کچھ عرصہ بعد اس سعادت سے بھی نوازے گئے۔

رنگون کے ایک فرزند طریقت جناب تفضّل حق صاحب تحریر کرتے ہیں:

''آپ جب ۱۹۲۰ء میں رنگون ملک برہما تشریف لائے تو اوّل اوّل آپ نے ایک عرصہ تک اپنے مرشد غوث الزماں حضرت محمد عبدالرحمٰن صاحب مرحوم کے فضائل و کمالات سے لوگوں کو آگاہ کرنا شروع کیا اور توحید ربّانی کے جذبات سے چوں کہ آپ منور ہو چکے تھے اور اس میدان بے انتہا کی سیر کر رہے تھے اور مرشد برحق زندہ تھے اور ان کے فرمودات بذریعہ نوازش نامہا جاری تھے اور جذبۂ عشق کو بڑھا رہے تھے اور شوق بڑھ رہا تھا کہ یکا یک دریائے رحمت جوش میں آیا اور فیوضات قادریہ نے موج ماری اور تشنگان محبت کو آب زلال سے مالا مال کرنے کا وقت آیا تو جناب غوث الزماں حضرت محمد عبدالرحمٰن صاحب مرحوم نے بذریعہ خط مولانا صاحب کو اجازت بیعت کی فرمائی اور لوگ فیض یاب ہونے شروع ہو گئے''۔ (۲۸)

چوں کہ حضرت خواجہ عبدالرحمٰن علیہ الرحمہ کا وصال ۱۹۲۴ء میں ہوا اور حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ ۱۹۲۰ء میں رنگون تشریف لے گئے اس لئے آپ کو ۱۹۲۰ء اور ۱۹۲۴ء کے درمیان کسی وقت اجازت و خلافت عطا کی گئی ---- حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ تقریباً ۱۶ سال رنگون میں رہے اور

انھوں تشنگان راہ کو ہدایت فرمائی۔

رنگون میں قیام کے دوران حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ نے بہت سے کام کئے مگر چار کارنامے نہایت ممتاز ہیں۔

(۱)دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ (چھورشریف) کی تعمیر نو

یہ دارالعلوم ۱۹۰۲ء میں حضرت خواجہ عبدالرحمٰن علیہ الرحمہ نے قائم فرمایا حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ نے مریدین رنگون و بنگال کی اعانت سے دارالعلوم کی کچی عمارات کو دو منزلہ پختہ عظیم الشان عمارت میں تبدیل کیا ------ اساتذہ کے لئے مکانات اور طلباء کے لئے دارالاقامہ تعمیر کرائے۔ مدرسین اور دوسرے ملازمین کے لئے ماہ بماہ رنگون سے تنخواہ بھیجنے کا انتظام فرمایا----

چنانچہ حضرت حافظ صاحب کے مرید جناب تفضّل حق صاحب اس سعادت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ''حضرت محمد عبدالرحمٰن صاحب مرحوم بانی مدرسہ اپنے زمانے کے غوث تھے، اور جن کے دست کرم سے مدرسہ اسلامیہ رحمانیہ (ہری پور) کا سنگ بنیاد رکھا گیا اور مجموعہ صلوٰۃ الرسول ایک عظیم الشان کتاب آپ نے تصنیف فرمائی۔ ان کے ھزاروں حلقہ بگوش ومجاز تھے مگر یہ نعمت کسی کو نصیب نہ ہوئی یہ حصہ ہمارے مرشد حضرت مولانا صاحب کا تھا ان کو ملا اور ان کے طفیل سے ہم مساکین رنگون کو شرکت نصیب ہوئی'' (۲۰)

(۲)جامعہ احمدیہ سنیۃ، (چاٹگام) کی تاسیس:

اقامت دین اور اشاعت اسلام کے لئے چاٹگام میں جامعہ احمدیہ سنیہ کے نام سے ایک سہ منزلہ دارالعلوم کی بنیاد رکھی جس کو آج بھی آپ کے مریدین حسن وخوبی سے چلا رہے ہیں اور اطراف واکناف میں علم دین کی روشنی پھیل رہی ہے، ہزاروں تشنگان علم مستفیض ہو چکے اور برابر ہو رہے ہیں۔

(۳)مجموعہ صلوٰۃ الرسول ﷺ کی طباعت و اشاعت:

حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ جب ۱۹۲۰ء میں رنگون تشریف لے گئے تو کچھ عرصہ بعد حضرت خواجہ عبدالرحمٰن نے بذریعہ مکتوب گرامی اپنے تالیف لطیف مجموعہ صلوٰۃ الرسول کا انکشاف فرمایا۔ خود حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ نے اس کا اس طرح ذکر فرمایا ہے۔

حضور پرنور مرشد برحق، نور مطلق، خواجہ خواجگان جناب حضرت خواجہ عبدالرحمٰن صاحب چھوروی قدس اللہ سرہ العزیز نے جب کتاب محیر عقول الفحول فی بیان اوصاف عقل العقول المسمّی بہ مجموعہ صلوٰۃ الرسول کہ بارہ برس آٹھ مہینہ بیس دن میں تصنیف کرکے مکمل فرمایا تو سوائے چند خاص متعلقین ومخلصین کے اور کسی کو معلوم نہ تھا کہ آپ نے اس قسم کی کتاب تصنیف فرمائی ہے، چند برس تک اس طرح یہ کتاب پردۂ خفا میں رہی کہ آپ نے اس کے چھپوانے کا کبھی نام تک نہ لیا، جب ایام وصال قریب پہنچے تو آپ نے بذریعہ خط کے مجھے حکم فرمایا کہ:

"میں نے ایک کتاب تالیف کی ہے، میری تمنا ہے کہ یہ کتاب

طبع کرائی جائے، اگر ہو سکے تو تم رنگون کے مسلمانوں سے چندہ کر کے اس کتاب کو چھاپ دو" (۳۰)

احباب رنگون سے مشورہ کیا، پبلشر سے خرچ کی تفصیلات معلوم کیں جس کا تخمینہ اس سستے زمانے میں چار ہزار روپے لگایا گیا، ۱۰ ذی الحجہ ۱۹۲۳ء کو رنگون کے ایک مخیر عقیدت مند سیٹھ احمد اللہ کہا ہو سے ملاقات کی، طباعت کے سارے اخراجات کا انہوں نے ذمہ لیا چنانچہ حضرت خواجہ عبدالرحمٰن علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ کی نگرانی میں مجموعہ صلوٰۃ الرسول کا پہلا اڈیشن منظر عام پر آیا اور مفت تقسیم کیا گیا ---- حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ کے برادر طریقت مولوی عظمت اللہ سریکوٹی علیہ الرحمہ نے طباعت و اشاعت کی اس سعادت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:

''فیا فرحا! کہ اس مبارک کتاب محیر العقول فی بیان اوصاف عقل العقول المسمی بہ مجموعہ صلوٰۃ الرسول کی تحریک طباعت و نشر کا شرف اخی المکرم جناب مولوی حافظ سید احمد کو میسر ہوا اور مصارف طباعت کا فخر باقیات الصالحات کی توفیق جناب سیٹھ احمد اللہ صاحب کہا ہو بالقابہ و دیگر اخوان رنگون کو حاصل ہوا۔ شکر اللہ سبحانہ سعیہم فی الدنیا والآخرہ''

حاشا ان یحرم الراجی مکارمہ
او یرجع الجار منہ غیر محترم (۳۱)

پہلی اشاعت کے بعد حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ کی مساعی اور

حضرت علامہ محترم امیر شاہ صاحب گیلانی دامت برکاتہم العالیہ کی نگرانی میں ۱۹۵۳ء میں حضرت ممدوح مدظلہ العالی کی نگرانی میں تیسری اشاعت منظر عام آئی پھر دوسرے اڈیشن آئے ----

حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ نے مجموعہ صلوٰۃ الرسول کی طباعت و اشاعت میں جس کمال ایثار قربانی کا مظاہرہ فرمایا وہ اپنی مثال آپ ہے، محبت ہوتو ایسی ہو، عقیدت ہوتو ایسی ہو، ایثار ہوتو ایسا ہو----!

اپنی حیات مبارک میں حضرت خواجہ عبدالرحمٰن علیہ الرحمہ نے ہدایت فرمائی کہ جب تک مجموعہ صلوٰۃ الرسول کی اشاعت اور دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ کے لئے مناسب بندوبست نہ ہو جائے وطن عزیز واپس نہ آنا---- چنانچہ حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ نے اس ہدایت پر اس شان سے عمل کیا کہ لخت جگر بھی خدا کو پیارے ہو گئے مگر آپ رنگون چھوڑ کر وطن عزیز تشریف نہ لے گئے۔

۱۹۲۵ء میں صاحبزادہ مولوی محمد صالح علیہ الرحمہ کی سخت علالت کا تار آیا----خود تحریر فرماتے ہیں:

"برخوردار محمد صالح کی سخت بیماری کا تار آیا ہے، مجھے طلب کیا گیا ہے مگر درود شریف اور مدرسہ اسلامیہ کی خدمت کے باعث نہیں جاسکتا ہوں---- وافوض امری الی اللّٰہ ان اللّٰہ بصیر م بالعباد----" (۲۳)

پھر ۱۹۲۸ء میں صاحب زادہ موصوف کے سانحۂ رحلت کا تار پہنچا ----قلب و جگر کا کیا عالم ہوگا مگر نہیں اس پیکر صبر واستقامت نے تحریر فرمایا:

"لخت جگرم، پارۂ دلم، راحت روح و جانم، سرو چمن مادر، وگلدستۂ امید پدر، فرزند ارجمند من مولوی محمد صالح قدس اللہ سرہ العزیز ۳ رشعبان المعظم بروز چہار شنبہ بوقت ظہر بعارضۂ نمونیہ اس دار فانی سے بجانب دار بقا رونق افروز ہوئے فالحمد للہ علی فراقہ وحزنہ وبثہ" (۳۳)

ایک اور مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:

"اگر چلا جاتا تو درود شریف، مدرسہ کی خدمت میں سخت نقصان کا اندیشہ تھا، نیز مرشد برحق نے حین حیات میں ایک خط کے ذریعہ منع فرمایا تھا کہ کام چھوڑ کر وطن ہرگز نہ آنا۔ میں نے سمجھ یا تھا کہ نہ جاؤں گا، اگر چہ باقی صاحب (خواجہ عبدالرحمٰن) گزر جائیں، یا والد صاحب گزر جائیں، میری اولاد ہی کیوں نہ مر جائے، ہرگز نہ جاؤں گا" (۳۴)

حادثات، ولایت کی کسوٹی ہیں، اندرونی ترقیوں کا حال بیرونی حادثات و واقعات سے ہوتا ہے--- جو شخص حزن وملال، رنج ومصیبت، خوف ووحشت میں طمانیت وسکون کے ساتھ گزر گیا وہی کامیاب وکامران ہوا

آپ نے روزگار کو آساں بنادیا
جو غم ملا اسے غم جاناں بنادیا

حضرت حافظ علیہ الرحمہ اپنے مشن کی تکمیل کے بعد ۱۹۳۵ء میں وطن عزیز واپس لوٹے ----- روانگی کے وقت مریدین رنگون و بنگال نے خراج عقیدت پیش کیا۔ الوداعی اجتماع میں خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے جناب تفضل حق صاحب نے یوں اظہار خیال کیا:

"ہماری مربی، آقا و مرشد حضرت مولانا مولوی حافظ سید احمد صاحب سریکوٹی خلیفہ شیخ کامل، ولی اکمل، غوث الزماں حضرت محمد عبدالرحمٰن صاحب مغفور اپنے وطن مالوف کو ۱۶ سال کے چلے کے بعد تشریف لے جارہے ہیں اور اس عرصہ میں ان صاحب موصوف نے ہزاروں گم گشتگان راہ کو صراط مستقیم دکھلایا اور اپنے فیوضات روحانی سے اس برہما جیسے دارکفر میں ہزاروں کو منور باسلام کیا اور اس عرصہ میں خدمت اسلامی میں مستغرق رہے۔ مدرسہ اسلامیہ رحمانیہ (ہری پوری) جو ایک گمنامی کی حالت میں پڑا ہوا تھا اس کا چرچا ملک برہما سے تمام صوبہ سرحد میں کیا ----- آج ہم نہایت درد کے ساتھ اپنے کلیجوں کو تھام کر اپنے مربی کو وطن کی طرف رخصت کر رہے ہیں ----- بسلامت روی و باز آئی (۳۵)"

رنگون سے روانگی سے قبل حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ نے اپنے برادر طریقت جناب محمد عبدالعزیز جان (بنوں) کو اپنی آمد کی اطلاع دیتے ہوئے تحریر فرمایا:

دار العلوم اسلامیہ رحمانیہ ہری پور ہزارہ

"میں ۱۶ رفروری ۱۹۳۵ء ۲۱ رذیقعدہ کو یہاں سے روانہ ہو کر ۲ دن کلکتہ قیام کروں گا، بعد از اں وطن روانہ ہو کر خیین عرس شریف کے موقع پر دربار شریف حاضر ہوں گا، ان شاء اللہ"

چنانچہ حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ ۱۶ سال کی طویل جدو جہد کے بعد وطن عزیز واپس آئے اور آنے کے بعد تقریبا ۲۶ سال تک مخلوق الٰہی کو فیض یاب کرتے رہے، آپ کی ذات گرامی سے بے شمار طالبوں نے فیض پایا اور بہت سے مشرف بہ اسلام ہوئے، آپ حضرت خواجہ عبدالرحمٰن چھوروی علیہ الرحمہ کی زندہ کرامت تھے۔ آپ نے ۱۱ رذیقعدہ ۱۳۸۰ھ مطابق ۲۷ راپریل ۱۹۶۱ء کو وصال فرمایا، آپ کا مزار مبارک سری کوٹ (ہری پور، ہزارہ) میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ آپ کے صاحبزادے حضرت مولانا محمد طیب صاحب مدظلہ العالی آپ کے جانشین ہیں، مولیٰ تعالیٰ ان کے فیوض و برکات کو جاری وساری رکھے۔ آمین۔

حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ کی تصانیف راقم کے علم میں نہیں البتہ آپ کے مکتوبات شریف کا مطالعہ کیا ہے جو اسرار و معارف کا خزینہ ہیں، چند مکتوبات گرامی سے اقتباسات پیش کیئے جاتے ہیں جن سے آپ کے عجز و انکساری، رشد و ہدایت اور طریقت و شریعت کا حال معلوم ہوتا ہے:

(۱) میں صدق دل سے عرض کرتا ہوں کہ مجھے اس بات کا شوق نہیں کہ آپ حضرات مجھے حضور کا خلیفہ تصور کر کے میری باتوں کو خواہ نخواہ تسلیم فرما دیں، اگر آپ لوگ مجھے اپنا خادم یا اپنے کمترین بھائی تصور

فرمائیں گے تو ممنون و مشکور رہوں گا۔(۳۷)

(۲) اپنے گھر میں پیار و محبت اور درگزر کی عادت ڈالیں، سنت رسول اور سنت مرشد یہی ہے، حضور ﷺ فرماتے ہیں **خیر کم خیر کم لاھلہ** تم میں اچھا وہ ہے جو اہل و عیال کے ساتھ اچھا ہو۔(۳۸)

(۳) آپ کو حدیث خیرکم خیرکم لاھلکم بطور خیر خواہی سنادی تو آپ خفا کیوں ہوئے؟ اچھی بات پر خفا ہونا تو درکنار اگر کوئی گالی دیدے جب بھی آپ کی ناراضگی اہل طریقت کے شایان شان نہیں آپ خاطر جمع رکھیں میرے دل میں کسی قسم کی کدورت نہیں۔(۳۹)

سبحان اللہ!

"شدہ است سینۂ ظہوری پر از محبت یار
برائے کینۂ اغیار در دلم جانیست

کیا خوب سبق دیا۔۔۔کوئی گالی بھی دے تو کہہ بھلا بھائی بھلا ہوگا۔! اور طریقت کا کیسا اچھا گر سکھا دیا جس سے دین بھی بن جائے اور دنیا بھی سنور جائے۔۔۔۔

(۴) سالک جب تک مقام نفس سے مقام قلب اور مقام قلب سے مقلب قلب یعنی ذات و صفات مرشد کامل میں اپنی ہستی اور اپنے اوھام و خیالات باطلہ کو ہلاک نہیں کر دیتا، اس کے مکاشفات و مکالمات بعض اوقات سچے اور کبھی جھوٹے ہوتے ہیں، فنائے اتم کے بعد مراتب علیہ الموسومہ بہ حق الیقین جلوہ گر ہوتے ہیں، اس مقام پر

تجربہ کار سالک کشف کاذب سے محفوظ ہو جاتا ہے ورنہ صبح کاذب کو صبح صادق جان کر باطل پرست ہو جاتا ہے، بسا اوقات اہل کشف پر عالم مثال میں ایسے حالات منکشف ہوتے ہیں جن کا ظہور خلاف میں ہوتا ہے، حقائق اشیاء کا انکشاف بذریعہ کشف خیلے دشوار امر ہے۔ حضرت خضر اور حضرت موسیٰ علیہ نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کے قصے پر غور کریں باوجود الوالعزم نبی ہونے کے ادراک حقائق نفس الامری سے محجوب ہے۔ مگر حضور اقدس، والا مقام، حضرت خضر علیہ السلام انہی حقائق محجوبۂ موسویہ کو بالتفصیل جانتے ہیں، اگر سالک نے آپ کو کہدیا کہ ''یہ کام ایسا ہوگا''---- ویسا ہوگا---- مثلاً زیور کا فرمایا کہ ''آپ کی اہلیہ کو عطا ہوگا''، پھر یہ پیشین گوئی ظہور پذیر نہ ہو ----''فلاں جگہ تمہاری شادی ہوگی'' مگر نہ ہوئی۔ ''فلاں نوکری تم کو ملے گی'' مگر نہ ملی ---- یہ تمام امور فقر سے کچھ تعلق نہیں رکھتے بلکہ تمام نفس کے توہمات ہیں جو سالک کے سلوک کے لئے از حد مضر ہیں---- درویشی اور مقام فنافی الشیخ کا عالی مرتبہ ان تمام خس و خاشاک سے بالاتر ہے۔ ان اللہ یحب عالی الھمم، اللہ تعالیٰ عالی ہمتی کو پسند فرماتا ہے رزقنا اللہ سبحانہ وایاکم بحرمۃ مرشدناو بحرمۃ حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم و بحرمۃ شاہ جیلان رضی اللہ تعالیٰ عنہ آمین ثم آمین!

فنافی الشیخ کا مقام از حد لذیز ومحبوب ومقصودتر ہے، شیخ کامل کا مقام

صفات مجردہ و مطلقہ جو ذات احدیت اقدس کے حضرت اعلیٰ میں دائرۂ وجوبیہ اولیہ الموسومہ بمقام جبروت ہے۔ اس مقام پر مرشد کامل، صفات خداوندی کا جبہ پہن کر متمکن ہے، ہاں اس دائرۂ وجوبیہ کے مرکز ذات اقدس محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں یعنی آپ ذات احدی کے نور اول بواقی آپ کے نور شمس کے ذرے ہیں، مولانا فرماتے ہیں:

چوں کہ ذات شیخ را کردی قبول
ہم خدا درذاتش آمد ہم رسول

رزقنا الله ایاکم ذلک المقام بحرمة مولانا و مرشد ناو ملجا ناو ماؤنا، حضور پر نور، نور علیٰ نور، حضرت اقدس خواجہ خواجگان حضرت خواجہ محمد عبدالرحمٰن قدس اللہ سرہ العزیز" (۲)

حضرت سید احمد شاہ سریکوٹی علیہ الرحمہ نے ۱۱ ذیقعدہ ۱۳۸۰ھ / ۲۵ مئی ۱۹۶۱ء کو ایک سو برس سے زیادہ عمر پا کر وصال فرمایا۔ آپ کے جانشین آپ کے صاحب زادے حضرت سید محمد طیب شاہ علیہ الرحمہ ہوئے۔ آپ مدارس عربیہ اور خانقاہ قادریہ سیدیہ طیبیہ کے قیام کے ساتھ ساتھ ربیع الاول شریف میں جلوس عید میلاد النبی ﷺ کا اہتمام فرمایا چنانچہ ۹ ربیع الاول کو ڈھاکہ میں اور ۱۲ ربیع الاول کو چاٹگام (بنگلہ دیش) میں بڑے تزک و احتشام سے جلوس نکالے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ مدارس عربیہ سے علمی مجلے بھی نکالے جاتے ہیں۔ حضرت سید محمد طیب شاہ علیہ الرحمہ کا ۱۵ ذی الحجہ ۱۴۱۳ھ

۷/ جون ۱۹۹۲ء کو وصال ہوا۔ آپ کے بعد آپ کے صاحبزادگان حضرت محمد طاہر شاہ مدظلہ العالی اور سید محمد صابر شاہ دامت برکاتہٗ بالترتیب خلیفہ ہوئے۔ حضرت سید محمد طاہر شاہ صاحب نے بھی بہت سے اہم کام کیئے۔ جامعہ طیبیہ سرکوٹ کی پانچ منزلہ شاندار عمارت آپ ہی کی سرپرستی میں تعمیر ہو رہی ہے جہاں علوم جدیدہ و قدیمہ کی تعلیم ہوگی۔ اس کے علاوہ ۱۹۹۵ء میں غوثیہ طاہریہ فاؤنڈیشن قائم کی۔ حضرت سید محمد طاہر شاہ صاحب کے تین صاحبزادے محمد قاسم شاہ، محمد حامد شاہ اور محمد احمد شاہ ہیں اور حضرت محمد صابر شاہ صاحب کے دو صاحبزادے سید محمود شاہ اور سید محمد عاقب شاہ اور محمد قاسم شاہ صاحب کے ایک صاحبزادے سید محمد مشہود شاہ ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ اس خانقاہ کو آباد رکھے اور اس کا علمی و روحانی فیض جاری رہے۔ آمین

دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ

موئسسۃ ۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء

تجھ سے ہوا آشکار بندۂ مومن کا راز
اس کے دنوں کے تپش اس کے شبوں کا گداز
اس کا مقام بلند اس کا خیال عظیم
اس کا سرور اس کا شوق اس کا نیاز اس کا ناز
ہاتھ ہے اللہ کا بندۂ مومن کا ہاتھ
غالب وکار آفریں کارکشا کار ساز
خاکی دنوری نہاد بندۂ مولیٰ صفات
ہر دو جہاں سے غنی اس کا دل بے نیاز
اس کی امیدیں قلیل اس کے مقاصد جلیل
اس کی ادا دل فریب اس کی نگہ دل نواز
نرم دم گفتگو ، گرم دم جستجو
رزم ہو یا بزم ہو پاک دل و پاک باز
نقطۂ پر کار حق مرد خدا کا یقین
اور یہ عالم تمام وھم و طلسم و مجاز
عقل کی منزل ہے وہ عشق کا حاصل ہے وہ
حلقۂ آفاق میں گرمی محفل ہے وہ

اقبالؔ

دار العلوم اسلامیہ رحمانیہ ہری پور ہزارہ

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مدرسہ اسلامیہ رحمانیہ (ہری پور ہزارہ) حضرت خواجہ عبدالرحمٰن چھوردی اور آپ کے خلیفۂ اعظم حضرت حافظ سید احمد سریکوٹی قدس سرھما العزیز کے ذوق وشوق اور جذبۂ بلند کا شاھکار ہے----ابتداء میں اس مدرسہ کا نام مدرسہ اسلامیہ محمدیہ تھا۔ ۱۹۰۲ء میں حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے اپنے دست مبارک سے اس کی بنیاد رکھی، بعد میں ۱۹۲۹ء میں مریدین بنگال ورنگون کے تعاون سے اس کی پہلی منزل پختہ تعمیر کی گئی پھر ۱۹۳۷ء میں دوسری منزل مکمل کی گئی۔

اس دارالعلوم کے آغاز تعمیر کا واقعہ بھی بڑا عرفانی ہے---- سابق ریاست انبہ (صوبۂ سرحد) کے والی نواب میجر سرخانی زماں خاں صاحب مرحوم نے ۵ کنال کا ایک باغ حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کی خدمت میں نذر کیا ----آپ نے قبول فرمایا اور بعد میں پھلدار درختوں کو ایک ایک کرکے کاٹنا شروع کیا، لوگ حیران رہ گئے، کسی نے عرض کیا حضرت یہ آپ کیا کر رہے ہیں ، پھلدار درختوں کو کیوں کاٹ رہے ہیں، آپ نے جواباً فرمایا:

''میں ایسا باغ لگانا چاہتا ہوں جس کے پھل لوگ قیامت تک کھائیں''

(بحوالہ مکتوب مولانا تاج محمد صدیقی محررہ ستمبر ۱۹۷۷ء، پشاور)

چنانچہ اس باغ کی زمین پر آپ نے مدرسہ اسلامیہ محمدیہ (دارالعلوم

اسلامیہ رحمانیہ) کی بنیاد رکھی---- دنیا پر جس کی نظر ہوتی ہے وہ ایک ایک چیز کو سنبھال کر رکھتا ہے مگر جس کی نظر مولیٰ پر ہوتی ہے وہ درختِ نباتِ تو کیا درختِ حیات بھی اللہ اور رسول کی راہ میں کٹوا دیتا ہے۔

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذت آشنائی

حضرت خواجہ علیہ الرحمہ ان عشاق کاملین میں تھے جنہوں نے اپنی حیات مبارکہ حق جل مجدہ اور رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے لئے وقف کردی تھی---- حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے دارالعلوم کی تعمیر میں خود حصہ لیا، مٹی کی ٹوکریاں خود اٹھائیں اور مسجد نبوی کی تعمیر میں حصہ لینے والے اس رحمت عالم ﷺ کی یاد تازہ کردی ---- سارا سارا دن خود مٹی کی اینٹیں بناتے، دیواریں چنتے، مزدوروں کا کام بھی خود کرتے، نہ کھانے کا ہوش نہ آرام کا، سچی لگن تھی، سچا عشق تھا۔

ہر لحظہ نیا طور نئی برق تجلی
اللہ کرے مرحلہ شوق نہ ہو طے !

ابتداء میں دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ کچی کوٹھڑیوں میں تھا، اساتذہ بھی زیادہ نہ تھے، مگر پودا ایک مرد کامل نے لگایا تھا، پھر درخت کیوں نہ برگ و بار لاتا!---- مرد کامل کی شان ہی یہ ہے کہ جس کا وہ آغاز کردے وہ ناکمل نہیں

رہ سکتا، غیب سے اس کی تکمیل کے سامان پیدا ہوتے چلے جاتے ہیں----

حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کے خلیفہ حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ رنگون میں قیام پذیر تھے---- ۱۵/فروری ۱۹۲۵ء کو مریدین کے ایک اجتماع میں آپ نے تقریر فرمائی اور دارالعلوم کے لئے تحریص وترغیب فرمائی، بس پھر کیا تھا ملک برما کے ان دل والوں نے دل کھول کر مدد فرمائی، دارالعلوم کا سارا خرچ برداشت کیا، ان کی توجہ نے اس دارالعلوم کو دور ونزدیک شہرت بخشی، چنانچہ حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ کے ایک مرید جناب تفضل حق صاحب (رنگون) مریدین کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہتے ہیں :

''حضرات ! اس پر آشوب زمانے میں ایک مجاہد فی سبیل اللہ نے ضلع ہزارہ مقام ہری پور میں ایک دینی درسگاہ کی بنیاد ڈالی تھی، چوں کہ یہ کام نیت صادقہ سے اس قطب دوراں نے شروع فرمایا تھا، اللہ تعالیٰ نے اس کی تکمیل کے واسطے ایک جری اور ذی ہمت اور موسوی جذبے والا اور عمری عدل والا انسان کو منتخب فرمایا کہ جس کے ہاتھوں یہ کام ظاہر وجود میں آیا۔

حضرات! ان کا نام گرامی جناب حافظ مولوی سید احمد صاحب سریکوٹی ہے (۴۲) مدرسہ اسلامیہ رحمانیہ جو کہ ایک گمنامی کی حالت میں پڑا ہوا تھا اس کا چرچا ملک برہما سے تمام صوبہ سرحد میں کیا (۴۳)''

رنگون کے برادران طریقت کی اعانت سے نہ صرف دارالعلوم کی

عمارت کو پختہ بنایا گیا بلکہ دارالعلوم کی وسعت کے لئے ایک قطعۂ زمین بھی خرید اگیا، بلاشبہ ان کی مخلصانہ مدد نے دارالعلوم کی زندگی میں ایک انقلاب برپا کردیا۔مولیٰ تعالیٰ ان کو اس تعاون کا اجرعظیم عطا فرمائے۔آمین!

دارالعلوم میں مسلک اہل سنت و جماعت کے مطابق دورۂ حدیث تک علوم معقولہ ومنقولہ پڑھائے جاتے ہیں، حفظ قرآن کریم اور قرأت وتجوید کی تعلیم کا بھی انتظام ہے، انگریزی تعلیم کی ابتدائی جماعت کا درس ہوتا ہے ---- دارالافتاء اور دارالکتب بھی ہے ---- مسجد شریف اور طلباء اور اساتذہ کے لئے اقامت گاہیں بھی ہیں ---- کھیل کے میدان بھی ہیں جو بالعموم عربی مدارس میں نہیں ہوتے ----

دارالعلوم میں طلباء کی ساری ضروریات، انتظامیہ برداشت کرتی ہے مزید یہ کہ وظائف بھی دئے جاتے ہیں اس کے علاوہ جو اساتذہ مجرد ہیں ان کے طعام و قیام کا انتظام بھی دارالعلوم کی طرف سے بلا معاوضہ کیا جاتا ہے ---- ہمارے ملک بلکہ بیرون ملک بھی عربی مدارس کی سوا کوئی مدرسہ ایسا نہ ہوگا جہاں تمام طلباء کے طعام و قیام بلکہ اساتذہ کے طعام و قیام کی ذمہ داری انتظامیہ نے لی ہو۔آفریں ہو اس انتظامیہ کو اور آفریں ہو ایسے طلباء کو جنہوں نے دنیا کی لالچ سے دل کو پاک کرکے اپنی زندگیاں دین کے لئے وقف کردیں ---- یہ بڑی ہمت کی بات ہے، یہ بڑی استقامت کی بات ہے ---

اسلامی نظام زندگی میں علم، علاج، انصاف بہت ہی ارزاں رہا ہے بلکہ مفت، جدید نظام زندگی میں یہ تینوں نہایت گراں ہیں ---- جاہل کے

لئے علم، بیمار کے لئے علاج، مظلوم کے لئے انصاف بہت ہی قیمتی ہو گیا ہے لیکن یہ ہماری بدبختی اور بدنصیبی ہے کہ ہم اس نظام کی طرف لپکتے ہیں جس نے ہماری کمر توڑ دی اور اس نظام زندگی کی طرف نہیں آتے جس نے ہمارا دل اور کمر دونوں مضبوط کئے اور انسانی ہمدردی و شرافت جس کا طرۂ امتیاز ہے۔ قابل تحسین و آفریں ہیں وہ لوگ جو اس طرف متوجہ ہیں۔

دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ میں دور دراز سے طلباء آتے رہے، مثلاً کشمیر، سرحد، پنجاب، سندھ، رنگون، بنگال وغیرہ وغیرہ

علمی سرگرمیوں کے علاوہ دارالعلوم کی طرف سے جلوس و جلسہ عید میلاد النبی ﷺ کا ہر سال اہتمام کیا جاتا ہے تا کہ نہ صرف طلبہ بلکہ عوام الناس بھی محسن انسانیت حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی یاد سے اپنے سینوں کو آباد رکھیں اور ہر سال نیا جوش ولولہ پیدا کریں۔۔۔۔ اس کے علاوہ دارالعلوم میں دورۂ قرآن کریم وغیرہ کا بھی انتظام کیا جاتا ہے، فقہی مسائل سے متعلق اشتہارات وغیرہ بھی شائع ہوتے رہتے ہیں لیکن ضرورت اس کی ہے کہ باقاعدہ شعبۂ تصنیف و تالیف قائم کیا جائے، ویسے دارالعلوم کی طرف سے گاہے گاہے رسائل شائع ہوتے رہتے ہیں مثلاً حضرت مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری کا رسالہ سوانح سراج الفقہا (مطبوعہ لاہور، ۱۹۷۲ء) وغیرہ۔۔۔۔

دارالعلوم کے ابتدائی انتظام و انصرام میں ناظم دارالعلوم مولوی کریم عبداللہ صاحب مرحوم (ساکن ملکیا، رنگون) نے اہم کردار ادا کیا جس کا اعتراف کرتے ہوئے جناب تفضل حق صاحب فرماتے ہیں:

''اور جناب مرشدنا مولانا (حافظ سید احمد سریکوئی) اس بے انتظامی سے ہر وقت بے قرار رہا کرتے تھے، چوں کہ آپ کو مدرسہ کے ساتھ شغف تھا اور کوشش میں لگے رہتے تھے کہ کوئی معاون مل جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی مراد کو ایک ایسے خادم کے ہاتھ سے پورا کیا کہ جس نے انجمن (انجمن شوری رحمانیہ، رنگون) میں مولانا صاحب کے پاس رنگون رہ کر جذبہ انتظام کو سیکھا تھا اور اس نے مدرسہ کے تمام شعبوں کو منظم کرکے انجمن اور مولانا کی آنکھوں کو ٹھنڈا کیا، آج مدرسہ ایک عظیم حیثیت سے باقی مدارس کا ہم پلہ ہے، وہ صاحب موصوف ناظم مدرسہ اسلامیہ رحمانیہ مولوی کریم عبداللہ صاحب ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی محنتوں کو قبول فرمائے۔ آمین۔ (۴۴)

دارالعلوم میں وقتاً فوقتاً سالانہ اجلاس میں عمائدین حکومت اور علماء آتے رہے اور قیمتی تأثرات سے نوازتے رہے۔ ۱۹۴۸ء میں تحریک پاکستان کے ممتاز رکن اور سابق مرکزی وزیر و گورنر پنجاب جناب سردار عبدالرب نشتر مرحوم تشریف لائے----

۱۹۴۹ء میں پاکستان کے پہلے وزیر اعظم شہید ملت لیاقت علی خاں مرحوم تشریف لائے ----۱۹۶۰ء میں سفیر پاکستان متعینہ ایران خان عبدالرحمٰن خاں تشریف لائے ----۱۹۶۲ء میں سابق صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں مرحوم اور وزیر فضل القادر چودھری تشریف لائے----

ان حضرات نے جن تأثرات کا اظہار کیا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ دارالعلوم ان کی نظر میں بڑی وقعت رکھتا تھا---- ان کے تأثرات اس لئے اور بھی وقیع ہیں کہ یہ حضرات بظاہر صحبت علماء سے اور علم دین سے بیگانہ نظر آتے ہیں----

سردار عبدالرب نشتر (۳۱/دسمبر ۱۹۴۸ء)

''دارالعلوم ایسے مردکامل نے بنایا ہے جس کی قدم بوسی ہی ذریعہ نجات آخرت ہے۔ اس دارالعلوم نے مشرقی اور مغربی پاکستان کو ایک مضبوط رشتے میں منسلک کر دیا ہے جسے کبھی سیاست کے طوفان نہیں توڑ سکتے۔''

شہید ملت لیاقت علی خاں (۲۳/مارچ ۱۹۴۹ء)

''میرے نزدیک قیام پاکستان اصل میں اللہ تعالیٰ کا انعام ہے۔ جب حضرت قائداعظم نے پشاور میں ۱۹۴۵ء میں کہا:

''مسلمان ایک خدا، ایک رسول، ایک
قرآن اور ایک مسلم لیگ کے جھنڈے
تلے جمع ہو جائیں''

تو یہ دین محمدی ہی کا صدقہ تھا کہ دو سال بعد پاکستان عالم وجود میں آ گیا۔ میں سمجھتا ہوں اب بھی پاکستان کے تحفظ و بقا کے لئے اسلامی ادارے ہی اہم کردار ادا کر سکتے ہیں اور دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ تو حضرت غوث الزمان خواجہ محمد عبدالرحمن چھوہروی کی یادگار ہے جن کی بدولت ایک ہزار میل دور کے مسلمان بھی مغربی پاکستان کے

مسلمانوں کے مرید بھائی ہیں۔ یہ ایسا رشتہ ہے جسے بڑی سے بڑی طاقت بھی شکست نہیں دے سکتی۔

خان عبدالرحمن خان (۲۷/مئی ۱۹۶۰ء):

''مجھے یہ سن کر بڑی خوشی حاصل ہوئی کہ دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ، جس کی بنیاد غوث الزماں حضرت خواجہ محمد عبدالرحمٰن صاحب چھوروی کے پاک ہاتھوں سے رکھی گئی، کا کام خوش اسلوبی سے سرانجام ہو رہا ہے۔ مجھے امید واثق ہے کہ اللہ تعالیٰ غوث پاک کی برکت اور اپنی عنایات سے اس درسگاہ سے بہترین جید عالم و مشائخ پیدا کرے گا، جو دل و دماغ کو اسلامی علم سے از سر نو روشن کریں گے اور جو مسلمانوں کے لئے باعث فخر ثابت ہوں گے۔''

فیلڈ مارشل محمد ایوب خان (۲۲/فروری ۱۹۶۲ء)

''اگر پاکستان کے عوام اسلام سے منحرف ہو گئے تو یہ ملک بھی ختم ہو جائے گا---- حضرت غوث الزماں خواجہ عبدالرحمٰن علوی قادری چھوروی نے جس مشن کی بنیاد رکھی تھی وہ اسلام کی سربلندی اور پاکستان کے استحکام اور بقا کے لئے نمایاں کردار انجام دے گا۔

بانی دارالعلوم خواجہ عبدالرحمٰن چھوروی نے مغربی پاکستان کے دور افتادہ گاؤں میں بیٹھ کر آج سے پچاس برس پہلے مغربی اور مشرقی پاکستان کے مسلمانوں میں اتحاد، بھائی چارہ اور اخوت کا رشتہ قائم کیا۔ اللہ والوں کی نظریں مستقبل پر ہوتی ہیں۔ اس لئے خیبر سے چٹاگانگ تک مسلمان ایک لڑی

میں پرو دیے گئے ہیں''

بلاشبہ روحانی رشتہ اتنا قوی و مستحکم ہوتا ہے کہ اس کے سامنے سب رشتے ہیچ ہیں ---- ارواح کا ملاپ نہ ہو تو قریب رہتے ہوئے انسان سے انسان نہیں ملتا ---- اس کے برعکس ارواح کا ملاپ ہو جائے تو ہزار جغرافیائی قیود کے باوجود بھی انسان مل کر رہتا ہے ---- یہ کرامت ہے روحانیت کی ---- اس کو ماضی میں چشم عالم نے دیکھا، اب بھی دیکھ رہی ہے اور قیامت تک دیکھتی رہے گی ---- حضرت خواجہ عبدالرحمٰن چھوروی علیہ الرحمہ نے کیا خوب فرمایا:

''قرب جانی را بعد مکانی نیست''

سبحان اللہ، سبحان اللہ! ؎

جدا ہیں مجھ سے وہ لیکن نہیں پھر بھی جدا مجھ سے

مرا دل ان میں رہتا ہے وہ میرے دل میں رہتے ہیں

مجموعہ صلوٰۃ الرسول ﷺ

مولفہ ۱۳۴۲ھ/۱۹۲۳ء

ہے مگر اس نقش میں رنگ ثبات و دوام
جس کو کیا ہو کسی مرد خدا نے تمام

مرد خدا کا عمل عشق سے صاحب فروغ
عشق ہے اصل حیات، موت ہے اس پر حرام

تند و سبک سیر ہے گرچہ زمانے کی رو
عشق خود ایک سیل ہے، سیل کو لیتا ہے تھام

عشق کی تقویم میں عصر رواں کے سوا
اور زمانے بھی ہیں جن کا نہیں کوئی نام

عشق دم جبرئیل، عشق دل مصطفٰے
عشق خدا کا رسولؐ، عشق خدا کا کلام

عشق کی مستی سے ہے پیکر گل تابناک
عشق ہے صہبائے خام، عشق کاس الکرام

عشق فقیہ حرم، عشق امیر جنود
عشق ہے ابن السبیل، اس کے ہزاروں مقام

عشق کی مضراب سے نغمۂ تار حیات
عشق سے نور حیات، عشق سے نار حیات

اقبال

الجزء السادس والعشرون

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

الحمد للہ والمنۃ کہ ...

تحفہ عجائب و غرائب الی اللہ مقبول بارگاہ شاہ کونین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ

مجموعۂ صلوات الرسول
فی صلوۃ و سلامہٖ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم

باجازت خادم مخلوق الملک السبحان خلیفہ حضرت شاہ جیلان حضرت خواجہ عبدالرحمٰن چھوہروی

بسعی صاحب الصدق والیقین شیخ الٰہی بخش محمد جلال الدین تاجران کتب

لاہور بازار کشمیری

در مطبع اسلامیہ اسٹیم پریس واقع لاہور منطبع گردید

سرورق مجموعۂ صلوۃ الرسول قدیم ایڈیشن

بسم الله الرحمن الرحيم

اللهم إنا نسألك بعزة بسم الله الرحمن الرحيم وبعظمة
بسم الله الرحمن الرحيم وبقدرة بسم الله الرحمن الرحيم
وبعطية بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العلمين
الرحمن الرحيم مالك يوم الدين إياك نعبد وإياك
نستعين اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين أنعمت
عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين اللهم صل على
سيدنا محمد الذي سرى إلى مقر الرحمة وحجاب العظمة
والمنادي ينادي هذا الرفيق للأمة والشفيق لخلق الله
اللهم صل على سيدنا محمد الذي تقبل مسراه وأعلام
عز وظاهرة وعظمته فاخرة وأنوار طلعته السعيدة
باهرة اللهم صل على سيدنا محمد الذي جلا عروس عزه
المبين على معالي قصور أهل عليين اللهم صل على سيدنا
محمد الذي جلا عروس عظمة الله وعزته من مظاهر الأسماء
على عرائس آفاق العناية الربانية اللهم صل على سيدنا محمد
الذي أيقظه جبريل من منامه إلى محل تعظيمه ومحل

مجموعۂ صلوۃ الرسول کے قدیم ایڈیشن کا ایک صفحہ

حضرت علامہ محمد عبدالحکیم سیالکوٹی المعروف فاضل لاہوری نے اسی لیے فرمایا:

فان ما عرفه علماء الظواهر منها بافكارهم قليل بالنسبة الى ما عرفه الاولياء ۔ حاشیہ بیضاوی

ملا یعنی علمائے ظاہر کے علوم کی علمائے باطن اور ارباب روحانیت کے علوم کے مقابل کوئی حیثیت نہیں بلکہ وہ اقل قلیل ہیں۔

شبہ کا ازالہ

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ رسمی علوم میں کامل دسترس حاصل کیے بغیر ولایت حاصل نہیں ہو سکتی۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ما اتخذ الله وليا جاهلا" اللہ تعالیٰ نے کسی جاہل کو اپنا ولی نہیں بنایا اور غالباً اسی لیے حضرت سعدیؒ نے فرمایا ہے ؎

بے علم چوں شمع باید گداخت
کہ بے علم نتواں خدا را شناخت

یعنی علم کو حاصل کرنے میں اپنے آپ کو شمع کی طرح پگھلانا چاہیے کیونکہ بے علم شخص اللہ تعالیٰ کو پہچان نہیں سکتا۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ محض رسمی علوم پر اللہ تعالیٰ کا عرفان اور ولایت کا حصول موقوف ہے اور اس کے بعد ہی روح کی جلا اور آئینہ قلب کی صفائی حاصل ہوتی ہے بلکہ جب عنایت ازلی شامل حال ہوتی ہے۔ اور مبدء فیاض کا بحر جود و کرم جوش پر آتا ہے تو خوش بخت اور سعادتمند بندوں کے دل و دماغ اور قلوب و ارواح انوار الٰہیہ سے منور کر دیے جاتے ہیں اور انہیں خدائی علوم و ادراکات کا مظہر بنا دیا جاتا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے تصرف ربوبیت سے مجمع العلوم والمعارف بنا کر جنات و ملائکہ پر علم میں فائق بنا دیا اور امام الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو امی ہونے کے باوجود ولی گر بنایا بلکہ انبیاء و رسل کا استاد اور مربی اور مرشد و رہبر بنایا اور ان کی شریعتوں پر خط نسخ کھینچنے والا اور ان کی کتابوں کو منسوخ فرمانے والا ؎

یتیمے کہ ناکردہ قرآں درست
کتب خانہ چند ملت بشست

آپ صرف اپنی امت کے لیے کتاب و حکمت کے معلم نہ بنے بلکہ تمام انبیاء و رسل کے لیے بھی معلم حقائق و معارف بنے اور استاذ الاساتذہ اور استاذ الکل قرار پائے ؎

نگار من کہ بمکتب نرفت و خط ننوشت
بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد

لہٰذا اس میں تعجب اور اچنبھے کی کیا بات ہو سکتی ہے کہ عالم اسباب اور معمول و عادت جاریہ سے ہٹ کر کرشمہ قدرت کا اظہار کرتے ہوئے اللہ رب العزت نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل رسمی علوم کی تحصیل کے بغیر ہی بعض ازلی سعادتمندوں اور بلند بختوں کو علم و حکمت اور عرفان کے خزائن عطا فرما دے اور انہیں حقائق آگاہ اور معارف پناہ اولیاء بنا دے۔ یعنی ولایت کا حصول ان علوم رسمیہ کے حصول کے بعد ہو لیکن طریقہ حصول رسمی نہ ہو۔

خواجہ عبدالرحمٰن چھوہروی علیہ الرحمہ کے علم لدنی کی وضاحت از قلم علامہ محمد اشرف سیالوی مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جیسا کہ عرض کیا گیا حضرت خواجہ عبدالرحمٰن چھوروی علیہ الرحمہ نے قرآن کریم کے سوا کسی سے کچھ نہیں پڑھا حتیٰ کہ کسی سے لکھنا بھی نہ سیکھا، سنت مصطفےٰ ﷺ کی پیروی کی اور جب فیضان الٰہی نے جوش مارا تو سینہ مبارک سرچشمۂ علم وحکمت بن گیا---- ایک اُمّی محض انکشاف کرتا ہے کہ اس نے ایک کتاب لکھی ہے---- اور کتاب بھی معمولی نہیں-----علم وعرفان کا خزینہ---- اس کتاب کی تدوین میں بارہ سال آٹھ مہینے صرف ہوئے اور کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوئی کہ درون خانہ ہنگامے ہیں کیا کیا---- یہ ہے اخفا، یہ ہے تقویٰ---- وصال سے کچھ عرصہ قبل اپنے خلیفۂ اعظم حضرت مولانا حافظ سید احمد صاحب سریکوٹی علیہ الرحمہ کو رنگون تحریر فرمایا:

''میں نے ایک کتاب مجموعہ صلوٰۃ الرسول تالیف کی ہے جو بخاری کے طرز پر تیس پاروں پر مشتمل ہے، ہر پارہ قرآن شریف کے پاروں سے کچھ بڑا ہے، اگر ممکن ہو تو وہاں کے لوگوں سے چندہ کرکے اس کتاب کو چھاپ دو تا کہ خلق اللہ کو اس سے فائدہ ہو۔ (۴۵)

چناں چہ حافظ سید احمد صاحب سریکوٹی علیہ الرحمہ نے رنگون کے ایک

عقیدت مند جناب سیٹھ احمد اللہ صاحب کیا ہو سے اس کا ذکر کیا، موصوف نے، اور رنگون کے دوسرے عقیدتمندوں نے کمر ہمت باندھی اور حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ کی نگرانی میں ۱۹۳۳ء میں پہلی بار مجموعہ صلوٰۃ الرسول رنگون سے دو جلدوں میں شائع ہوا (۴۶)۔ ۱۹۵۳ء میں حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ ہی کی نگرانی میں تین جلدوں میں اس کا دوسرا اڈیشن شائع ہوا----

جیسا کہ پارۂ اول کے سرورق سے ظاہر ہے مجموعہ صلوٰۃ الرسول کا پورا نام اس طرح ہے:

"محیر عقول الفحول فی بیان اوصاف عقل العقول

المسمی بہ مجموعۂ صلوٰۃ الرسول"

اس کے بعد ۲۹ پاروں کے سرورق پر یہ عنوان ملتا ہے:

"مجموعۂ صلوٰۃ الرسول فی صلوٰتہ وسلامہ صلی اللہ علیہ وسلم"

اس کے تیس (۳۰) پارے ہیں اور ہر پارے میں حضور اکرم ﷺ کی کسی نہ کسی خوبی کا بیان ہے گویا کتاب کیا ہے سراپائے نبی کریم ﷺ ہے--- دیدنی اور شنیدنی ---- حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ اس کے بارے میں فرماتے ہیں:

"یہ کتاب آپ کے علوم ومعارف کے دریا کا ایک قطرہ ہے جو اہل دنیا پر بعد از انتقال پر ملال آپ نے بطور تحدیث نعمت منعم جل وعلا ظاہر فرمایا۔" (۴۷)

مجموعہ صلوٰۃ الرسول کے تیس پاروں کی تفصیلات ملاحظہ فرمائیں:

فهرس

(مجموعۂ صلوۃ الرسول)

الجزء الاول ——:—— فی نوره وظهوره

الجزء الثانی ——:—— فی صلوته وسلامه

الجزء الثالث ——:—— فی بدنه واعضائه

الجزء الرابع ——:—— فی لباسه و ملبسه

الجزء الخامس ——:—— فی نسبه و حسبه

الجزء السادس ——:—— فی شرفه و شرافته

الجزء السابع ——:—— فی اسمائه وصفاته

الجزء الثامن ——:—— فی سیادته و سیده

الجزء العاشر ——:—— في اسرائه و معراجه

الجزء الحادی والعشر ——:—— فی تهلیله و تسبیحه

الجزء الثانی و العشر ——:—— فی حِلمه و حُلمه

الجزء الثالث و العشر ——:—— فی دعآئه و التجائه

الجزء الرابع و العشر ——:—— فی قاله و مقاله

الجزء و الخامس والعشر ——:—— فى نبوته ورسالته

الجزء السادس و العشر ——:—— فى عظمته و عزته

الجزء السابع و العشر ——:—— فى شفاعته ووسيلته

الجزء الثامن و العشر ——:—— فى قدره واقتداره

الجزء التاسع و العشر ——:—— فى أياته و بشاراته

الجزء العشرون ——:—— فى حبه و محبوبيته

الجزء الاحدى و العشرن ——:—— فى علمه وعلم غيبه

الجزء الثانى و العشرون ——:—— معجزاته و خوارقاته

الجزء الثالث والعشرون ——:—— فى دعواته بتوسل صلوته

الجزء الرابع و العشرون ——:—— فى اوامره ونواهيه

الجزء الخامس والعشرون ——:—— فى شهوده ومشهوده

الجزء السادس والعشرون ——:—— فى خلقه واخلاقه

الجزء السابع و العشرون ——:—— فى قربه و قرابته

الجزء الثامن والعشرون ——:—— فى وصله ومعيته

الجزء التاسع و العشرون ——:—— فى لواء حمده و مقام محمود،

الجزء الثلاثون ——:—— فى خيرخلقه و خيرامته

مجموعہ صلوٰۃ الرسول (طبع اول) کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت خواجہ عبدالرحمٰن چھوروی علیہ الرحمہ کے ایماء پر مولانا عصمت اللہ سریکوٹی نے اس پر مقدمہ تحریر فرمایا جس میں درود شریف کے فضائل اور تلاوت قرآن کے آداب وغیرہ کا بیان ہے، اس مقدمے کے ساتھ حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ نے حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کے سوانح مبارک کا اضافہ کر کے زیادہ مفید بنا دیا ہے۔ مقدمے کے مطالعے سے مجموعہ صلوٰۃ الرسول کے بارے میں مندرجہ ذیل حقائق معلوم ہوتے ہیں:

(۱) اس کا ماخذ و مرجع قرآن کریم اور احادیث نبویہ ﷺ ہیں۔

(۲) اس کے اوراد و وظائف سو (۱۰۰) سے زیادہ کتب معتبرہ سے نقل کئے گئے ہیں۔

(۳) یہ طرز و طریقہ جو خواجہ عبدالرحمٰن علیہ الرحمہ نے اپنایا ہے متقدمین و متاخرین میں اپنی مثال آپ ہے۔

(۴) اس کے مطالعہ سے تفسیر و اصول تفسیر، حدیث و اصول حدیث، فقہ و اصول فقہ، منطق و فلسفہ وغیرہ علوم و فنون میں قوت مطالعہ پیدا ہو جاتی ہے۔

(۵) اس میں ایسے مضامین بھی ہیں جو صرف حضرت خواجہ عبدالرحمٰن علیہ الرحمہ کے ساتھ مخصوص ہیں۔

حقیقت تو یہ ہے کہ مجموعہ صلوٰۃ الرسول کے اسرار و معارف کو کما حقہ

سمجھنے کے لئے کسی عارف ہی کی ضرورت ہے۔ عارف کی بات عارف ہی سمجھ سکتا ہے----فکر و فہم کی مختلف منزلیں ہیں---- یہاں علم و فضل ہی کی نہیں عرفان قلب و نظر کی بھی ضرورت ہے---- مقدمے میں حضرت حافظ صاحب علیہ الرحمہ نے اپنے تأثرات بیان کئے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مجموعہ صلوٰۃ الرسول ایک عارف و عالم کی نظر میں کیا مقام رکھتا ہے، یہاں مقدمے سے بعض اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں:

> ''آپ نے اپنے علوم و معارف، اپنے جذبات عشقیہ اور تصرفات عالم ملکوت و ناسوت اور علوم حقائق وجوبیہ قدمیہ ازلیہ اجمالیہ اور علوم مراتب صفاتیہ امکانیہ تفصیلیہ و اقسام مراتب توحید یہ وجودیہ اور شہودیہ وغیرہ کمالات کو اپنی کتاب محیر العقول فی بیان اوصاف عقل العقول میں اجمالاً و تفصیلاً، اشارۃً و کنایۃً بیان فرمایا ہے۔

یہ کتاب آپ کے کمالات پر شاہد عادل ہے، یہ کتاب آپ کے حسن و جمال کا مظہر اتم ہے، اِس کتاب کے علوم کا مأخذ و منبع قرآن حکیم و احادیث رسول کریم ﷺ ہے، اس کے اوراد و وظائف سو سے زائد کتب معتبرہ سے نقل کئے گئے ہیں، اس کتاب میں ایسے مضامین بھی ہیں جو عقلاء و عرفاء کو حیرت میں ڈالتے ہیں، اس کتاب کی ترتیب و نقوش و الفاظ میں کچھ اس قسم کی تاثیر ہے کہ اس کی تلاوت سے تعلق رکھتی ہے، اس کتاب کی تلاوت سے کتب منطق، فلسفہ، فقہ، اصول فقہ، تفسیر، حدیث وغیرہ ادق علوم میں قوت مطالعہ پیدا ہو جاتی ہے۔

یہ کتاب برزخ وجوب دامکان کی معیت میں پایۂ تکمیل کو پہنچی ہے ۔ دائرہ اولیہ امکانیہ کے مرکز اعلیٰ سے اس کتاب کے علوم لئے گئے ہیں ۔ اس کتاب میں ایسے مضامین بھی ہیں جو مخصوص ہیں آپ کے ساتھ، یہ طرز طریقہ جو آپ نے اپنی کتاب میں ایجاد فرمایا ہے متقدمین ومتاخرین کی تصانیف میں نہیں پایا جاتا ہے، چوں کہ ذات محمدی ﷺ صفت علیہ واجب الوجود ہے اس واسطے قرآن حکیم نے حضور پرنور ﷺ کے کمالات ذاتیہ اجمالیہ کا اظہار فرمایا اور کتاب محیر العقول فی بیان اوصاف الرسول حضور پرنور ﷺ کے کمالات صفاتیہ تفصیلیہ کو طرق متعددہ کے ساتھ بیان کرتی ہے ۔ چوں کہ ذات محمدی، ذات واجب الوجود کے لئے صفت اولیٰ اور ممکنات کے ہیولیٰ ہے اجمالاً اور صفات و کمالات محمدی واجب الوجود کی صفت ظاہر کے لئے مظہر اتم ہیں تفصیلاً تو شاہنشاہ زماں، خواجہ خواجگان حضرت خواجہ عبدالرحمٰن صاحب قدس اللہ سرہ العزیز نے اپنی کتاب لاجواب میں عقل اول یعنی صفت حقیقیہ ذاتیہ اولیہ محمدیہ ﷺ کے حسن ذاتی وکمالات صفاتی کو اجمالاً وتفصیلاً بطرز عجیب وترتیب غریب اس طور پر بیان فرمایا ہے کہ بڑے بڑے علمائے کاملین وعرفائے راسخین حیرت در حیرت ہیں ۔

علاوہ بریں حضور پرنور قدس اللہ سرہ العزیز اُمّی تھے، علوم مروجہ سے آپ نابلد تھے، یعنی آپ نے کسی استاد سے علم ظاہری نہیں سیکھا تھا، جو شخص آپ کے کمالات کا طالب ہو اس کو چاہئے کہ آپ کی کتاب محیر العقول فی بیان اوصاف عقل العقول المسمّی بہ مجموعہ صلوٰۃ الرسول کو غور سے مطالعہ کرے ۔ (۳۹)

راقم نے جستہ جستہ مجموعۂ صلوٰۃ الرسول کا مطالعہ کیا، اپنی کم علمی اور تنگ دامانی کے باوجود جو کچھ حاصل کر سکا پیش کیا جاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جس طرح حق جل مجدہ کی حمد وثناء کا حق ادا نہیں ہو سکتا اسی طرح حضور اکرم نور مجسم ﷺ کی تعریف وتوصیف کا حق بھی ادا نہیں ہو سکتا:

لو کانت الافلاک اوراقاً و الاشجار اقلاماً والبحار مداداً لما وسعت حصر مناقبه وعدد کمالاته (ﷺ)(۴۹)

لیکن اہل ہمت نے اپنی طاقت وہمت کے مطابق تعریف وتوصیف کی ہے، حضرت خواجہ عبدالرحمٰن نے نعت مصطفےٰ ﷺ کا جو چمن کھلایا، دیکھنے دکھانے کے قابل ہے۔

حکم الٰہی ہے "صلوا علیه وسلموا تسلیما" (۵۰)

بعض حضرات نے "صلوٰۃ" کے معنی "دعا" کے لئے ہیں، بعض نے "رحمت" کے اور بعض نے "تعریف وتوصیف" کے ---- مجموعہ صلوٰۃ الرسول کی **پہلی خصوصیت** یہ ہے کہ یہ "صلوٰۃ" کے تینوں مرادات ومعانی پر محیط ہے ---- اس میں دعاء والتجا بھی ہے، اس میں رحمت وبرکت بھی ہے، اس میں تعریف وتوصیف بھی ہیں۔

دوسری خوبی یہ ہے کہ آیات قرآنیہ کی چمک، احادیث نبویہ کی دمک، اور کیفیات قلبیہ کی جھلک سب کچھ اس میں موجود ہے ---- آیات و

احادیث کو اس خوبی سے کھپایا ہے جیسے انگوٹھی میں نگینہ---- بیشمار مثالیں ہیں، چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

(۱) اللھم صل وسلم علی سیدنا محمد وعلیٰ اٰل سیدنا محمدمن ربه اغنی و اقنیٰ وربه اضحک وابکی (۵۱)

(۲) اللھم صل وسلم علی سیدنا وعلیٰ اٰل سیدنا محمد ن الذی قال الله تعالیٰ فی حقه مازاغ البصر وماطغی (۵۲)

(۳) اللھم صل وسلم علی سیدنا محمد وعلیٰ اٰل سیدنا محمد ن الذی قال الله فی حقه لقد رایٰ من اٰیٰت ربه الکبری۔(۵۳)

تیسری خوبی یہ ہے کہ ہر درود وسلام میں حضور اکرم ﷺ کی کسی نہ کسی صفت کا ذکر ملتا ہے۔ جن جن صفات حسنہ کا ذکر کیا گیا ہے اگر ان کو یک جا کیا جائے تو صفات نبویہ ﷺ پر ایک مبسوط کتاب مدوّن کی جا سکتی ہے۔

چوتھی خوبی یہ ہے کہ صلوٰۃ وسلام کے ساتھ ساتھ یہاں محافل میلاد النبی ﷺ اور مجالس سیرت النبی ﷺ وسلم بجی ہوئی ہیں---- دونوں کا لطف یک جا کر دیا ہے---- جو صلوٰۃ وسلام ہے، وہی محفل میلاد النبی ہے (ﷺ) ---- صلوٰۃ وسلام سے مقصود دراصل ذکر حبیب ہی ہے اس لئے ذکر حبیب ﷺ کا نورانی سایہ مجموعہ صلوٰۃ الرسول پر چھایا ہوا ہے اور ایک عجیب بہار دے

رہا ہے !

پانچویں خوبی یہ ہے کہ یہاں الفاظ کا دریا جوش مار رہا ہے اور معانی کا سمندر متلاطم ہے---- عبارت کہیں سادہ و دل آویز، کہیں مقفیٰ و مسجع ---- قدم قدم پر صنائع و بدائع کا ظہور---- کہیں الوھیت کا جلال ہے تو کہیں رسالت کا جمال---- کہیں حمد ہے تو کہیں نعت---- تاریخ و سیرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو سمیٹ کر رکھ دیا---- یہی نہیں بلکہ دنیا و آخرت کے تمام شعبوں پر محتوی اور سینکڑوں علوم و فنون پر محیط----

چھٹی خوبی یہ ہے کہ مجموعہ صلوٰۃ الرسول ۱۰۰ سے زیادہ کتابوں کا ''عطر مجموعہ'' ہے جس کو خواجہ عبدالرحمٰن علیہ الرحمہ کی روحانیت و فیضان الٰہی نے اور معطر معنبر بنا دیا ہے---- اس کتاب میں آیات الٰھیہ اور احادیث نبویہ ﷺ کے علاوہ سینکڑوں صحابہ، تابعین، تبع تابعین، مفسرین و محدثین، مجتہدین اور علماء و صلحاء امت کی روحانیت بیک وقت جلوہ فگن ہے---- اللہ اکبر! کتنے بہت سے دلوں کی یہ آواز ہے! ---- کتنے بہت سے پھولوں کا یہ عطر ہے! ---- کتنے بہت سے ستاروں کی یہ چمک ہے! ---- کتنے بہت سے چشموں کا یہ آب زلال ہے! ---- اس کی بلندیوں تک پہنچنا بہت مشکل ہے ---- اس کی رفعتوں تک رسائی ناممکن ہے---- جب تک مصنف کی فکری و روحانی بلندی تک رسائی حاصل نہ ہو، اس کی تصنیف و تخلیق کو کما حقہ سمجھنا مشکل ہی نہیں، ناممکن ہے----

بے شک مجموعہ صلوٰۃ الرسول اسرار و معارف کا خزینہ ہے---- ایک ایک صفحے کے شرح کے لئے مجلدات درکار ہیں---- لیکن یہ ہمت کوئی عارف و عالم کر سکتا ہے---- آیئے اس بحر نا پیدا کنار کی ذرا ایک چمک تو دیکھیں۔ وہ آنے والا آیا اور کائنات کا ذرہ ذرہ پکارا تھا:

اھلا بالحبیب وسھلاً (۵۴)

اس کی سیادت وشرافت کا کیا بیان کیا جائے!

رفع علی رأسہ تاج المحاسن (۵۵)

اور اس کی عظمت وشوکت اور رفعت ومنزلت کا کیا ذکر کیا جائے!

الذی انتصب علی العرش (۵۶)

اس کے سراپا کا کیا ذکر کیا جائے---- ایک ایک ادا دل و جان کو کھینچے لیتی ہے اور دل چاہتا ہے کہ رب کریم کے حضور ایک ایک ادا کو شفیع بنایا جائے---- ہاں اس کے فرق اقدس کا واسطہ، اس کے چہرہ انور کا واسطہ، اس کے چشم مبارک کا واسطہ، اس کے گوش مبارک کا واسطہ، اس کے لب مبارک کا واسطہ، اس کی زبان کا واسطہ، اس کے دندان مبارک کا واسطہ، اس کی ذقن مبارک کا واسطہ، اس کے سینۂ مبارک کا واسطہ، اس کے شکم مبارک کا واسطہ، اس کے پشت مبارک کا واسطہ، اس کے دست مبارک کا واسطہ، اس کی انگشت مبارک کا واسطہ، اس کے قدم مبارک کا واسطہ، اس کی خاک پائے مبارک کا واسطہ، ہاں اس کے پیکر اقدس کا واسطہ! (۵۷)

یہاں حضور اکرم ﷺ کی حیات طیبہ کا گوشہ گوشہ عیاں ہے----

خانگی زندگی، مجلسی زندگی، عسکری زندگی ---- عالم ظاہر میں آنے سے پہلے اور عالم ظاہر میں آنے کے بعد کی زندگی ---- عالم ظاہر سے جانے کے بعد سے قیامت تک کی زندگی ---- اور قیامت سے ابدالاباد تک کی زندگی ---- یہاں زندگی کا بیان ہے ---- حضور ﷺ کی رافت و رقت کا ذکر ہے ---- رحم و کرم کا بیان ہے، عاجزی و انکساری کا ذکر ہے، اخلاق حسنہ کا کوئی گوشہ نہیں جس کو مجموعہ صلوٰۃ الرسول میں بیان نہ کیا گیا ہو۔

معراج میں آپ کے مقام اقربیت کا ذکر اور محبت و عشق کا بیان ہے:

ورایٔ فی الجنۃ مالا عین رأت ولااذن

سمعت ولاخطر علی قلب بشر (۵۸)

آپ کے معجزات، قدرت و اختیار، علوم ما کان و ما یکون اور اخبار غیبیہ کا بیان ہے ---- وہ اخبار غیبیہ جن کو دنیا دیکھ چکی، دیکھ رہی ہے اور دیکھتی رہے گی ----

"شرقت علیہ امور الدارین و علوم الثقلین" (۵۹)

اللہ اکبر!

لسان الغیب لایحیط احداً (۶۰)

اس لسان الغیب (ﷺ) کے ارشادات و اقوال جن میں زمانے کی وسعتیں سمیٹ دی گئی ہیں، ایک نہیں ہزاروں ہیں ---- کس کس کو بیان کیا جائے ---- چند احادیث کا ذکر کیا جاتا ہے شاید کوئی دل پر اثر کر جائے اور

زندگی، زندگی بن جائے۔

(۱) كفارة الذنب ندامة (ندامت وشرمساری گناہ کا کفارہ ہے)

(۲) شفاعتی لاهل الكبائر من امتی

(میری امت میں جن لوگوں نے گناہ کبیرہ کئے ہیں میری شفاعت انہیں کے لئے ہے)

(۳) الراحمون یرحمهم الرحمن

(جو لوگ مہربانی کرتے ہیں مولیٰ تعالیٰ بھی ان پر مہربانی فرماتا ہے)

(۴) كل معروفة صدقة (ہر اچھی بات صدقہ)

(۵) ابخل الناس من يبخل بالسلام

(جو شخص سلام کرنے میں بخل کرتا ہے وہ پرلے درجے کا کنجوس ہے)

(۶) السخاوة خُلق اللّٰه (فیاضی اللہ تعالیٰ کی عادت ہے)

(۷) الحياء خير كله (۲۱)(حیا سب کی سب نیکی ہے)

(۸) كثرت الضحک يميت القلب

(زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے)

(۹) اذا مدح الظالم اشتدت غضب الرب

(جب ظالم کی تعریف کی جاتی ہے تو قہر الٰہی جوش میں آجاتا ہے)

(۱۰) ان الله مااخذ و له مااعطی

(جو اللہ لے لے وہ بھی اسی کا ہے اور جو دے دے وہ بھی اسی کا ہے)

(۱۱) ان اللہ یحب الرفق فی الامر کلہ

(اللہ تعالیٰ ہر کام میں نرمی کو پسند فرماتا ہے)

(۱۲) اذا وسد الامر الی غیر اھلہ فانتظروا الساعۃ

(جب ذمہ داری نااہل کے سپرد کردی جائے تو قیامت کا انتظار کرو)

(۱۳) من تواضع للہ رفعہ اللہ

(جو اللہ کے لئے عاجزی وانکساری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بلندی عطا فرماتا ہے)

(۱۴) الموت کفارۃ لکل المسلم

(موت ہر مسلمان کے لئے کفارہ ہے)

(۱۵) تحفۃ المومن الموت (موت، مومن کا تحفہ ہے)

(۱۶) ابغض الرجال الی اللہ الالد الخصم

(اللہ کے نزدیک بدترین انسان وہ ہے جو ہر وقت لڑتا جھگڑتا رہتا ہے)

(۱۷) من احب لقاء اللہ تعالیٰ احب اللہ

(جو اللہ تعالیٰ سے ملنے کی چاہت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنے کی چاہت رکھتا ہے)

(۱۸) اکرموا العلماء (علماء کی عزت کرو)

(۱۹) ان خیارکم احسنکم اخلاقکم

(بیشک تم میں اچھے وہ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہیں)

(۲۰) خیار کم اطولکم اعماراً و احسنکم اخلاقاً

(تم میں اچھے وہ ہیں جن کی عمریں دراز ہوں اور اخلاق سب سے اچھے ہوں)

(۲۱) اکمل المومنین ایماناً احسنهم خُلقاً

(مسلمانوں میں اسی کا ایمان سب سے زیادہ کامل ہے جس کے اخلاق سب سے زیادہ اچھے ہیں)

یہ تمام احادیث مبارکہ مجموعہ صلوٰۃ الرسول کے درودوں میں اس طرح پرودی گئی ہیں جس طرح لڑی میں موتی پرو دیئے جاتے ہیں۔ الغرض اس مجموعہ مبارک کی کس کسی خوبی کو بیان کیا جائے اور اس جانِ جاں (ﷺ) کے کن کن محامد و محاسن کا ذکر کیا جائے، ---- سچ ہے۔

اللہ ہی کو معلوم ہے تم کون ہو کیا ہو......!

اللّٰھم نور ظاھری و باطنی بنور محمد ﷺ وسلم و حقق باطنی و ظاھری بحقائق حقیقة محمد صلی الله علیه وسلم (۶۴)

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الصلوٰۃ والسلام علی سیدالانام

صلی اللہ علیہ وسلم

لوح بھی تو قلم بھی تو، تیرا وجود الکتاب
گنبد آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب
عالم آب و خاک تیرے ظہور سے فروغ
ذرۂ ریگ کو دیا تونے طلوع آفتاب
شوکت سنجر وسلیم تیرے جلال کی نمود
فقر جنید و بایزید تیرا جمال بے نقاب
شوق ترا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب ، میرا سجود بھی حجاب
تیری نگاہ ناز سے دونوں مراد پاگئے
عقل غیاب و جستجو! عشق حضور و اضطراب
تیرہ وتار ہے جہاں گردش آفتاب سے
طبع زمانہ تازہ کر جلوۂ بے حجاب سے
اقبال

صلوٰۃ وسلام

فانظر و تفکر فی قولہ سبحانہ وتعالیٰ ان اللّٰہ
وملٓئکتہ یصلون علی النبی یآ یھاالذین امنوا
صلوا علیہ وسلموا تسلیما فقد صلی علیہ
بنفسہ اولاً ، وامر ملٓئکتہ باالصلوۃ علیہ ثم
امر المومنین بان یصلوا علیہ فثبت بھذاان
الصلوۃ علی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم
افضل العبادات .

(نور محمد بن صالح ناروواله: دلیل الخیرات (۱۳۱۹ھ) مطبوعہ دہلی، ص ۴)

صلوۃ وسلام:

اعلان فرمایا ورفعنا لک ذکرک----جس کے ذکر کو رب کریم اونچا کرے اس کو کون نیچا کرسکتا ہے؟----چشم عالم نے رفعت شان ورفعنا لک ذکرک دیکھی ، دیکھ رہی ہے اور دیکھتی رہے گی---- بحرالکاہل کے مغربی کنارے سے لے کر دریائے ہوانگ ہو کے مشرقی کنارے تک کے رہنے والوں میں کون ہے جس نے صبح کے روز افزا جھونکوں کے ساتھ اذان کی آواز نہ سنی ہو؟----جس نے رات کی خوشی میں اشھد ان محمد رسول اللہ کی سریلی آواز کو جاں بخش نہ پایا ہو؟----مشہور مؤرخ فلپ.کے.جتی نے ایک جگہ لکھا ہے اسلام دنیا میں اس قدر پھیل چکا ہے، کوئی لمحہ ایسا نہیں گزرتا کہ دنیا کے کسی نہ کسی گوشے میں اذان کی آواز بلند نہ ہو رہی ہو----ایک ایسا تسلسل ہے جو لامتناہی ہے----سبحان اللہ! سلسلہ ذکر مصطفےٰ----لایزال ولازوال ہے

نعرۂ مستانہ خوش می آیدم
تاابد جاناں چنیں می بایدم

اور یہ رفعت شان ہی کا کرشمہ ہے کہ جب انگلستان کے مشہور ادیب تھامس کارلائل نے نبیوں اور رسولوں کی مبارک سیرتوں کو پرکھا تو اس کو صرف اور صرف حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی سیرت مبارکہ ایسی تابناک نظر آئی کہ وہ آپ کو رسولوں کا سردار قرار دیئے بغیر نہ رہ سکا----

ارشاد ہوتا ہے **ورحمتی وسعت کل شیٔ** ----میری رحمت کائنات کی ہر شئے پر چھائی ہوئی ہے----کوئی شے نہیں جو آغوش رحمت سے باہر ہو----اور یہ بھی فرمایا **وما ارسلناک الارحمۃ للعالمین** ----تم کو نہیں بھیجا مگر ہاں بھیجا،----دونوں عالم کے لئے رحمت بنا کر بھیجا----وہ رحمت بن کر آئے اور کائنات پر چھا گئے۔

یہ مہروکواکب ، یہ ذرّے ، یہ غنچے
جو ہے آپ ؐ کی ثناء کررہا ہے

ان اللّٰہ وملٰئکتہ یصلون علی النبیٔ یآ یھا الذین اٰمنو اصلوا علیہ وسلموا تسلیما (۶۵)

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے پر۔ اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

نعت مصطفٰے ﷺ کا یہ گجرا ماہ شعبان المعظم ۲ھ/۶۲۳ء میں مدینہ منورہ میں آسمان کی بلندیوں سے اترا اور اہل زمیں کو ہمدوش ثریا کر گیا----اسی نزول رحمت کی وجہ سے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اس ماہ مبارک میں سات سو بار درود شریف پڑھنے کی زیادہ فضیلت بتاتے ہیں----ویسے آیت شریفہ میں لفظ ''یصلون'' ہیشگی واستمرار پر دلالت کرتا ہے اور یہ ظاہر کرتا ہے

کہ مولیٰ تعالیٰ اور فرشتے ہمہ وقت درود پڑھتے رہتے ہیں، مسلمانوں کو بھی چاہیے کہ وہ ہمہ وقت درود وسلام بھیجتے رہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام کو یہ فخر حاصل رہا ہے کہ فرشتوں نے ان کو سجدہ کیا اور فخر آدم ﷺ کو یہ فخر حاصل ہوا کہ نہ صرف فرشتوں نے آپ پر درود بھیجا بلکہ مکین لامکاں نے بھی درود بھیجا اور کائنات ارضی وسماوی کے سب مکینوں کو حکم دیا کہ وہ درود وسلام بھیجا کریں ---- ہاں ایک جانِ جاں ہے --- دیکھو دیکھو ان کے مولیٰ نے محبوبیت کی کس بلند مسند پر بٹھایا ہے! ---- مولیٰ تعالیٰ کی نظر اس طرف، فرشتوں کی نظر اس طرف، بندوں کی نظر اس طرف ----جس کو دیکھو اس طرف دیکھ رہا ہے، بیشک۔

کعبہ کا کعبہ روئے محمد ﷺ:

فاذکرونی ---- مجھے یاد کرو---مگر وہ تعالیٰ تو محمد الرسول اللہ ﷺ کو یاد کر رہا ہے---- **من احب شی اکثر ذکرہ** ----اس کو یاد کرنا یقیناً بڑے فضل کی بات ہے مگر جس کو وہ یاد کر رہا ہے اس کو یاد کرنا بڑے فخر کی بات ہے۔

وہ گھڑی کب آئی جب رحمت کی پھوار پڑی اور درود وسلام کے گجرے پیش کیئے گئے؟---- کوئی تو بتاؤ، کچھ تو بتاؤ؟---- کوئی نہیں بتا سکتا ----! فضائیں خاموش تھیں---- اسی کے نور سے جگمگا رہی تھیں---- اچانک غلغلۂ صلوٰۃ وسلام بلند ہوا---- ہاں وہ آ گئے جن کے دم سے رونق کائنات ہے---- **یآ یھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما**

----فضائے بسیط میں یہ آواز گونج رہی ہے----اہل محبت سراپا نظر بنے مولیٰ کو دیکھ رہے ہیں اور زباں پر یہ نعرۂ مستانہ ہے۔

مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

درود و سلام کے گجرے چشم مصطفٰے ﷺ کی ٹھنڈک ہیں ----

وجعلت قرة عینی فی الصلوٰة ----کہنے والے بھی کہتے ہیں کہ اس جانِ جاں ﷺ نے یہی فرمایا کہ درود و سلام کو میری آنکھ کی ٹھنڈک بنا دیا ہے ----کیوں نہ ٹھنڈک ہو کہ خود محبوب رحمۃ للعالمین درود کی برسات برسا رہا ہے۔

سورۂ احزاب جس میں صلوٰۃ و سلام کا حکم دیا، نعت مصطفٰے ﷺ پر مشتمل ہے، پوری سورت کا مزاج نعتیہ ہے---- اس میں حضور اکرم ﷺ کی روحانیت واقربیت، متابعت، عنایت خاص، عظمت، حاکمیت، نعمت و رحمت، رسالت و خاتمیت، عنایت و رخصت خاص، رحمت خاص، محبت خاص کا ذکر جلیل ہے----ذرا سورۂ احزاب کی یہ آیات ملاحظہ ہوں:

(۱) **النبی اولیٰ بالمومنین من انفسھم** (۲۲)

یہ غیب کی خبر بتانے والے نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے۔

(٢) لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة لمن كان يرجوا اللّٰه واليوم الآخر و ذكر الله كثيرا .(٦٧)

بیشک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے اس کے لئے کہ اللہ اور پچھلے دن کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو بہت یاد کرے۔

(٣) ومن يقنت منكن للّٰه ورسوله وتعمل صالحا نؤ تها اجرها مرتين (٦٨)

اور جو تم میں فرماں بردار ہیں اللہ اور رسول کا اور اچھا کام کرے، ہم اسے اوروں سے دوگنا ثواب دیں گے۔

(٤) ينسآء النبي لستن كاحدمن النسآء (٦٩)

اے نبی کے بی بیو! تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو۔

(٥) واطعن الله ورسوله (٧٠)

اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو

(٦) وما كان لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضى الله ورسولهٗ امرا ان يكون لهم الخيرة من امرهم(٧١)

اور نہ کسی مسلمان مرد و عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ و رسول کچھ حکم دیں تو انہیں اپنے معاملے کا کچھ اختیار نہیں۔

(٧) واذ تقول للذيٓ انعم الله عليه وانعمت عليه (٧٢)

اور اے محبوب یاد کرو جب تم فرماتے تھے اس سے جسے اللہ نے نعمت

دی اور تم نے اسے نعمت دی۔

(۸) ماکان محمد ابآ احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین .(۷۳)

محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔

(۹) ھوالذی یصلی علیکم وملٰئکتہ لیخرجکم من الظلمٰت الی النور .(۷۴)

وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس کے فرشتے کہ تمہیں اندھیریوں سے اجالے کی طرف نکالے۔(۷۵)

(۱۰) وامراۃ مومنۃ ان وھبت نفسھا للنبی ان ارادالنبیّ ان یستنکحھا خالصۃ لک من دون المومنین .(۷۶)

اور اے ایمان والی عورت اگر وہ اپنی جان نبی کی نذر کر دے، اگر نبی اسے نکاح میں لانا چاہے، یہ خاص تمہارے لئے ہے، امت کے لئے نہیں

(۱۱) یایھا الذین آمنوالاتدخلوابیوت النبی الا ان یوذن لکم اذا دعیتم فادخلوافاذا اطعمتم فانتشروا. (۷۷)

اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک اذن نہ پاؤ ---- ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو اور جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ ---

(۱۲) ان الذی یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا
والآخرۃ واعدلھم عذابا مھینا (۷۸)

بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے
، دنیا وآخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا
ہے۔

(۱۳) ومن یطع اللہ رسولہ فقدفاز فوزا عظیما (۷۹)

اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرے اس نے بڑی
کامیابی پائی۔

مندرجہ بالا آیات شریفہ سے معلوم ہوا کہ سورۂ احزاب کا مزاج نعتیہ ومدحیہ ہے اور کیوں نہ ہوتا کہ اس میں نہ صرف حق جل مجدہ نے حضور اکرم ﷺ کی تعریف وتوصیف بیان فرمائی بلکہ مسلمانوں کو اس کا حکم دیا اور ساتھ ہی یہ فہمائش بھی کی کہ جس کسی نے اپنے قول وعمل سے حضور اکرم ﷺ کا دل دکھایا اس پر خدا کی لعنت ہے اور آخرت میں ذلت ورسوائی کا عذاب، یہاں ارشاد ہوتا ہے:

ان اللّٰہ وملئکتہ یصلون علی النبی یایھا الذین امنوا
صلوا علیہ وسلموا تسلیما (۸۰)

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے
والے (نبی) پر؛ اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

عربی میں صلوٰۃ کے معنی ''دعا'' اور رحمت'' کے آتے ہیں۔ بعض مفسرین نے اس کے معنی ''تعریف وثنا'' کے بھی لئے ہیں۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''مسلمانو! تم اپنے خدا کی اطاعت کرو اور فرشتوں کی موافقت کرو، اور اپنے نبی ﷺ پر درود بھیجو، تمہارا اور فرشتوں کا درود بھیجنا یہی ہے کہ تم اپنے پروردگار سے دعا مانگو کہ ان پر درود بھیجے اور رحمت فرمادے۔ تم میں کہاں قدرت و طاقت کہ تم ان پر درود بھیج سکو اور تم کو اتنی کہاں پہچان کہ حضور کی قدر و منزلت اور شان کو جان سکو اور اس کے مطابق درود بھیج سکو، ہاں پروردگار عالم تقدس شانہٗ پہچانتا ہے (۸۲)''

یہاں حضرت شیخ قدس سرہ العزیز نے ''صلوٰۃ کے معنی ''دعا'' اور ''رحمت'' کے لئے ہیں۔ لیکن آپ نے اس کے معنی تعریف وثنا کے بھی لئے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں:

''لہٰذا حق تعالیٰ نے عالم علوی وسفلی سب کو حضور ﷺ کی دعا و ثناء میں مجتمع فرما کر آپ کے فضائل ومناقب کا اولین وآخرین میں اعلان فرمادیا۔ (۸۳)

مفتی اعظم ہند حضرت شاہ محمد مظہر اللہ رحمۃ اللہ علیہ لفظ ''صلوٰۃ'' پر بحث کرتے ہوئے اپنے مواعظ شریفہ میں ایک جگہ فرماتے ہیں:

''عربی میں صلوٰۃ کے لغوی معنی ''دعاء'' کے ہیں لیکن یہ معنی

باری تعالیٰ کے حق میں صحیح نہیں ہوتے اس لئے بعض مفسرین نے اس کے معنی ''رحمت'' کے لئے ہیں لیکن بقول صاحب روح البیان یہ معنی بھی صحیح نہیں کیوں کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے:

اولئک علیھم صلوات من ربھم ورحمۃ (بقرہ،۱۵۷)

یہاں ''رحمت'' کا عطف، صلواۃ پر ہے اور عطف مغائرت کا مقتضی ہوتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ ''رحمت'' صلواۃ کا غیر ہے اور جب ''رحمت'' صلواۃ کا غیر ہے تو اس کا عین کیسے ہوسکتا ہے؟----اس لئے ان علماء کا قول صحیح معلوم ہوتا ہے جو اس کے معنی صفت وثنا کے لیتے ہیں تو اب آیہ کریمہ کے معنی یوں ہوں گے:

''اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام ملائک حضور کی صفت و ثناء بیان کرتے ہیں تو مسلمانو! تم بھی ان کی تعریف اور صفت وثناء بیان کرو۔'' (۸۶)

فضائل درود شریف:

لوگ درود شریف کے فضائل کی تلاش میں سرگرداں نظر آتے ہیں ----بیشک اس کے فضائل ہیں----بکثرت فضائل، لامحدود فضائل، لاتناہی فضائل----لیکن ایک عاشق کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہوگی اور اس سے بڑی اور کیا دولت ہوگی کہ محبوب اس کو اپنا بنا کر اپنی یاد میں مصروف رکھے۔

عاشق ہمہ روز مست وشیدا بادا !

اس مستی کی کوئی قیمت نہیں ---- اس سرشاری کا کوئی مول نہیں ---- مبارک ہیں وہ عشاق جن کی نظر میں محبوب ایسا سمایا کہ پھر کوئی نہ سما سکا ---- دیوانہ تلاش فضائل میں سرگرداں نہیں ---- وہ تو جستجوئے محبوب میں سرگرداں ہے ---- اس کا مطلوب ومقصود اپنی ذات نہیں۔ محبوب کی ذات ہے۔

گفتم ''چہ جوئی؟'' گفتا ''دل و جاں''
گفتم ''چہ خواہی؟'' ، گفتا ''غلامے''!

محبت ادب آموز حیات ہے ---- بڑی غیور ہے ---- محبوب کے سوا کسی کو خاطر میں نہیں لاتی ---- جو دعوئ محبت کرتا ہے اور محبوب کے سوا کسی اور شئے کی آرزو رکھتا ہے اس نے محبت کرنی نہ جانی۔

عشق اور مزدورئ عشرت گہ خسرو کیا خوب !
ہم کو منظور نکونامی فرہاد نہیں

اہل محبت کی دولت سوز عشق ہے، نفس شرربار ہے، چشم اشکبار ہے ---- وہ کسی قیمت پر یہ دولت نہیں گنوا سکتے ---- ان کی تو یہ آرزو رہتی ہے:

یارب نفس شرارہ بیزم بخشند
یارب مژۂ دجلہ ریزم بخشند

بے سوزِ غمِ عشق مبادا زنہار
جانے کہ بروزِ رستخیزم بخشند

لذتِ سوزِ جگر کے سامنے جنت کیا چیز ہے! ---- جنت تو جنت، جان بھی کوئی چیز نہیں---- جب ان کا مکھڑا دیکھیں گے---- منہ دکھائی میں عشاق جانیں نذر کر دیں گے---- بلا شبہ اہلِ محبت کو مولیٰ تعالیٰ نے یہی حوصلہ عطا فرمایا ہے:

قانع نیم ار بہشت نیزم بخشند
از بخشش خاص تاچہ چیزم بخشند

امید کہ صرف رونمائی تو شود
جانے کہ بروزِ رستخیزم بخشند

ہر چیز جان ہی کے لیئے پیاری ہوتی ہے---- جب محبوب کے لئے فدا کاری کا یہ جذبہ ہو کہ ؎

بر دوست فدا کنم بصد گونہ نشاط
جانے کہ بروزِ رستخیزم بخشند

تو پھر نگاہِ عشق میں اس کے سوا کون سما سکتا ہے؟ ---- کوئی نہیں ---- اس عشق خانہ ویراں ساز کی ہمت بلند تو دیکھو، کیا کہہ رہا ہے؟ ؎

دو عالم قیمت خود گفتۂ
نرخ بالا کن کہ ارزانی ھنوز!

ہاں ''دو عالم قیمت خود گفتہ'' ---- ان کی نگاہ ناز کے سامنے دو عالم کیا چیز ہے ----؟ سنو سنو قرآن حمید کیا کہہ رہا ہے:

قل ان کان اٰبآء کم وابنآء کم واخوانکم

وازواجکم وعشیرتکم واموال ن

اقترفتموھاوتجارۃ تخشون کسادھاومسکن

ترضونھآ احب الیکم من اللہ ورسولہ وجھاد فی

سبیلہ فتربصوا حتیٰ یأتی اللہ بامرہ ط واللہ

لایھدی القوم الفسقین (۸۵)

سب ہی کچھ ہوگیا ان کا ، ہمارا کیا رہا حسرت

نہ دین اپنا، نہ دل اپنا، نہ جاں اپنی ، نہ تن اپنا

سارے عالم سے بڑھ کر اس سے پیار کرو ---- ہاں اپنی جاں سے بھی زیادہ ----تو جب ایسا پیارا سامنے ہو اور دل کی دنیا میں وہی بسا ہو تو پھر عاشق کو اور کیا چاہیے؟ ---- ہاں دیدہ ور عاشق کی نظر میں دید معشوق سے بڑھ کر کوئی فضیلت نہیں۔

مقصود منی وجز تو کس دردل من

واللہ کہ نیست ثم باللہ کہ نیست

مگر پھر بھی کچھ نظریں فضائل درود شریف کی طلب گار معلوم ہوتی ہیں----صرف ان کے لئے احادیث مبارکہ سے بعض فضائل نقل کیئے جاتے ہیں:

(۱) جو مجھ پر ایک بار درود شریف بھیجے گا، اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل فرمائے گا۔ (مسلم شریف بروایت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ)

(۲) جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل فرمائے گا، اس کے دس گناہ معاف فرمائے گا اور اس کے دس درجے بلند فرمائے گا۔ (نسائی شریف بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ)

(۳) مجھ پر اکثر درود پڑھنے والا قیامت کے دن میرے زیادہ قریب ہوگا۔ (ترمذی شریف بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

(۴) اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے زمین پر سیاحت کرتے ہیں اور میری امت کا سلام میرے پاس پہنچاتے ہیں۔

(سنن الدارمی، نسائی شریف بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

(۵) جو شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ میری روح کو میرے پاس لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

(ابوداؤد شریف بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ)

(۶) تمہارا درود میرے پاس پہنچتا ہے خواہ تم کہیں ہو۔

(نسائی شریف بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ)

(۷) اس کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ

درود نہ پڑھے۔

(ترمذی شریف بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وکتاب الشفا، ص ۲۳۶)

(۸) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اپنی دعا کا سارا وقت درود شریف کے لئے وقف کر دیا تو حضور ﷺ نے فرمایا:

''یہ کفایت کرے گا اور تیرے دین و دنیا کے مقاصد کو پورا کرے گا اور تیرے گناہ دور کیئے جائیں گے''۔

(ترمذی شریف، بروایت حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ)

(۹) جب نماز پڑھ چکو تو آخر میں بیٹھو اور خدا کی تعریف کرو جو اس کی عظمت کے مناسب ہو پھر مجھ پر درود پڑھو پھر اللہ سے جو چاہو مانگو

(ترمذی شریف، ابوداؤد شریف بروایت حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ)

(۱۰) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کے سامنے میں نماز پڑھ کر بیٹھا، خدا کی تعریف کی پھر نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجا اس کے بعد اپنے لیئے دعا کی۔ (یہ سن کر) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

مانگ، دیا جائے گا، مانگ، دیا جائے گا!

(ترمذی شریف، بروایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

(۱۱) وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (ترمذی شریف، مسند احمد، بروایت حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہ الکریم)

(۱۲) جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس

پر ستر بار درود بھیجتے ہیں۔ (مسند احمد بروایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ)

(۱۳) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''جو شخص آپ ﷺ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا
میں اس پر رحمت بھیجوں گا اور جو شخص آپ ﷺ
پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلام بھیجوں گا''

(حضور اکرم ﷺ نے طویل سجدے سے فارغ ہوکر بروایت حضرت جبرئیل علیہ السلام یہ کلمات ارشاد فرمائے جو بروایت حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، ہم تک پہنچے)

(۱۴) جب تک تم اپنے نبی ﷺ پر درود نہ بھیجو دعا اس وقت تک زمین وآسمان کے درمیان رہتی ہے اور اس میں سے کوئی چیز اوپر نہیں چڑھتی۔

(ترمذی شریف بروایت حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ)

شیخ ابو سلیمان دارائی (عبدالرحمٰن شامی-م ۲۱۵ھ) نے کیا خوب فرمایا ہے کہ دعا کے اول وآخر درود بھیجو کیوں کہ درود سلام تو قبول ہوگا ہی، کیا اس کے کرم سے یہ بعید ہے کہ درود سلام قبول فرمائے اور بیچ کی دعا قبول نہ فرمائے۔(۸۲)

(۱۵) مجھ پر اکثر درود بھیجا کرو کہ درود تمہارے لئے زکوٰۃ ہے۔

(یعنی گناہوں سے پاک کرنے کا ذریعہ)(حسن حصین ص ۳۳۵، بروایت حدیث)

بیشک درود شریف ہر وقت اور ہر آن مثمر رحمت وبرکت ہے لیکن جمعہ کو زیادہ فضیلت ہے جیسا کہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''فضیلت در استحباب صلوٰۃ بر سید کائنات ﷺ شامل کل احوال وجمیع اوقات است ولیکن در شب جمعہ و روز جمعہ افضل واحب است از جہت شرف ایں شب وایں روز'' (۸۷)

چنانچہ حضرت شیخ علیہ الرحمہ نے جذب القلوب کی ایک فصل میں جمعہ کے روز درود شریف پڑھنے کی فضیلت کا بیان کیا ہے (۸۸)---- دوسری فصل میں پیر کے روز درود شریف پڑھنے کی فضیلت کا بیان ہے (۸۹)---- تیسری فصل میں خاص خاص وقت اور مقام پر درود شریف پڑھنے کا بیان ہے (۹۰) ---- چوتھی فصل میں درود شریف کی برکات سے رویت نبی اکرم ﷺ کا ذکر ہے (۹۱)۔ چھٹی فصل میں مختلف درود شریف کی افضلیت پر بحث فرمائی ہے (۹۲)۔

بہر کیف درود شریف پڑھنے کے لئے جمعۃ المبارک اور شب جمعۃ المبارک نہایت ہی مبارک ومحمود ہے۔ اس سلسلے میں جو احادیث شریفہ وارد ہوئی ہیں ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

(۱) افضل ایامکم یوم الجمعۃ، فیه خلق ادم وفیه قبض وفیه النفخة وفیه الصعقة واکثرواعلی من والصلوٰۃ فیه فان صلوتکم تعرض علی فادعو لکم واستغفر (۹۳)

(رواہ ابوداؤد)

(۲) اکثر واعلی من الصلوٰۃ ولیلة الغراء و الیوم الاغر وفی روایة فی اللیلة الزهر والیوم الازهر (۹۴)

(۳) من صل علّی فی لیلة الجمعه مائة صلوٰة قضی اللّٰه له مأ ة حاجته ، سبعین حاجة من امور الدنیا و ثلثین من امور الآخره(۹۵)

(۴) من صل علی یوم الجمعة ثمانین مرة غفرت ذنوبه ثمانین سنة ۔(۹۶)

ایک مغربی فاضل نے تحقیق کی کہ آخر کیا وجہ ہے کہ درود پڑھ کر دم کرنے سے بعض مریض شفایاب ہو جاتے ہیں ---- اس نے اپنے تحقیق کے نتیجے میں یہ انکشاف کیا کہ جب درود پڑھ کر دم کیا جاتا ہے تو درود پڑھنے والے کے منہ سے برقی لہریں پھوٹتی ہیں جو مریض سے مس ہو کر اس کو شفایاب کرتی ہیں ---- وہ لکھتا ہے کہ یہ معلوم نہ ہو سکا کہ یہ نورانی لہریں کیسے پیدا ہوتی ہیں ---- سچ ہے سائنس کے پاس ''کیا؟'' کا جواب ہے ''کیوں؟'' کا جواب نہیں!

غور کرو جس کے نام نامی لینے سے نور کی شعائیں پھوٹنے لگیں تو وہ خود کتنا نورانی ہوگا ---- ہاں اس سرچشمۂ نور، فیض یافتہ نور، پیکر نور پر درود سلام بھیجو تاکہ جسمانی کثافتیں دور ہوں اور نورانی لطافتیں پیدا ہوں ---- آنکھیں بینا ہوں، دل روشن ہوں، کان کھل جائیں اور پھر وہ نظر آنے لگے جو کثافت والے نہیں دیکھ سکتے ---- وہ سننے لگیں جو کثافت والے نہیں سن سکتے ---- وہ محسوس کرنے لگیں جو کثافت والے نہیں محسوس کر سکتے ---- دل کی

دنیا میں انقلاب آ جائے---- پھر ہم، ہم نہ رہیں۔

جب دل میں تم ہی تم ہو تو پھر ہم کیا؟

ہم نور و بشر کی الجھن میں پڑے ہوئے ہیں حالاں کہ جدید تحقیقات بتا رہی ہیں کہ کائنات کا ذرہ ذرہ نورانی ہے---- جب ان ذروں کا یہ عالم ہے تو اس سرچشمہ نور کا کیا عالم ہوگا جس کی صدقے زمین و آسمان آباد کئے گئے ---- (۹۷) ہم محمد مصطفےٰ ﷺ کی نورانیت کی بات کرتے ہیں، فاضل مغرب کہتا ہے کہ صرف نام نامی کا کمال یہ ہے کہ نام لیتے ہی نورانی شعائیں پھوٹنے لگتی ہیں مگر ہم دیکھ نہیں سکتے ہیں اس لئے ہم انکار کر دیتے ہیں----

امام بخاری و امام مسلم کے استاذ الاساتذہ عبدالرزاق ابوبکر بن ہمام رضی اللہ عنہ نے اپنی مصنف میں ایک روایت نقل کی ہے جس میں سب سے پہلے نور مصطفےٰ ﷺ کی تخلیق کا ذکر ہے----

قد خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ فجعل ذلک النور یدور بالقدرۃ حیث شآء اللہ تعالیٰ.

درود ماثور:

غیرت عشق و محبت اور پاس عبدیت اس کی مقتضی نہ تھی کہ محبوب کے علاوہ کوئی دوسرا صفت و ثناء بیان کرتا---- شان محبوبیت ذرا دیکھیے کہ نظر صرف اور صرف اسی پر رہی، مولیٰ بندوں سے فرما رہا ہے کہ تم درود و سلام بھیجو

-----مگر محبوب رب العالمین اپنے غلاموں سے کہلوا رہے ہیں کہ مولیٰ بس تو ہی درود وسلام بھیج ----اللّٰھم صل علیٰ محمد!

جب حضور اکرم ﷺ سے صحابہ کرام نے عرض کیا آپ پر درود کس طرح بھیجیں تو آپ نے درود ابراھیمی تلقین فرمایا جو مشہور ومعروف ہے۔ایک روایت میں یہ درود اس طرح ہے:

اللّٰھم صل علی محمد وازواجه وذریّاته کما صلیت علیٰ ابراھیم وبارک علی محمد واز واجه وذریاته کما بارکت علی ابراھیم انک حمید مجید (۹۹)

ایک اور روایت میں درود ابراھیمی اس طرح بھی آیا ہے:

اللھم صل علیٰ محمدن النبی الامی وازواجه امھات المومنین و ذریاته واھل بیته کما صلیت علیٰ ابراھیم انک حمید مجید (۱۰۰)

آیت کریمہ ان اللہ وملٰئکتہ میں ''صلوٰۃ وسلام'' دونوں کی تلقین فرمائی گئی ہے لیکن چوں کہ ''سلام'' التحیات میں پہلے ہی تلقین کیا جاچکا تھا اس لئے درود ابراھیمی میں صرف ''صلوٰۃ'' تلقین فرمایا اور اس کے بعد فرمایا:

والسلام کما قد علمتم (۱۰۱)

صحابہ کرام نے نماز میں درود پڑھنے کا طریقہ دریافت کیا تھا اس لئے

درود ابراہیمی کہ نماز کے ساتھ مخصوص رکھا گیا اور سیاق وسباق حدیث بھی اس کا مقتضی تھا۔

حضور اکرم ﷺ نے جو بھی درود شریف تلقین فرمائے ان سب میں کمال عجز وانکساری کا اظہار ہے کیوں کہ آپ سراپا عجز وانکسار تھے. خود فرماتے ہیں:

والعجز فخری(۱۰۲)

مولیٰ تعالیٰ مومنین سے ارشاد فرمائے کہ تم ہمارے محبوب کی صفت و ثنا کرو اور مومنین سرکار سے عرض کریں کہ ہم آپ کی کیا تعریف وتوصیف کریں، تو بتاؤ سراپا نیاز اپنی کیا تعریف وتوصیف فرماتا؟---- اس کے عجز و انکسار کا تو یہ عالم ہے کہ فرماتا ہے:

(۱) یالیت رب محمد لم یخلق محمدا

اے کاش محمد کے رب نے محمد کو نہ پیدا کیا ہوتا (ﷺ)

(۲) یالیتنی کنت ورقة شجرة یأکل الانعام

اے کاش میں درخت کا پتا ہوتا کہ چوپائے اس کو کھا جاتے۔(۱۰۳)

اس لئے درود ماثورہ کو حجت بنا کر درود غیر ماثورہ کو رد کرنا عقل و دانائی کہ خلاف ہے، آیت کریمہ کے مطلق حکم صلوا علیہ وسلموا تسلیما کو محدود کرنا اور خدا کے حکم پر اپنا حکم نافذ کرنا ہے۔

درود ابراہیمی کے علاوہ حضور اکرم ﷺ سے دوسرے درود بھی

منقول ہیں ---- امام سخاوی نے القول البدیع میں درود ماثور کے چالیس صیغے نقل فرمائے ہیں ---- شرح سفر السعادۃ میں ۳۲ صیغے نقل کیئے ہیں (۱۰۵) ---- جذب القلوب میں ۱۴، صیغے نقل کئے ہیں (۱۰۶) ---- اور اسی طرح شفاء الاسقام میں بھی بہت سے صیغے نقل کیئے گئے ہیں۔

امام نووی علیہ الرحمہ نے تمام درود ماثور میں وارد الفاظ کو یکجا کر کے مندرجہ ذیل جامع درود شریف ارشاد فرمایا ہے:

اللھم صل علیٰ محمد عبدک ورسولک النبی الامی و علیٰ آل محمد وازواجہ وذریتہ کما صلیت علیٰ ابراھیم و علیٰ آل ابراھیم وبارک علی محمد ن النبی الامی وعلیٰ آل محمد وازواجہ وذریتہ کما بارکت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم فی العالمین انک حمید مجید (۱۰۸)

یاسید الانام درود جناب تو
ورد زبان ماست سہ وسال وصبح و شام

نزدیک تو چہ تحفہ فرستیم ما زدور
دردست ہمیں صلوٰت است والسلام

درود غیر ماثور :

صبا تحیت شوقم بآں جناب رساں
حدیث ذرہ مسکین پہ آفتاب آسماں

وہ جان جاں، عالم ظاہر سے پردہ فرما چکا ہے---- فرقت کے مارے بےچین و بیقرار ہیں---- حال دل کس سے کہیں ؟---- کہاں جائیں؟---- دیکھو دیکھو لاڈلی بیٹی فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہا) تربت پاک پر حاضر ہیں، ایک مشت خاک اٹھا کر آنکھوں سے لگائی اور رونے لگیں (۱۰۹)----اور دیکھو حضرت ایوب انصاری رضی اللہ مرقد انور سے لپٹ کر بیخود ہوگئے ۔

وہ ہمارے قریب ہوتے ہیں
جب ہمارا پتا نہیں ہوتا

مروان نے پوچھا ''تمہیں خبر ہے کیا کر رہے ہو؟''---- فرمایا ''ہاں خبر ہے، میں سنگ و خشت کے پاس نہیں آیا میں تو رسول اللہ ﷺ کے حضور حاضر ہوا ہوں''۔

عاشق نہ شدی و محنت الفت نہ کشیدی
کس پیش تو غم نامۂ ہجراں چہ کشاید؟

جوراحت جاں تھا، سامنے نہیں ہے۔---دل لوٹ رہا ہے، آنکھیں ترس رہی ہیں۔

ہمیں زمیں سے کیا غرض ہے آسماں سے کیا غرض
غم جہاں سے کیا غرض ، حضور غمگسار ہیں

دیکھو رات کی تنہائیوں میں یہ کیا آواز آرہی ہے؟---- فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ دردبھری آواز سن کر رک جاتے ہیں----غمکدے میں چراغ جل رہا ہے---- ایک بوڑھی فداکارہ روئی دھنک رہی ہے اور عالم کیف میں یہ گاتی جاتی ہے۔

علی محمد صلوٰۃ الابرار
صل علیہ الطیبون الاخیار

یہ نغمہ جان سوز سن کر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دل پر چوٹ سی لگی، وہیں بیٹھ گئے اور دیر تک روتے رہے۔

چین آتا نہیں ذرا دل کو
تم سے مل کر یہ کیا ہوا دل کو

جب وہ جانِ عالم سامنے تھا تو سب دیکھ دیکھ کے جیتے تھے، اب وہ سامنے نہیں تو مضطرب وبےچین ہیں---اب اس کو یاد کر کے جیتے ہیں----

اس کے بیمار کہاں جائیں؟----اللہ اکبر!۔

اس نے اپنا بنا کر چھوڑ دیا
کیا اسیری ہے، کیا رہائی ہے!

وہ دیکھو عاشق زار، دلفگار شوق لقا میں کیسا سرمست و سرشار ہے---
جاں بلب ہے، رفیقہ حیات، غم فراق سے بیچین ہو کر بیساختہ پکار اٹھی:

واحزناہ! (ہائے افسوس)

مگر وہ جاں نثار کہتا ہے، یہ نہ کہو، یوں کہو:

واطرباہ: (واہ، واہ)

اے جاں بلب آمدہ ہشیار خبردار
وہ سامنے ہیں حضرت سلطان مدینہ!

اے میری رفیقہ حیات وصال محبوب کی گھڑی قریب آ گئی ہے، یہ غم کا مقام نہیں، یہ تو خوشی و مسرت کی گھڑی ہے---ہاں یہ کون عاشق خستہ جاں ہے؟----بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ----عاشق ہو تو ایسا ہو اور عشق ہو تو ایسا ہو۔

موت کے آئینے میں تجھے دکھا کر رخ دوست
زندگی تیرے لئے اور بھی دشوار کرے

غم فراق کا اندازہ عاشق کے سوا کوئی نہیں کر سکتا ---- تو وہ جو کہتا ہے، کہنے دو---- وہ مستانہ وار درود پڑھتا ہے، پڑھنے دو---- سلام بھیجتا ہے، بھیجنے دو---- خدا کے لئے اس پر فتوے نہ لگاؤ اور اپنی محبت کو رسوا نہ کرو!

درود در حقیقت نعت منثور ہے---- عاشقوں نے اپنی تڑپ کو نثر پاروں میں منتقل کر کے جاوداں بنا دیا---- ہاں، صلوا علیہ وسلموا تسلیما ---- خطاب براہ راست عاشقوں سے ہے---- تو اگر عاشقوں نے جذبات عشق و محبت سے مجبور ہو کر درود و سلام کے گجرے پیش کیے تو کسی کو یہ کیوں برا لگتا ہے؟---- اور وہ یہ کیوں کہتا ہے کہ وہی کہو جو محمد مصطفیٰ ﷺ نے کہا ہے---- بظاہر یہ محبت کی بات معلوم ہوتی ہے---- مگر محبت ایسی باتیں نہیں کہلواتی ---- وہ محبوب کی تعریف و توصیف سے نہیں روکتی ---- وہ تو ذکر حبیب سے خوش ہوتی، ابھارتی اور شوق دلاتی ہے----

مولیٰ تعالیٰ فرما رہا ہے! صلوا علیہ وسلموا تسلیما ---- ہاں اس کی تعریف و توصیف بیان کرو، اس پر سلام بھیجو اور اس طرح بھیجو کہ بھیجنے کا حق ادا ہو جائے---- اور ہم کہتے ہیں اللھم صل علی محمد---- اے اللہ ہم کیا تعریف کریں بس تو ہی تعریف کر---- جتنے بھی درود ماثور ہیں، سب مختصر اور منکسرانہ ہیں اور تقریباً تمام درودوں میں حضور اکرم ﷺ نے اپنی تعریف نہیں فرمائی بلکہ از راہ عجز و انکسار بندے کو مولیٰ تعالیٰ کی طرف متوجہ کیا ہے ---- آپ کے منکسرانہ الفاظ کو حجت بنا کر اہل محبت کو تعریف و توصیف سے روکنا، محبت کے سراسر رسوائی ہے---- ادھر خدا کے آگے اپنا حکم چلانا ہے جو

نہایت ہی بے ادبی و گستاخی ہے ---- مسلمان جس کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔

صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، مجتہدین، مفسرین، محدثین، اور بہت سے علماء وصلحاء نے اپنے اپنے ذوق اور قلبی واردات کے مطابق درود مبارک تصنیف فرمائے جو سب کے سب معانی کے اعتبار سے قرآن و حدیث سے مستفاد ہیں ---- حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا، حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم، حضرت زین العابدین، حضرت مصیب بن ورد، حضرت ابن مسعود، حضرت ابن عباس، حضرت حسن بصری، حضرت امام شافعی، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی، حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی، حضرت سید احمد رفاعی، حضرت محی الدین ابن عربی، حضرت امام غزالی، حضرت امام رازی، حضرت شیخ عبدالغنی نابلسی (رضی اللہ عنہم) وغیرہ وغیرہ بیشار صلحاء امت نے درود شریف تصنیف فرمائے ہیں۔

محرم صادقاں ہے تو ، مقصد عارفاں ہے تو
مرکز چشم اولیاء تیرے سوا کوئی نہیں

شیخ محمد حقی علیہ الرحمہ نے خزینۃ الاسرار میں مختلف النوع چار ہزار اور ایک روایت میں بارہ ہزار درود وسلام کے مختلف صیغوں کو جمع کیا ہے ---- شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے جذب القلوب میں بہت سے غیر ماثور درود شریف بیان فرمائے ہیں۔ (۱۱۷)

حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے حضرت شیخ سید

ابو صالح نصر بن شیخ تاج الدین ابوبکر عبدالرزاق بن شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے درود پاک پر مشتمل ایک مستقل تصنیف یادگار چھوڑی ہے۔ جس کا نام ہے:

تنبیہ الانام فی علوّ مقام نبینا وسیدنا

محمد علیه افضل الصلوٰۃ و از کی السلام

یہ کتاب اس نام سے زیادہ مشہور ہے:

شفاء الاسقام و محو الأثام فی الصلوٰۃ علی خیر الانام

فاضل مؤلف حضرت شیخ سید ابو صالح نصر علیہ الرحمہ نے مختلف کتابوں اور روایتوں سے اس کتاب کو مدون کیا ہے۔ اس کے ۱۷ ابواب ہیں اور ہر باب حضور اکرم ﷺ کی کسی نہ کسی صفت خاص کا آئینہ دار ہے---- اس کا انداز کچھ مجموعۃ صلوٰۃ الرسول سے ملتا جلتا معلوم ہوتا ہے ممکن ہے کہ حضرت خواجہ عبدالرحمٰن چھوروی علیہ الرحمہ کے پیش نظر یہ کتاب رہی ہو----

ایک اور بزرگ شیخ نور محمد بن محمد صالح المشہور بہ ناروواله نے دلیل الخیرات (۱۳۱۹ھ) کے نام سے ایک کتاب مدون فرمائی جس کے چار حصے ہیں اور ہر حصہ درود پاک سے مملو---- اور مشہور و معروف مجموعہ:

دلائل الخیرات و شوارق الانوار فی

ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار (۱۱۸)

اور حزب البحر (۱۱۹) کسی تعارف کے محتاج نہیں---- اہل باطن اور

اہل محبت میں جو غیر ماثورہ درود پاک متعارف ہیں ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں:

الصلوٰۃ المشیشسیہ ، الصلوٰۃ التفریجیہ، الصلوٰۃ المنجیہ، الصلوٰۃ الفاتح، الصلوٰۃ النور الذاتی، صلوٰۃ السعادت ، صلوٰۃ غوثیہ، صلوٰۃ چشتیہ، صلوٰۃ نقشبندیہ، صلوٰۃ خضریہ، صلوٰۃ کمالیہ، صلوٰۃ حل المشکلات، صلوٰۃ قطب الاقطاب ، درود مستغاث، درود اکبر ،صلوٰۃ تنجینا، درود لکھی **درود تاج** وغیرہ۔

امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے المیلا و النبویہ فی الالفاظ الرضویہ کے عنوان سے ایک کتاب لکھی ہے اس کے آخر میں درود و سلام پر مشتمل ایک طویل نظم ہے جس کا مطلع ہے ؎

الصلوٰۃ و السلام علیک یا رسول اللہ
الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ

اس قسم کے ۱۳۰ اشعار ہیں---- آپ ہی نے زہر الصلوٰۃ کے نام سے درود پاک کی صورت میں اپنا شجرۂ طریقت مرتب فرمایا ہے۔ (۱۲۱)

الغرض جدھر دیکھو صلوٰۃ وسلام کے سوتے پھوٹ رہے ہیں---- یہ صلوٰۃ وسلام---- یہ مقصود جان جاناں---- کہاں کہاں سے نکل نکل کر آرہے ہیں؟ ----حسن و جمال کا یہ سیلاب کہاں سے امنڈ رہا ہے؟ ----

عشق ومحبت کا یہ پھول، کون کھلا رہا ہے---- ۔
کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا-؟

بیشک اور بلاشبہ۔

ناز ہے شاہد فطرت کو بھی جس پر ہم دم
وہ چمن سب ہیں لگائے ہوئے دیوانوں کے

جس طرح عالم نباتات اور عالم حیوانات ہیں، اسی طرح عالم الفاظ و حروف ہے،----کوئی عالم تاثیر سے خالی نہیں۔

عشق ہی عشق ہے جہاں دیکھو
سارے عالم میں بھر رہا ہے عشق

عالم نباتات کے اپنے خواص ہیں---- عالم الفاظ وحروف کے بھی اپنے خواص ہیں---- وہ بھی تاثیر سے خالی نہیں---- جس طرح ایک نسخے کے اجزاءمرکبہ الگ تاثیر رکھتے ہیں اور اجزاء مفردہ الگ تاثیر،-----اسی طرح حروف مفردہ کی الگ تاثیر ہے، الفاظ مرکبہ کی الگ تاثیر---- جتنا زیادہ ماہر وحاذق حکیم ہوگا اتنا ہی زیادہ اس کا نسخہ امراض جسمانی کے لئے مفید ومؤثر ہوگا---- اور جتنا بڑا عارف کامل ہوگا اتنا ہی زیادہ اس کے مرتبہ الفاظ وحروف امراض روحانیہ کے لئے مفید ومؤثر ہوں گے----
جب عالم نباتات میں حکماء پر پابندی نہیں لگا جا سکتی---- ہر حکیم

اپنے اپنے تجربے اور مشاہدے کے مطابق نسخے ترتیب دیتا ہے پھر عالم الفاظ و حروف میں حکماء روحانی پر کیسے پابندی لگائی جا سکتی ہے، وہ بھی اپنے اپنے روحانی تجربے اور مشاہدے کے مطابق الفاظ و حروف کو مرکب فرما کر دعائیں اور درود و سلام مرتب فرماتے ہیں اور ان کے بنائے ہوئے اصول کے تحت ان پر عمل کرنے والے فلاح پاتے ہیں----

صلحاء امت نے ایک نہیں ہزاروں درود شریف تصنیف فرمائے ہیں، اپنے ذوق و شوق کے مطابق سرکار دو عالم ﷺ کے حضور نذرانہ عقیدت و محبت پیش کیا ہے۔

کوئی حد نہیں شاید محبت کے فسانے کی
سناتا جارہا ہے جس کو جتنا یاد ہوتا ہے

اور جب ہم حضرت خواجہ عبدالرحمٰن چھوروی علیہ الرحمہ کے درود و سلام کی رفعتوں کا مشاہدہ کرتے ہیں تو بیساختہ زباں سے نکلتا ہے۔

دیکھ رندانِ خوش انفاس کہاں تک پہنچے!

ایک عاشق ہندی کا ترانہ عشق سن کر اور روح کو بیدار کریں:

کعبے کے بدر الدجیٰ، تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے شمس الضحیٰ، تم پہ کروڑوں درود

دل کرو ٹھنڈا میرا ، وہ کف پا چاند سا
سینہ پہ رکھ دو ذرا ، تم پہ کروڑوں درود

تم سے جہاں کی حیات ، تم سے جہاں کو ثبات
اصل سے ہے ظل بندھا ، تم پہ کروڑوں درود

وہ شب معراج کا راج وہ صف محشر کا تاج
کوئی بھی ایسا ہوا ؟، تم پہ کروڑوں درود

گرچہ ہیں بیحد قصور ، تم ہو عفو و غفور
بخشدو جرم و خطا ، تم پہ کروڑوں درود

چھینٹ تمہاری سحر ، چھوٹ تمہاری قمر
دل میں اجاء و ضیا ، تم پہ کروڑوں درود

آس ہے نہ کوئی پاس ، ایک تمہاری ہی آس
بس ہے یہی آسرا ، تم پہ کروڑوں درود

سینہ کہ ہے داغ داغ ، کہہ دو کرے باغ باغ
طیبہ سے آکر صبا ، تم پہ کروڑوں درود

خِلق تمہاری جمیل ، خُلق تمہارا جلیل
خَلق تمہاری گدا ، تم پہ کروڑوں درود

طیبہ کے ماہ تمام ، جملہ رسل کے امام
نوشہ ملک خدا ، تم پہ کروڑوں درود

تم سے جہاں کا نظام ، تم پہ کروڑوں سلام
تم پہ کروڑوں ثنا، تم پہ کروڑوں درود

برسے کرم کی بھرن ، پھولیں نعم کے چمن
ایسی چلادو ہوا، تم پہ کروڑوں درود

کیوں کہوں بیکس ہوں میں کیوں کہوں بے بس ہوں میں
تم ہو، میں تم پر فدا، تم پہ کروڑوں درود

کر کے تمہارے گناہ ، مانگیں تمہاری پناہ
تم کہو ''دامن میں آ'' تم پہ کروڑوں درود

آسمان کی پہنائیوں سے آواز آئی ----صلوا علیہ ---- ہاں اس جان جاں ﷺ کے حضور درود کے گجرے پیش کر چکے ---- اور اب سلام کے گجرے پیش کرو کہ آواز پر آواز آ رہی ہے ----وسلموا تسلیما ---

مصطفٰے جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

مہر چرخ نبوت پہ روشن درود
گل باغ رسالت پہ لاکھوں سلام

شہر یار ارم تاجدار حرم
نو بہار شفاعت پہ لاکھوں سلام

عرش تا فرش ہے جس کے زیر نگیں
اس کی قاھر ریاست پہ لاکھوں سلام

مجھ سے بیکس کی دولت پہ لاکھوں درود
مجھ سے بے بس کی قوت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے سر سروراں خم رہیں
اس سر تاج رفعت پہ لاکھوں سلام

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

جن کے سجدے کو محراب کعبہ جھکی
ان بھووں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا
اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے چراغ قمر جھلملائے
ان عذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام

جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

چاند سے منہ پہ تاباں درخشاں درود
نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام

پتلی پتلی گل قدس کی پتیاں
ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

جس کے پانی سے شاداب جان و جناں
اس دھن کی طراوت پہ لاکھوں سلام

وہ زبان جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

جن کی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

حجر اسود کعبۂ جان و دل
یعنی مہر نبوت پہ لاکھوں سلام

ہاتھ جس سمت اٹھابس غنی کردیا
موج بحر سخاوت پہ لاکھوں سلام

دل سمجھ سے وراہے مگر یوں کہو
غنچۂ راز وحدت پہ لاکھوں سلام

کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

کھائی قرآن نے خاک گزر کی قسم
اس کف پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

(۱۲۲)

بے بناوٹ ادا پر ہزاروں درود　　بے تکلف ملاحت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے کھنچی گردنیں جھک گئیں　　اس خداداد شوکت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور　　بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ !

"مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام!"

امام احمد رضا بریلوی

☆☆☆

حواشی

(۱) محمد امیر شاہ قادری: تذکرۂ علماء ومشائخ سرحد، جلد اول، مطبوعہ لاہور، ص ۱۸۴

(۲) ایضاً، ص ۱۸۷

(۳) سید احمد سریکوئی: مقدمہ مجموعہ صلوٰۃ الرسول، ص ۹

(۴-۶) ایضاً، ص ۹-۱۰

(۷) خواجہ عبدالرحمٰن چھوروی: مجموعۂ صلوٰۃ الرسول، الجزء الثلاثون، ص ۴۷

(۸) حضرت سید عبداللہ شاہ المشہور بہ ''اصحابی'' کا شجرۂ نسب پندرہویں پشت میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے۔ آپ بغداد سے سندھ تشریف لائے یہاں خاندان سادات میں شادی کرلی اور ٹھٹھہ میں مستقل سکونت اختیار کی، ٹھٹھہ سے کچھ دور مکلی میں آپ کا مزار مبارک زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ اورنگ زیب عالم گیر علیہ الرحمہ کے عہد حکومت میں تقریباً ۱۰۶۰ھ میں وصال فرمایا۔ آپ کے حالات مبارکہ پر حضرت علامہ مولانا محمد امیر شاہ گیلانی مدظلہ العالی نے ایک تذکرہ تصنیف فرمایا ہے جو ۱۹۷۱ء میں پشاور سے شائع ہوگیا ہے۔

(۹) خواجہ عبدالرحمٰن چھوروی: مجموعہ صلوٰۃ الرسول، الجزء الثلاثون، ص ۳۰-۲۶

(۱۰) سید احمد سریکوئی: مقدمہ مجموعۂ صلوٰۃ الرسول،

(۱۱) عکس مکتوب گرامی حضرت حافظ سید احمد سریکوئی علیہ الرحمہ، مرسلہ مولانا تاج محمد صدیقی القادری از پشاور۔

(۱۲-۱۳) سید احمد سریکوئی: مقدمہ مجموعہ صلوٰۃ الرسول، ص ۱۵

(۱۴) سید احمد سریکوٹی: مقدمہ مجموعہ صلوٰۃ الرسول، ص ۱۶

(۱۵) سید احمد سریکوٹی: مقدمہ مجموعہ صلوٰۃ الرسول، ص ۱۷، ۱۸

(۱۶) تقریر اجلاس دار العلوم اسلامیہ رحمانیہ، ہری پور ہزارہ، منعقدہ ۱۴ر ستمبر ۱۹۶۶ء

(۱۷) سید احمد سریکوٹی: مقدمہ صلوٰۃ الرسول، ص ۱۲، ۱۳

(۱۸) ایضاً، ص ۱۳

(۱۹) ایضاً، ص ۱۴

(۲۰) مکتوب مولانا تاج محمد صدیقی مرید حضرت سید احمد سریکوٹی محررہ ۲۳ر اگست ۱۹۷۷ء، از پشاور

(۲۱) مکتوب مولانا تاج محمد صدیقی محررہ ۲۳ر اگست ۱۹۷۷ء، از پشاور

(۲۲) سید احمد سریکوٹی: مقدمہ صلوٰۃ الرسول، ص ۱۱

(۲۳) مکتوب مولانا تاج محمد صدیقی مرید حضرت سید احمد سری کوٹی، محررہ ۱۹۷۷ء از پشاور

(۲۴) مکتوب گرامی حضرت حافظ سید احمد سریکوٹی، مرسلہ مارچ ۱۹۲۸ء، از رنگون، بنام محمد عبد العزیز (فوٹو اسٹیٹ مرسلہ مولانا تاج محمد صدیقی القادری از پشاور)

(۲۵) سید احمد سریکوٹی: مجموعہ صلوٰۃ الرسول، ص ۱۱

(۲۶) سید احمد سریکوٹی: مجموعہ صلوٰۃ الرسول، ص ۱۱

(۲۷) ایضاً، ص ۱۱

(۲۸) تفضل حق، مختصر رپورٹ شوریٰ رحمانیہ، مطبوعہ رنگون، ۱۹۳۵ء، ص ۲

(۲۹) ایضاً، ص ۴-۵

(۳۰) سید احمد سریکوٹی: مجموعہ صلوٰۃ الرسول، ص ۳۸

(۳۱) ایضاً، ص ۲۲

(۳۲) مکتوب گرامی حضرت حافظ سید احمد سریکوٹی، بنام محمد عبد العزیز، محررہ ۱۹۲۵ء از رنگون

(۳۳) مکتوب گرامی حضرت حافظ سید احمد سریکوٹی بنام محمد عبد العزیز، محررہ ۱۹۲۸ء، از رنگون

(۳۴) ایضاً، محررہ ۱۹۲۸ء

(۳۵) سپاس نامہ از تفضل حق اجلاس منعقدہ ۱۹۳۵ء بمقام رنگون مشمولہ بارہ سالہ مختصر رپورٹ انجمن شوریٰ رحمانیہ، مطبوعہ رنگون ۵ر اکتوبر ۱۹۳۶ء

(۳۶) مکتوب گرامی حضرت حافظ احمد سریکوٹی محررہ جنوری ۱۹۲۵ء از رنگون

(۳۷) مکتوب گرامی حضرت حافظ سید احمد سیکوٹی، محررہ دسمبر ۱۹۲۸ء، بنام محمد عبد العزیز

(۳۸) ایضاً، محررہ ۱۹۲۵ء

(۳۹) ایضاً

(۴۰)

(۴۱) مکتوب گرامی حضرت حافظ سید احمد سریکوٹی محررہ ۲۸ر مارچ ۱۹۳۱ء از: رنگون

(۴۲،۴۳) تفضل حق: تقریر اجلاس الوداعی (رنگون) مورخہ ۱۵ر فروری ۱۹۳۵ء، ص ۲

(۴۴) تفضل حق: رپورٹ انجمن شوریٰ رحمانیہ، ص ۳-۴

(۴۵) عبد الرحمٰن چھوروی: مجموعہ صلوٰۃ الرسول، مطبوعہ لاہور ۱۹۵۳ء ص ۱۲

(۴۶) کارکنان مطبع اسلامیہ اسٹیم پریس، لاہور شیخ الٰہی بخش، محمد جلال الدین نے چار ھزار روپے میں اس کے ایک ہزار نسخے چھاپے۔ طبع اول کے بعض پاروں کی کتابت سجادہ نشیں ساھن پال شریف حضرت مولانا شریف احمد شرافت نوشاہی مدظلہ العالی نے فرمائی۔ متعدد پاروں میں بحیثیت کاتب آپ کا اسم گرامی موجود ہے۔ مسعود

(۴۷) عبد الرحمٰن چھوروی: مقدمہ مجموعہ صلوٰۃ الرسول، ص ۹

(۴۸) سید احمد: مقدمہ مجموعہ صلوٰۃ الرسول، ص ۱۸-۱۹

(۴۹) عبد الرحمٰن چھوروی: مجموعہ صلوٰۃ الرسول، باب ۴، ص ۳۵

(۵۰) سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۵۶

(۵۱) عبد الرحمٰن چھوروی: مجموعہ صلوٰۃ الرسول، باب ۱۴، ص ۲۹

(۵۲) ایضاً، باب ۱۹، ص ۱۹

(۵۳) ایضاً

(۵۴) عبدالرحمٰن چھوروی: مجموعہ صلوٰۃ الرسول، باب ۲، ص ۴

(۵۵) ایضاً، باب ٦، ص ۱۰

(۵٦) ایضاً باب ۱٦، ص ۴۱

(۵۷) ایضاً، باب ۳، ص

(۵۸) عبدالرحمٰن چھوروی: مجموعہ صلوٰۃ الرسول، باب ۱۰، ص ۱۳

(۵۹) ایضاً، باب ۹، ص ۱۷

(٦۰) ایضاً، باب ۲، ص ۱۷

(٦۱) ایضاً، باب ۱۴، ص ۳ و مابعد

(٦۲) ایضاً، باب ۱۲، ص ۳ و مابعد

(٦۳) عبدالرحمٰن مجموعہ صلوٰۃ الرسول، باب ۱۴، ص ۳-۱٦

(٦۴) عبدالرحمٰن: مجموعہ صلوٰۃ الرسول، باب ۱، ص ۱۳

(٦۵) القرآن الحکیم، سورۃ الاحزاب، آیت ۵٦

(٦٦) الاحزاب، آیت ٦

(٦۷) الاحزاب، آیت ۲۱

(٦۸) الاحزاب، آیت ۳۱

(٦۹) الاحزاب، آیت ۳۲

(۷۰) الاحزاب، آیت ۳۳

(۷۱) الاحزاب، آیت ۳٦

(۷۲) الاحزاب، آیت ۳۷

(۷۳) الاحزاب، آیت ۴۰

(۷۴) الاحزاب، آیت ۴۳

(۷۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت شریفہ ان اللہ و ملئکتہٗ یصلون علی النبی نازل ہوئی تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ جب آپ کو اللہ تعالیٰ فضل و شرف عطا فرماتا ہے تو ہم نیاز مندوں کو بھی آپ کے طفیل میں نوازتا ہے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ مسعود

(۷۶) الاحزاب، آیت ۵۰

(۷۷) الاحزاب، آیت

(۷۸) الاحزاب، آیت ۵۷۔

(۷۹) الاحزاب، آیت ۷۱

(۸۰) الاحزاب، آیت ۵۶

(۸۱) ٹی۔ پی۔ ہیوز: ڈکشنری آف اسلام، لاہور، ص ۵۶۱

(۸۲) عبدالحق محدث دہلوی: مدارج النبوۃ، مطبوعہ کراچی ۱۹۷۵ء، ص ۱۲۷

(۸۳) ایضاً، ص ۱۳۸

(۸۴) محمد مظہر اللہ: مواعظ مظہری، مطبوعہ کراچی ۱۹۷۰ء، ص ۱۴۳

(۸۵) سورۃ التوبہ، آیت نمبر ۲۴

(۸۶) محمد بن محمد بن محمد الجزری: حصن حصین، کراچی

(۸۷) عبدالحق محدث دہلوی: جذب القلوب، کلکتہ ۱۲۶۳ھ، ص ۳۶۵ - ۳۶۷

(۸۸) ایضاً، ص ۳۶۵/ ۳۶۷

(۸۹) ایضاً، ص ۳۶۸

(۹۰) ایضاً، ص ۳۶۹ - ۳۷۱

(۹۱) ایضاً، ص ۳۸۱ - ۳۸۳

(۹۲) ایضاً، ص ۳۷۸ - ۳۷۹

(۹۳) ایضاً، ص ۳۶۵

(۹۴) ایضاً، ص ۳۶۶

(۹۵) ایضاً، ص ۳۶۶

(۹۶) ایضاً، ص ۳۶۷

(۹۷) مسئلہ نور اور سایہ کی تفصیلات کے لئے مندرجہ ذیل تصانیف ملاحظہ فرمائیں:

۱: امام احمد رضا بریلوی، صلاۃ الصفا فی نور المصطفیٰ (۱۷-۱۳۱۳ھ)

۲: امام احمد رضا بریلوی، قمر التمام فی نفی الظل عن سید الانام (۱۲۹۶ھ)

۳: امام احمد رضا بریلوی، ھدی الحیران فی نفی الفیئ عن شمس الاکوان (۱۲۹۹ء)

۴: امام احمد رضا بریلوی: تلألؤ الافلاک بجلال حدیث لولاک (۱۳۰۵ھ)

۵: محمد تابش، مولانا: محمد نور، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۳ء

(۹۸) ا- بخاری شریف و مسلم شریف بروایت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ

ب- فتوحات مکیہ، باب ۶۹، ص ۶۸۴

ج- جواہر البحار، ص ۳۶۳-۳۶۵

(۹۹) بخاری شریف و مسلم شریف بروایت ابوحمید ساعدی

(۱۰۰) ابوداؤد شریف بروایت حضرت ابوھریرہ

(۱۰۱) مسلم شریف، بحاشیہ ذھبی، جلد اول، ص ۱۵۳

(۱۰۲) کتاب الشفا، ص ۱۹۹

(۱۰۳) امام علی شاہ: مکتوبات شریف، مطبوعہ لاہور ۱۳۵۹ھ/۱۹۴۰ء، ص ۲۱

(۱۰۴) حافظ شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن ابی بکر سخاوی شافعی (۸۳۱ھ تا ۹۰۲ھ)-القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع، مطبوعہ بیروت، ۱۳۸۲ھ/۱۹۶۳ء

(۱۰۵) شرح سفر السعادۃ بحوالہ الامن والعلی مؤلفہ امام احمد رضا، مطبوعہ لاہور، ص ۳

(۱۰٦) شیخ عبدالحق محدث دہلوی: جذب القلوب الی دیار المحبوب، مطبوعہ کلکتہ

(۱۰۷) ابوصالح نصر: شفاء الاسقام فی الصلوٰۃ علی خیر الانام، مطبوعہ لاہور

(۱۰۸) بحوالہ تفسیر قادری مؤلفہ فخر الدین احمد قادری، جلد دوم، مطبوعہ لکھنؤ، ۱۸۷۹ء، ص ۲۷۲

(۱۰۹) نور الایمان بزیارت آثار حبیب الرحمٰن مؤلفہ عبدالحلیم فرنگی محلی مترجمہ افتخار احمد قادری مصباحی، مطبوعہ ساہیوال، ۱۹۷۷ء، ص ۱۱۱ (ملخصاً)

(۱۱۰) ایضاً، ص ۱۱۲

(۱۱۱) قاضی عیاض: کتاب الشفا، ص ۲۸۹

(۱۱۲) قاضی عیاض: کتاب الشفا، ص ۳۳۱

(۱۱۵،۱۱۳) ایضاً، ص ۳۳۲-۳۳۳

(۱۱٦) فضل الخیرات (۱۳۱۸ھ)، مطبوعہ دھلی

(۱۱۷) عبدالحق محدث دہلوی: جذب القلوب، مطبوعہ کلکتہ

(۱۱۸) دلائل الخیرات شریف کے مؤلف شیخ ابوعبداللہ محمد بن سلیمان علیہ الرحمہ شہر سوس (افریقہ) کے رہنے والے تھے۔ شہر فاس (مراکش) میں تعلیم حاصل کی۔ یہاں حدیث و تفسیر کا درس دیتے رہے، یکم ربیع الاول ۸۷۰ھ میں بمقام سوس وفات پائی۔ ۷۷ برس بعد مراکش کے بادشاہ نے آپ کی نعش مبارک کو سوس سے مراکش کے قبرستان ریاض الفردوس میں منتقل کیا اور ایک عالی شان قبہ بنوایا۔ آپ کی مایۂ ناز تالیف تمام عالم اسلام میں مقبول و معروف ہے۔ مسعود

(۱۱۹) حزب البحر، حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی کی تالیف ہے۔ آپ ۵۹۱ھ میں مراکش میں پیدا ہوئے، عبدالسلام بن مشیش سے علوم باطنیہ کی تعلیم حاصل کی، طریقہ شاذلیہ کے بانی ہیں جس میں بہت سے علماء و محدثین گزرے ہیں۔ پہلے تیونس میں رہے پھر مصر چلے گئے۔ ٦۵٦ھ میں وفات پائی۔ مسعود

(۱۲۰) درود تاج اور دلائل الخیرات شریف پڑھنے سے بعض حضرات منع کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک عالم نے درود تاج اور دلائل الخیرات پڑھنا شرک محض اور بدعت سئیہ بتایا اور اس کی تعلیم کو سم قاتل قرار دیا تو حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ نے حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ کی خدمت میں ایک استفتاء بھیجا جس کے جواب میں مولانا نائے موصوف نے رسالہ الامن والعلیٰ (۱۳۱۱ھ) تصنیف فرمایا اور اس خیال فاسد کو رد فرمایا، یہ رسالہ ۲۶۴ صفحات پر مشتمل ہے۔

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی ہر قسم کے درود شریف کو جائز اور موجب اجر وثواب بتاتے ہیں۔ ملاحظہ کریں المہند علی المفند (۱۳۲۹ھ)، مطبوعہ کراچی، ص ۱۸۔

(۱۲۱) مولوی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی نے بھی اپنا شجرۂ طریقت درود پاک کی صورت میں مرتب کیا ہے۔

(۱۲۲) پاک وہند بلکہ بیرونی ممالک میں بھی یہ سلام ذوق وشوق سے کھڑے ہوکر پڑھا جاتا ہے، اکابرین امت نے صلوٰۃ وسلام کھڑے ہوکر پڑھا ہے چنانچہ مولوی رشید احمد گنگوہی کے مرشد حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں: ''میں خود مولود شریف پڑھتا ہوں اور قیام کرتا ہوں اور ایک روز میرا یہ حال ہوا کہ بعد قیام سب بیٹھ گئے مگر میں بے خبر کھڑے رہ گیا بہت دیر کے بعد مجھے ہوش آیا، تب بیٹھا۔ مسعود

مآخذ ومراجع

۱----القرآن الحکیم

۲----احمد رضا خاں، امام: صلوٰۃ الصفا فی نور المصطفیٰ (۱۳۱۷ھ/ ۱۸۹۹ء)

۳----احمد رضا خاں، امام: نفی الفیٔ عمن انار بنورہ کل شی

۴----احمد رضا خاں، امام: قمر التمام فی نفی الظل عن سید الانام
(۱۲۹۶ھ/۱۸۷۸ء)

۵----احمد رضا خاں، امام: ھدی الحیران فی نفی الفیٔ عن شمس الاکوان
(۱۲۹۹ھ/۱۸۸۱ء)

۶----احمد رضا خاں، امام: تلألؤ الافلاک بجلال حدیث لولاک
(۱۳۰۵ھ/۱۸۸۷ء)

۷----احمد رضا خاں، امام: کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن
(۱۳۳۰ھ/۱۹۱۱ء)

۸----احمد رضا خاں، امام: حدائق بخشش، جلد اول ودوم
(۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء)

۹----احمد رضا خاں، امام: نہج السلامۃ فی تقبیل الابہامین فی الاقامۃ

(۱۳۳۳ھ/۱۹۱۴ء)

۱۰----احمد رضا خاں، امام: المیلاد النبویہ فی الالفاظ الرضویہ، لاہور

۱۱----احمد رضا خاں، امام: اقامۃ القیامہ (۱۲۹۹ھ/۱۸۸۱ء)، لاہور

۱۲----احمد رضا خاں، امام: الامن والعلی (۱۳۱۱ھ/۱۸۹۳ء)، لاہور

۱۳----احمد سرہندی شیخ: مکتوبات شریف، کراچی

۱۴----ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ): ابوداؤد شریف

۱۵----ابوصالح نصر: شفاء الاسقام ومحوالا ثام فی الصلوۃ علی خیر الانام، لاہور

۱۶----الآلوسی، محمود بن عبداللہ المفسر (م ۱۲۷۰ھ): تفسیر روح المعانی

۱۷----الامام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ): المسند

۱۸----البخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل (م ۲۵۶ھ): بخاری شریف

۱۹----البیہقی، ابوبکر احمد بن الحسین (م ۴۵۸ھ): السنن الکبریٰ

۲۰----الترمذی، الامام الحافظ محمد عیسیٰ (م ۲۷۹ھ): الجامع الصحیح

۲۱----الدارمی، ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن السمرقندی (م ۲۵۵ھ): کتاب السنن۔

۲۲----الزرقانی، ابومحمد عبداللہ، محمد بن عبدالباقی بن یوسف (م ۱۱۷۰ھ): شرح مواھب اللدنیہ

۲۳----القشیری، ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن (م ۴۶۵ھ): مسلم شریف

۲۴----النسائی، الحافظ احمد بن علی (م ۳۰۳ھ): کتاب السنن

۲۵----انور شاہ کشمیری: فیض الباری شرح صحیح البخاری، جلد اول

۲۶----امام علی شاہ سید: مکتوبات شریف، لاہور ۱۹۴۰ء

۲۷----بہزاد لکھنوی: درمان غم، کراچی

۲۸----تفضل حق: مختصر رپورٹ انجمن شوریٰ رحمانیہ، رنگون (۱۹۳۶ء)

۲۹----حسین احمد: الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب، دیوبند

۳۰----خلیل احمد انبیٹھوی، المھند علی المفند (۱۳۲۹ھ) کراچی

۳۱----سید احمد سریکوٹی، حافظ: مقدمہ مجموعہ صلوٰۃ الرسول، لاہور

۳۲----سلیمان بن عبدالوہاب: الصواعق الالٰھیہ فی الرّد علی الوہابیہ، استانبول (۱۹۷۵ء)

۳۳----محمد بن محمد بن محمد بن الجزری، حصن حصین، کراچی

۳۴----شمس الدین محمد بن محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر سخاوی شافعی: القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع، بیروت (۱۹۶۳ء)

۳۵----شجرۂ عالیہ قادریہ حافظیہ، لاہور (۱۹۷۴ء)

۳۶----عبدالحق محدث دہلوی، شیخ: مدارج النبوۃ (جلد اول ترجمہ اردو) کراچی (۱۹۷۵ء)

۳۷----عبدالحق محدث دہلوی، شیخ: جذب القلوب الی دیار المحبوب، کلکتہ (۱۸۴۵ء)

۳۸----عبدالحکیم شرف قادری، مولانا: سوانح سراج الفقہا، لاہور ۱۹۷۲ء

۳۹----عبدالحلیم فرنگی محلی، مولانا: نور الایمان بزیارت آثار حبیب الرحمٰن، ساھیوال (۱۹۷۷ء)

۴۰----عبدالرحمٰن چھوروی، خواجہ: مجموعہ صلوٰۃ الرسول، چھور شریف

۴۱----عبدالسمیع، مولانا: انوار ساطعہ، مرادآباد (۱۸۸۹ء)

۴۲----عبدالقادر جیلانی، شیخ: فعل الخیرات، دہلی (۱۹۰۰ء)

۴۳----عیاض، قاضی: کتاب الشفا فی حقوق المصطفیٰ، لاہور ۱۹۱۴ء

۴۴----فخرالدین احمد حنفی رزّاقی: تفسیر قادری، جلد دوم لکھنؤ (۱۸۷۹ء)

۴۵----محمد اختر: معارف مثنوی، حیدرآباد، سندھ

۴۶----محمد امیر شاہ گیلانی، مولانا سید: تذکرۂ علماء و مشائخ سرحد، جلد اول

لاہور (۱۹۶۴ء)

۴۷----محمد امیر شاہ گیلانی، مولانا سید: تذکرۂ علماء مشائخ سرحد، جلد دوم،

لاہور (۱۹۷۲ء)

۴۸----محمد امیر شاہ گیلانی، مولانا: تذکرۂ شاہ عبداللہ المشہور بہ ''اصحابی''

پشاور (۱۹۷۱ء)

۴۹----محمد تابش قصوری، مولانا: محمدٌ نورٌ، لاہور (۱۹۷۳ء)

۵۰----محمد سعید شبلی، مولانا: احسن الکلام فی فضائل الصلوٰۃ والسلام، لاہور

(۱۹۷۶ء)

۵۱----محمد سلیمان سلمان منصور پوری: رحمۃ للعالمین، جلد سوم، لاہور

۵۲----محمد عبدالمالک، مولانا: حسن الجردہ فی شرح قصیدۃ البردہ، لاہور

(۱۹۷۶ء)

۵۳----محمد مظہر اللہ: مواعظ مظہری کراچی ۱۹۷۰ء

۵۴---محی الدین ابن العربی، شیخ: فتوحات مکیہ

۵۵---نور محمد صالح: دلیل الخیرات (۱۳۱۹ھ) دہلی

۵۶---ولی الدین خطیب: مشکوۃ المصابیح ، دہلی (۱۸۹۲ء)

۵۷---یوسف بن اسمٰعیل نبھانی، شیخ: جواہر البحار فی فضائل النبی المختار

جلد اوّل، لاہور (۱۹۷۵ء)

(فہرست اخبارات، خطبات، مکتوبات وغیرہ وغیرہ)

۱......اپیل انجمن شوریٰ اسلامیہ رحمانیہ ہری پور، راولپنڈی

۲......تعارفی کتابچہ دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ، ہری پور

۳......خطاب صدر پاکستان محمد ایوب خاں، راولپنڈی

۴......خطبۂ صدارت الحاج خان عبدالرحمٰن (سفیر پاکستان متعینہ افغانستان)،

راولپنڈی (۱۹۶۰ء)

۵......رپورٹ مدرسہ اسلامیہ رحمانیہ، ہری پور

۶......سپاس نامہ بگرامی خدمات الحاج خان عبدالرحمٰن خاں، راولپنڈی (۱۹۶۰ء)

۷......مکتوب شریف حافظ سید احمد سریکوٹی، محررہ ۱۹۲۸ء، از رنگون، برما

۸......مکتوب شریف حافظ سید احمد سریکوٹی، محررہ مارچ، ۱۹۲۸ء، از رنگون

۹......مکتوب شریف حافظ سید احمد سریکوٹی، محررہ دسمبر ۱۹۲۸ء، از رنگون

۱۰......مکتوب شریف حافظ سید احمد سریکوٹی، محررہ مارچ ۱۹۳۱ء، از رنگون

۱۱......مکتوب شریف حافظ سید احمد سریکوٹی، محررہ ۱۹۳۵ء، از رنگون

۱۲......مکتوب شریف حافظ سید احمد سریکوٹی، محررہ جنوری ۱۹۳۵ء، از رنگون

۱۳......مکتوب شریف حافظ سید احمد سریکوٹی، محررہ ۱۹۲۴ء، از رنگون

۱۴......مکتوب گرامی مولانا تاج محمد صدیقی محررہ ۲۷ رمئی ۱۹۷۷ء، از پشاور

۱۵......مکتوب گرامی مولانا تاج محمد صدیقی محررہ ۲۷ رجولائی ۱۹۷۷ء، از پشاور

۱۶......مکتوب گرامی مولانا تاج محمد صدیقی محررہ ۲۳ راگست ۱۹۷۷ء، از پشاور

۱۷......مکتوب گرامی مولانا محمد یوسف محررہ ۲۵ رجون ۱۹۷۷ء، از ہری پور، ہزارہ

۱۸......وطن (اخبار) شمارہ ۷ رجنوری ۱۹۷۷ء، پشاور

مسمّی بہ

مجموعہ صلوات الرسول

مقدمہ

خواجہ عبدالرحمن

ساکن چھوہر شریف ضلع ہری پور
صوبہ سرحد پاکستان

سرورق مجموعہ صلوۃ الرسول جدید ایڈیشن

IDARA-E-MAS'UDIA, KARACHI
SINCE 1992
Islamic Republic of Pakistan
ادارہ مسعودیہ، کراچی
IDARA-E-MAS'UDIA, KARACHI